Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : *Aziz Burney*

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

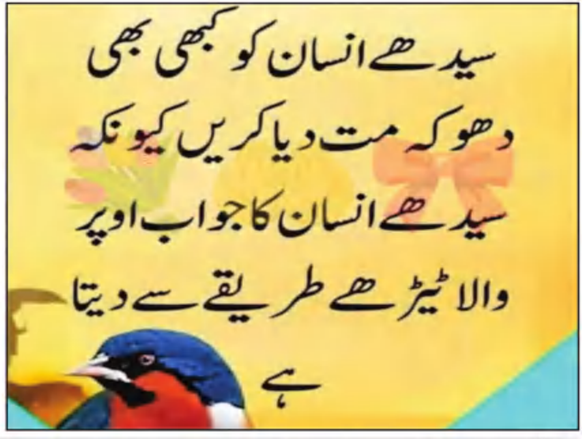

Pages-08 ● 232:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Sunday, 30th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۱۶ ربیع الاول ● اتوار، ۳۰؍اگست ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

سیلاب تو تھم گیا، لیکن نہیں تھم رہے آنسو! ملبے میں پڑی مسخ شدہ لاشوں میں اپنوں کی تلاش جاری

کٹھمنڈو، 29؍اگست: نیپال میں سیلاب کی تباہی کے بعد اب اپنوں کو کھو چکے خاندانوں کا درد سامنے آرہا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں اپنے بیٹے کی تصویر ہے تو کسی کے پاس بھائی کی تصویر اور کوئی اسپتالوں میں اپنے رشتہ دار کا نام تلاش رہا ہے۔ کاٹھمنڈو کے اسپتالوں اور مردہ خانوں کے باہر لوگوں کا ہجوم ہے۔ کاٹھمنڈو کے اسپتالوں کے باہر لاپتہ لوگوں کے پوسٹر لگائے جارہے ہیں۔ پولیس اہلکار نام درج کررہے ہیں۔ اہل خانہ بار بار لسٹ دیکھ رہے ہیں اور ہر چہرہ صرف ایک خبر کا انتظار کررہا ہے کہ ان کا اپنا زندہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ نیپال میں آئے اچانک سیلاب نے جو تباہی مچائی ہے اس میں سینکڑوں لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ موت کے اعداد وشمار سے بھی بڑا درد ان خاندانوں کا ہے جنہیں اب تک یہ نہیں معلوم کہ ان کے اپنے کہاں ہیں۔ انہیں میں ایک مندرا کافلے کے رشتے دار بھی لاپتہ ہیں۔ ان کی آخری بار بات سیلاب والے دن ہوئی تھی۔ اس کے بعد سے فون خاموش ہے اور اہل خانہ انتظار میں ہیں۔ 'اے بی پی نیوز' کے رپورٹ نیپال کے تریبھون یونیورسٹی ٹیچنگ اسپتال پہنچے۔ یہاں اپنے بھائی کی تلاش میں پہنچے ایک شخص کے ہاتھ میں ایک ویڈیو ہے، جس میں واضح طور پر نظر آرہا ہے کہ فوج کے جوان نے اس کو بچایا ہے لیکن وہ کہاں ہیں یہ پتہ نہیں۔

'اے بی پی نیوز' کے رپوٹر احمد بلال نیپال کے کلچھی علاقہ پہنچے، جہاں ملبے سے لاشوں کو تلاش کرنے کا کام جاری ہے لیکن یہاں کام کررہے لوگ بدبو کی وجہ سے پریشان ہیں۔ سیلاب کے بعد نیپال کے لوگوں کے لیےایک مشکل یہ بھی ہے کہ ملبے میں دبی لاشوں سے بدبو آنی شروع ہوگئی ہے۔ کلچھی علاقے میں ملازمین پھاوڑے کی مدد سے ملبے کے اندر لاشیں تلاش کررہے ہیں، جبکہ مقامی لوگ منہ پر کپڑا باندھے ہوئے ہیں کیونکہ لاشوں سے اٹھنے والی بدبو ناقابل برداشت ہوتی جارہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اوپر سے آنے والے ملبے کے ساتھ یہ لاشیں بہہ کر آئی ہیں اور یہاں ملبے میں دبی پڑی ہیں۔ پیملا تمانگ اپنے ہاتھ میں

(باقی صفحہ 5 پر)

تباہ حال نیپال سے ہندستان نے ہمسائیگی کا حق نبھایا ہر طرح کی مدد میں پیش پیش، نیپالی صدر متاثر و مشکور

کاٹھمنڈو، 29؍اگست: نیپال میں تباہ کن سیلاب کی زد میں آکر اب تک 626؍لوگ مارے گئے، ہزاروں سے زیادہ لوگ ہنوز لاپتہ ہیں۔ سنگین صورت حال میں پڑوسی ملک ہندستان نے بھی انسانیت کا فرض نبھایا، ہر طرح کی مدد کرنے پر کمربستہ بھی ہوئے۔ ہندستان کی اس ہمدردی وانسانیت کو دیکھنے کے بعد نیپال کے صدر رام چندر پوڑیل نے ہندستان ک امدادی پیش قدمی پر دلی شکریہ بھی ادا کیا۔ رامچندر پوڑیل نے اپنے بیان میں یہ کہا کہ نیپال حکومت اور یہاں کے متاثرین کی طرف سے میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نازک حالات میں آپ لوگوں نے ہماری مدد کی اور امید دلائی کہ ہر برے حالات میں ہندستان آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتادیا کہ بھارت کے تئیں نیپال اب خود کو ہلکا محسوس کررہا ہے۔ ایسے برے حالات میں ہندستان نے جو بھی کیا وہ قابل تعریف ہے۔ 26؍اگست 2026 کو ہندستانی شہریوں نے جس طرح سے اس خوفناک حالات

(باقی صفحہ 5 پر)

روس کا بدلہ، یوکرین پر ڈورن کے تابڑ توڑ حملے 27؍کی ہلاکت، 50؍گھر جل کر راکھ

کیوی، 29؍اگست: مغربی ایشیا میں جنگ کی آگ ابھی تک بجھی نہیں، یوکرین-روس کی آپسی جنگ وجدل کو اب پورے چار سال ہوگئے۔ اس دوران روس نے یوکرین پر ڈرون کا بھیانک حملہ بھی کردیا جس کی وجہ سے 27؍افراد مارے گئے اور بے شمار زخمی ہوگئے، کئی اخباروں کے مطابق جمعہ کی رات کو راجدھانی کیوی کیق ریب بوچا ضلع میں روس کا ایک کے بعد ایک ڈرون گرتا گیا جس کی وجہ

(باقی صفحہ 5 پر)

نیپال-تبت میں پھر ایک گلیشیئر جھیل ٹوٹی، بہار میں گنڈک بیراج کے سبھی 36 اور کوسی کے 17 پھاٹک کھولے گئے

29؍اگست: قدرت کے قہر سے نبرد آزما پڑوسی ملک نیپال پر خطرہ اُس وقت مزید بڑھ گیا، جب تبت-نیپال سرحد پر بنی ایک اور گلیشیئر جھیل پھٹ گئی۔ نیپال میں آنے والی اس خوفناک آفت کے بعد ہندوستانی ریاست بہار میں بھی حکومتی

(باقی صفحہ 5 پر)

سندلیش کھالی ہوٹل سے کمانڈوز نے جنگجوؤں کو گرفتار کیا سبھی یرغمال سیاحوں کو خیر وعافیت سے باہر نکالا

دھما کھالی، 29؍اگست: سندلیش کھالی پھر سے چرچے میں آگیا۔ بھری دوپہر کو این ایس جی کمانڈوز نے پورے علاقے کو گھیر لیا۔ شاہجہان نہیں بلکہ دہشت پسندوں کو قابو میں کرنے کے لئے وہ طرح سے تیار ہوگئے۔ وہیں ایک ہوٹل کو کمانڈوز نے بھی گھیر لیا۔ یہ عجوبہ نظارہ دیکھتے ہی وہاں کے لوگوں میں بھی بے چینی بڑھ گئی۔ خبر ملتے ہی اس مقام پر سندلیش کھالی تھانے کی پولس بھی پہنچ گئی، پھر اور بھی زیادہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہوگیا۔ نیشنل سیکوریٹی گارڈ کے اس طرح سے حلقہ بندی کرنے پر لوگوں کی بھیڑ

(باقی صفحہ 5 پر)

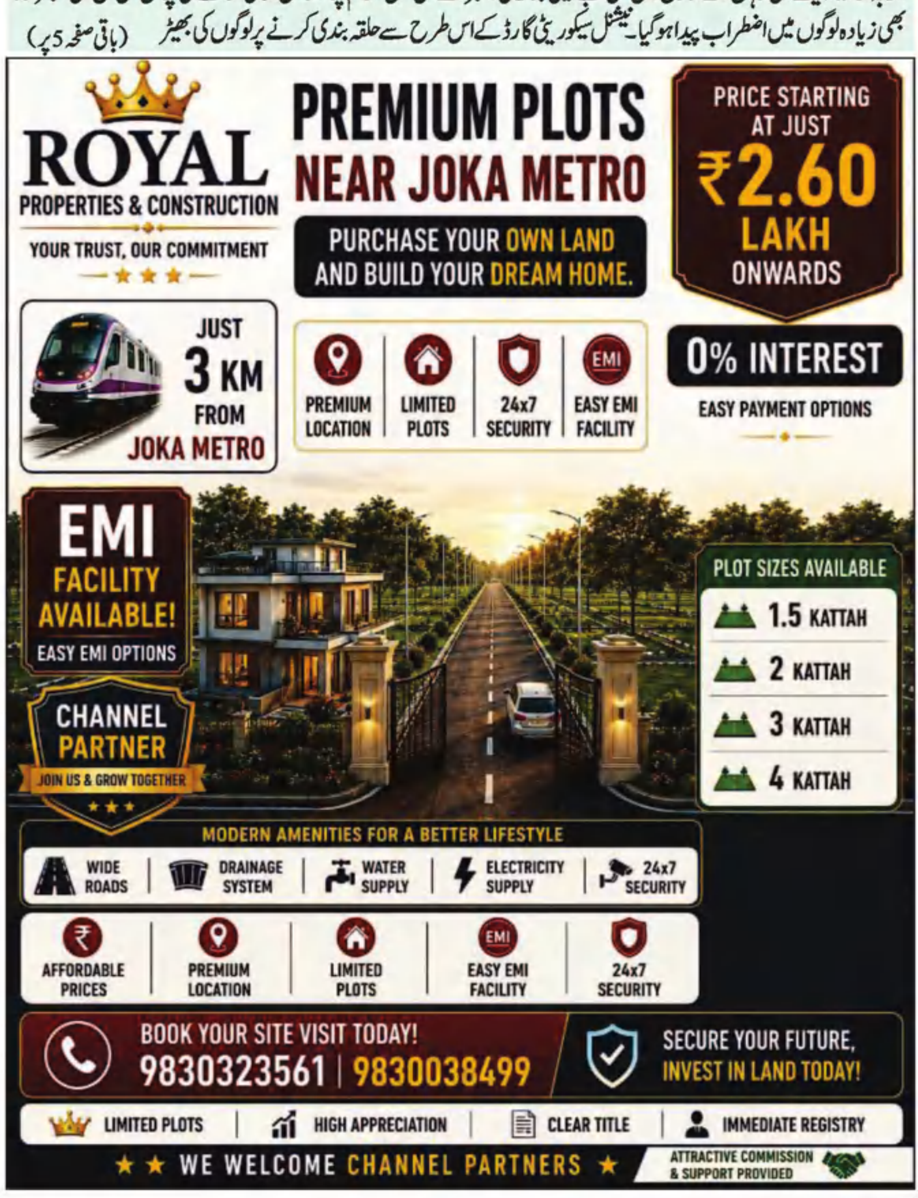

Aawami news
Kolkata
Sunday, 30th August 2026
Also published from Ranchi & Patna

Kolkata & Suburb
کولکاتا و مضافات

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
اتوار ، ۳۰ / اگست ۲۰۲۶ء

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ
الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات

30 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 55 منٹ
طلوعِ آفتاب	5 بج کر 18 منٹ
ظہر	11 بج کر 38 منٹ
عصر	4 بج کر 08 منٹ
مغرب	6 بج کر 02 منٹ
عشاء	7 بج کر 14 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

تاراپیٹھ میں سرکاری لاج میں سستی رہائش اور سیکورٹی
تاراپیٹھ میں آتشزدگی کے واقعہ کے بعد وزیر اعلیٰ کا بڑا فیصلہ

بیربھوم : 29 اگست (عوامی نیوز سروس) محض دس دن کا وقفہ۔ مہلک ہوٹل میں آگ لگنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے تاراپیٹھ کا دورہ کیا۔ وہاں کھڑے ہو کر، انہوں نے ایسے واقعات کو دوبارہ ہونے سے روکنے کے لیے انتظامی نگرانی بڑھانے کے لیے ایک سخت انتباہ جاری کیا، اور کہا، ''تمام برے طریقوں کو روکنا چاہیے۔'' ایک انتظامی میٹنگ کے بعد، انہوں نے اعلان کیا کہ درمیانی اور نچلے متوسط طبقوں کے لیے سستی رہائش فراہم کرنے کے لیے تاراپیٹھ میں سرکاری لاجز بنائے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ تارکیشور میں استعمال ہونے والے ماڈل کی پیروی کرتے ہوئے، تاراپیٹھ میں 'کوشیکی اماواسیہ' کے دوران ایک رسمی پھولوں کی بارش ہوگی۔

وزیر اعلیٰ کا دن بھر تاراپیٹھ میں کھچا کھچ بھرا شیڈول تھا۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد پہلی بار بیربھوم کا دورہ کرنے اور دیوی تارا کے قدموں میں کمل کے پھول چڑھانے کے بعد انہوں نے سابق وزیر آشیش بنرجی کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انتظامی میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے ہوٹل میں آگ لگنے کے حوالے سے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''تاراپیٹھ میں اس ہوٹل کے باہر نکلنے کے دروازے کو بند کر دیا گیا تھا؛ ہوٹل کو مؤثر طریقے سے موت کے جال میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ میں نے پولیس کو ہدایت دی ہے کہ اس طرح کے تمام برے رواجوں کو ختم کیا جانا چاہیے۔'' انہوں نے انسانی جانوں کے تحفظ کے سلسلے میں انتظامیہ کو ایک سخت پیغام دیتے ہوئے کہا، ''تاراپیٹھ میں سستی رہائش کی پیشکش کرنے والے بڑے پیمانے پر سیاحتی لاج بنائے جائیں گے۔ انتظامات کیے جائیں گے تاکہ متوسط اور نچلے متوسط طبقے کم قیمت پر وہاں رہ سکیں۔'' مزید برآں، انہوں نے 'کوشیکی اماواسیہ' تہوار کے لیے تاراپیٹھ کی اصلاح کے لیے کئی سرکاری اقدامات کا اعلان کیا۔ انہوں نے اعلان کیا، ''تاراپیٹھ میں 'کوشیکی اماواسیا' کے دوران رسمی پھولوں کی بارش ہوگی، اور پورے علاقے کو ایک نئی شکل دی جائے گی۔ یاتریوں کے لیے پانچ کلومیٹر کے وقفے پر پولیس کیمپ اور 'باؤل' موسیقی کی پرفارمنس کا اہتمام کیا جائے گا۔ عقیدت مندوں کے لیے پینے کے پانی اور ORS کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت نے تاراپیٹھ کے لیے 5 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ انتظامی کام جنگ کے وقت کی عجلت کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ تاراپیٹھ کی تمام سڑکوں کی تزئین و آرائش پوجا تہوار سے پہلے مکمل کر لی جائے گی۔ انہوں نے دیوچا-پچمی پراجیکٹ اور ریلوے سے متعلق کاموں کے حوالے سے جامع منصوبوں کا بھی خاکہ پیش کیا۔

بیربھوم پولیس کی کارکردگی پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے نوٹ کیا کہ ایک فرد سے 220 کروڑ روپے ضبط کیے گئے اور 252 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ اس نے ریمارکس دیے، ''اگر ریاست یا ضلعی پولیس پرعزم ہے، تو وہ کچھ بھی حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے لیے ای ڈی، سی بی آئی، سی آئی ڈی، یا ایس ٹی ایف جیسی ایجنسیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بیربھوم ضلع پولیس نے یہ ثابت کر دیا ہے۔'' دریں اثنا، سوبیندو نے تاراپیٹھ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے اندر بدعنوانی کے حوالے سے ایک انتباہ بھی جاری کیا، اور کہا، ''چوری میں ملوث کسی کے لیے کوئی بچ نہیں سکتا۔ تاراپیٹھ ڈیولپمنٹ اتھارٹی میں بدعنوانی ہوئی ہے، اور اس کی ضرور تحقیقات کی جائے گی۔'' تاراپیٹھ میں رہتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ وہ ستمبر کے آخری ہفتے میں بیر بھوم واپس آ کر دیوچا-پچمی پروجیکٹ کے لیے ٹھوس روڈ میپ پر بات کریں گی۔

ایک مہنگی سرجری کی ضرورت تھی، ڈورس علاقے کے ایک کسان نے آیوشمان کارڈ کا استعمال کرتے ہوئے مفت سرجری کروائی

جلپائی گوڑی : 29 اگست (عوامی نیوز سروس) ریاست میں بی جے پی حکومت کے آنے کے بعد بنگال میں آیوشمان کارڈ خدمات شروع کی گئیں۔ لوگ نہ صرف کولکاتا بلکہ اضلاع میں بھی اس کارڈ کا استعمال کر کے علاج معالجے کی سہولیات کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جلپائی گوڑی نے آیوشمان کارڈ خدمات کے آغاز کو بھی دیکھا ہے، جس میں علاقے کے نجی اسپتال یہ سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ ایوشمان کارڈ کا استعمال کرتے ہوئے مفت میں ایک مہنگی سرجری کامیابی سے کروانے کے بعد ڈورز کے ایک کاشتکار خاندان کو اب راحت ملی ہے۔ حال ہی میں، ڈورس میں دھوپگوڑی کے رہنے والے ایک بزرگ کو کنویں کے قریب گرنے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ مشورے پر عمل کرتے ہوئے، خاندان نے بزرگ شخص، اننت سرکار (72) کو جلپائی گوڑی شہر کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا۔ تاہم، کچھ غیر متوقع طور پر ہوا۔ سرجری مہنگی ہونے کے باوجود، خاندان کو کوئی خرچ برداشت نہیں کرنا پڑا۔ پورا طریقہ کار آیوشمان کارڈ کے ذریعے مفت میں انجام دیا گیا، جس سے خاندان کی خوشی بہت زیادہ تھی۔ اسپتال کے حکام کا دعویٰ ہے کہ جلپائی گوڑی کے اس نجی اسپتال میں آیوشمان خدمات کا استعمال کرنے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ بزرگ مریض کے بیٹے سوجیت سرکار نے واقعہ سناتے ہوئے کہا ''میرے والد رات کو کنویں کے قریب ہاتھ پاؤں دھونے گئے تھے، وہ اچانک پھسل کر پیچھے کی طرف گر گئے، جس کے نتیجے میں حادثہ پیش آیا اور کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ سرجری کی ضرورت تھی، اور بڑی رقم کی ضرورت تھی، ہم نقصان میں تھے کہ کیا کیا جائے، ہم نے ایوش کے بارے میں بتایا کہ ہمیں کارڈ پر کسی نے بتایا کہ ہم نے ایوش کو بتایا۔ جلپائی گوڑی کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں بھی، ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ ہمیں سرجری پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ اننت بابو نے بعد میں فریکچر کی سرجری کروائی۔ آرتھوپیڈک سرجن اور اسپتال کے مالک ڈاکٹر ٹملیش بسواس نے بتایا، ''یہ ایک مہنگی سرجری تھی، لیکن آیوشمان کارڈ کی بدولت یہ مکمل طور پر مفت کی گئی تھی۔ مریض کے اہل خانہ کو ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑا۔ مریض ٹھیک ہو رہا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ آیوشمان خدمات مستقبل میں بھی اسپتال میں دستیاب رہیں گی۔

تین ماہ سے تنخواہ سے محروم ہگلی-چنسورہ میونسپلٹی کے عارضی ملازمین کا زبردست احتجاج مظاہرہ ایک شخص کی طبعیت بگڑی اسپتال پہونچایا گیا

ہگلی: 29 اگست (محمد شبیب عالم) ہگلی-چنسورہ میونسپلٹی کے عارضی ملازمین گزشتہ تقریباً تین ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کے باعث شدید مالی مشکلات اور بے چینی کا شکار ہیں۔ تنخواہ کی ادائیگی میں مسلسل تاخیر کے خلاف ملازمین کا غصہ اب کھل کر سامنے آنے لگا ہے۔ اسی سلسلے میں آج عارضی میونسپل ملازمین نے تنخواہ کی ادائیگی کے مطالبے کو لے کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور میونسپل حکام کو کافی دیر تک گھیرے میں رکھا۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق آج دوپہر تقریباً 3 بجے بڑی تعداد میں عارضی میونسپل ملازمین میونسپلٹی کے احاطے میں جمع ہوئے اور اپنے بقایا تین ماہ کی تنخواہ کی فوری ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج شروع کر دیا۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ مسلسل تین ماہ سے اجرت نہ ملنے کی وجہ سے ان کے گھروں کے اخراجات چلانا مشکل ہو گیا ہے اور روزمرہ ضروریات پوری کرنے میں بھی دشواری کا سامنا ہے۔ احتجاج کے دوران ملازمین نے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے میونسپل انتظامیہ سے فوری طور پر بقایا تنخواہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں احتجاجی ملازمین نے میونسپلٹی کے ایگزیکٹو آفیسر کو بھی کافی دیر تک گھیرے میں رکھا اور اپنی مانگ پر اڑے رہے۔

ملازمین کی جانب سے واضح طور پر کہا گیا کہ اگر ان کے بقایا تین ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی کے سلسلے میں جلد کوئی ٹھوس حل نہیں نکالا گیا تو احتجاج کو مزید تیز کیا جائے گا۔ ملازمین نے یہاں تک انتباہ دیا ہے کہ اگر مسئلہ حل نہیں ہوا تو ایگزیکٹو آفیسر کے چیمبر میں تالہ لگانے جیسے سخت قدم بھی اٹھائے جا سکتے ہیں۔ عارضی میونسپل ملازمین کے مطابق وہ میونسپلٹی کے مختلف شعبوں میں اپنی ذمہ داریاں باقاعدگی سے انجام دے رہے ہیں، اس کے باوجود انہیں وقت پر اجرت نہیں مل رہی ہے۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ تنخواہ ان کی آمدنی کا بنیادی ذریعہ ہے اور تین ماہ تک اجرت نہ ملنے سے ان کے سامنے شدید معاشی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ تین ماہ سے تنخواہ کی عدم ادائیگی کو لے کر ملازمین میں بڑھتا ہوا غصہ اب احتجاج کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ آج کے احتجاج کے بعد میونسپل انتظامیہ اور عارضی ملازمین کے درمیان تعطل ختم کرنے کے لئے کیا قدم اٹھایا جاتا ہے اس پر سب کی نظریں مرکوز ہیں۔ اگر انتظامیہ کی جانب سے جلد تنخواہ کی ادائیگی یا کوئی قابلِ قبول یقین دہانی نہیں کرائی گئی تو آنے والے دنوں میں احتجاج مزید شدت اختیار کر سکتا ہے۔

ادھر اس احتجاجی مظاہرے کے دوران ایک مظاہرین کی طبعیت اچانک سے بگڑ گئی جسے فوراً ایمبولینس بلا کر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

نرمل اپنے بیٹے کے ساتھ ایک ہی سیل میں مقید

پانی ہٹی : 29 اگست (عوامی نیوز سروس) ترنمول کے دور میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ پانی ہٹی کے علاقے میں ایک پتی بھی باپ بیٹے کی رضامندی کے بغیر نہیں ہلتی تھی۔ پانی ہٹی کے ترنمول کے سابق ایم ایل اے نرمل گھوش اس وقت پولیس کی حراست میں ہیں، جیسا کہ ان کا بیٹا تیرتھنکر گھوش بھی ہے۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ باپ بیٹا کھردہ پولیس اسٹیشن میں ایک ہی لاک اپ میں شریک ہیں۔ اطلاعات کے مطابق وہ حراست میں رہتے ہوئے بات چیت کر رہے ہیں اور ہلکے پھلکے لمحات اور مسکراہٹیں بھی بانٹ رہے ہیں۔

ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے کچھ عرصے بعد تیرتھنکر کو گرفتار کر لیا گیا تھا، جبکہ نرمل گھوش مفرور تھے۔ پولیس نے نرمل گھوش کو اڈیشہ سے 13 اگست کو ابھیا کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے معاملے میں گرفتار کیا تھا۔ تب سے وہ کھردہ تھانے کے لاک اپ میں ہے۔ گزشتہ ہفتے کو عدالت نے انہیں ایک الگ کیس میں ایک ریئل اسٹیٹ پروموٹر سے بھتہ لینے کے معاملے میں مزید سات دن کے لیے پولیس حراست میں رکھنے کا حکم دیا۔ دریں اثنا، تیرتھنکر گھوش بھی 25 اگست سے پولیس کی حراست میں ہیں۔ کل (جمعہ) ایم ایل اے کے بیٹے کو لاٹری فراڈ کیس کے سلسلے میں بیرک پور کورٹ میں باضابطہ طور پر گرفتار کیا گیا (گرفتار دکھایا گیا)، اور پولیس نے انہیں مزید سات دن کی تحویل میں لے لیا ہے۔

باپ بیٹا ایک ہی لاک اپ میں شریک ہیں۔ لیکن وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اپنے دن کیسے گزار رہے ہیں؟ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ نرمل گھوش کے سابق ایم ایل اے ہونے کے باوجود ان کے لیے کوئی خاص انتظامات نہیں ہیں۔ دونوں باپ بیٹے کو فرش پر کمبل بچھا کر سونا پڑتا ہے۔ انہیں ہر صبح چائے اور بسکٹ پیش کئے جاتے ہیں، اس کے بعد ناشتہ کیا جاتا ہے۔ دوپہر کے کھانے اور رات کے کھانے میں، وہ چاول یا روٹی، دال (دال) اور سبزیوں کے ساتھ ساتھ مچھلی، گوشت اور انڈے بھی مینو میں حاصل کرتے ہیں۔

نرمل گھوش زیادہ تر 'پاجامہ-پنجابی' پہنے ہوئے ہیں، جبکہ ان کے بیٹے تیرتھنکر نے ٹی شرٹ اور پتلون پہن رکھی ہے۔ تیرتھنکر اپنا زیادہ تر وقت بیٹھ کر اور پیچھے جھک کر گزارتا ہے۔ باپ بیٹا کبھی کبھار بات چیت کرتے ہیں اور ہلکے پھلکے لمحات شیئر کرتے ہیں۔ نرمل کو آج ہفتہ کو دوبارہ عدالت میں پیش کیا گیا۔

''مشن بنگال'' کے ساتھ اب ہوڑہ میں عام آدمی پارٹی کی سیاسی انٹری ، پورے ہوڑہ میں چہ میگوئیاں تیز

ہوڑہ: 29 اگست (محمد شبیب عالم) عام آدمی پارٹی کی جانب سے مغربی بنگال میں اپنی سیاسی سرگرمیوں کو وسعت دینے اور ''مشن بنگال'' کے مقصد کو اجاگر کرنے کے لئے ہوڑہ ضلع کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر بینرز لگائے گئے ہیں۔ پارٹی کی جانب سے شروع کی گئی اس مہم کے تحت پورے علاقے کو بینرز سے پُر کر دیا گیا ہے جن پر صاف ستھری سیاست ، معیاری اسکولی تعلیم اور بہتر طبی خدمات کی فراہمی جیسے مطالبات کو نمایاں کیا گیا ہے۔

عام آدمی پارٹی کا کہنا ہے کہ ''مشن بنگال'' مہم کا بنیادی مقصد ریاست میں صاف اور شفاف سیاست کے ساتھ ساتھ عوام کو اعلیٰ معیار کی تعلیم اور بہتر صحت کی سہولیات فراہم کرنے کی آواز کو مضبوط کرنا ہے۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ موجودہ ریاستی قائد حزب اختلاف کے اسمبلی حلقہ الیبڑیا ایسٹ میں بھی بڑی تعداد میں عام آدمی پارٹی کے یہ بینرز لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ الیبڑیا نارتھ سمیت ہوڑہ ضلع کے دیگر علاقوں میں بھی پارٹی کے بینرز نظر آ رہے ہیں۔

عام آدمی پارٹی کی اس مہم کے آغاز کے بعد ریاست کی سیاست میں اس کے ممکنہ اثرات اور آئندہ سیاسی سرگرمیوں کو لے کر بھی بحث شروع ہو گئی ہے۔ ہوڑہ کے ان علاقوں میں عام آدمی پارٹی کا پوسٹر بینر لوگوں کو لگاتے دیکھا گیا۔ ہوڑہ ضلع عام آدمی پارٹی کے صدر ارنب مترا نے تفصیلی جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ہوڑہ ضلع کے باگنان اول بلاک کے تحت باگنان علاقے کے مختلف مقامات پر عام آدمی پارٹی کی جانب سے بینرز لگائے گئے ہیں۔ پلچانہ، بابو ڈانگا اور ہوڑہ میدان کے علاقوں میں بھی پارٹی کے بینرز نظر آ رہے ہیں۔

اسی طرح جگت بلبھ پور بلاک کے تحت منشی ہاٹ، سنتوش پور، برگچھیا اور گھوڑادہ علاقوں میں بھی عام آدمی پارٹی کے بینرز لگائے گئے ہیں۔ بالی بلاک کے تحت درگاپور، ابھے نگر اول و دوم، نیشچندا، بالی اور گھوش پاڑہ کے علاقوں میں عام آدمی پارٹی کی جانب سے بینرز لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جگت بلبھ پور اور میدان علاقوں میں بھی بینرز لگائے گئے ہیں۔

سنکرائل بلاک کے تحت تھانا ماکوا، پانچ پاڑہ اور این۔ سی۔ پال پول کے علاقوں میں عام آدمی پارٹی کے بینرز لگائے گئے ہیں۔ وہیں ڈومجور بلاک کے تحت بانکڑا نمبر ایک اور بانکڑا نمبر دو علاقوں میں بھی عام آدمی پارٹی کی جانب سے بینرز لگائے جانے کی اطلاع ہے۔

بڑا بازار میں جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بھرپور عقیدت واحترام سے نکالا گیا

جامع مسجد (سندریہ پٹی) بڑا بازار سے جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کے بعد بڑی دھوم دھام، جوش وخروش اور عقیدت و احترام کے ساتھ نکالا گیا، جلوس کی قیادت حافظ محمد مسلم صاحب نے کی۔ جلوس میں علاقے سے ہزاروں عاشقان رسول نے شرکت کی جن میں بزرگ، جوان اور بچے سبھی شامل تھے۔ جلوس کی روانگی سے قبل جامع مسجد میں نماز ظہر ادا کی گئی اس کے بعد درود و نعت کی مقدس فضا میں جلوس روانہ ہوا اور متعینہ شاہراہوں سے ہوتا ہوا، نماز عصر سے قبل جامع مسجد بڑا بازار پہنچا، جہاں مولانا آفتاب ضیائی کی دعا اور خطاب پر اختتام پزیر ہوا۔ اپنے خطاب میں مولانا نے کہا کہ جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم عشق رسول کے اظہار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر طیبہ عام کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے شرکاء کو نصیحت کی کہ صرف جلوس نکالنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنی روزمرہ زندگی میں اپنائیں۔ شرکاء نے جلوس کے اختتام پر ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالی انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(احمد آفتاب ضیائی)

خواجہ خیرالدین عرف لڈو بھائی کو صدمہ

کولکاتا وارڈ 43 کے مشہور سماجی کارکن خواجہ خیرالدین عرف لڈو بھائی کی والدہ محترمہ قدیرن بیگم جن کا عمر 75 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ **انا للہ وانا علیہ راجعون** وہ کولکاتا میڈیکل کالج اسپتال میں زیر علاج تھیں۔ ان کی موت کی خبر سن کر تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈران اور کارکنان شریک غم ہوئے۔ ان کا جسد خاکی سیوان ضلع ان کا آبائی وطن لے جایا جا رہا ہے جہاں کی تدفین ہوگی۔

دھارمک جن مورچہ تنظیم کی جانب سے فرقہ ورانہ ہم آہنگی کے موضوع پر ایک پریس کانفرنس کولکاتا میں دھرم گرو کے ساتھ کیا گیا جس میں ہندو، مسلم ،عیسائی پیشوا موجود تھے۔ انکا ایک ہی مقصد ہے کہ ہر دھرم کے لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں اور قوم وملت کی خدمت کریں امن و امان کا پیغام عام کریں۔ فادر گور بھ، مسیح الرحمان،، پروفیسر زسلیم انجینئر، پارتھو سارتھی نے اپنی باتیں رکھیں (محمد شمیم حسین)

بہالہ میں غیر قانونی اسلحہ ضبط، ایک شخص گرفتار

کولکاتا: 29 اگست (عوامی نیوز سروس) غیر قانونی اسلحہ کی خرید و فروخت سے متعلق موصولہ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر بہالہ تھانے کی پولیس نے رات تقریباً ساڑھے 10 بجے غلا پوکھر روڈ پر چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کیا۔

پولیس کے مطابق گرفتار شخص کی شناخت ربی بارک کے طور پر ہوئی ہے۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے دو غیر قانونی آتشیں اسلحہ اور دو خالی میگزین برآمد کئے گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اسلحہ رکھنے کے سلسلے میں ملزم کوئی اطمینان بخش وضاحت پیش نہیں کر سکا جس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے برآمد شدہ اسلحہ اور میگزین کو ضبط کر کے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ اس سلسلے میں آرمز ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس اس بات کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ ملزم کے پاس یہ اسلحہ کہاں سے پہنچا اور آیا اس کا تعلق غیر قانونی اسلحہ کی خرید و فروخت کے کسی نیٹ ورک سے تو نہیں ہے۔

گرفتار ملزم کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے اسے 31 اگست تک پولیس حراست میں بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور تفتیش کے دوران اسلحہ کی فراہمی کے ممکنہ ذرائع اور دیگر متعلقہ افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

واضح رہے کہ فی الحال ملزم کے سابقہ مجرمانہ ریکارڈ، اسلحہ کی نوعیت یا کسی دوسرے شخص کی گرفتاری کے بارے میں مزید تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔

پولیس پر حملہ، زمینوں پر قبضے اور کرپشن نئی ہٹی اور بھاٹپاڑہ میں ترنمول کے دو مفرور کونسلر گرفتار

شمالی 24 پرگنہ : 29 اگست (عوامی نیوز سروس) پولیس نے شمالی 24 پرگنہ کی دو میونسپلٹیوں سے ترنمول کے دو کونسلروں کو گرفتار کیا ہے۔ آخر کار پکڑے جانے سے پہلے دونوں کافی عرصے سے مفرور تھے۔

گرفتار لیڈران بھاٹپاڑہ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 11 کے ترنمول کونسلر ترن ساؤ اور نئی ہٹی میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 7 کے ترنمول کونسلر رنجن کرماکر ہیں۔ دونوں کو آج عدالت میں پیش کیا گیا۔

نئی ہٹی میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 7 کے کونسلر رنجن کرماکر علاقے میں ترنمول کے ایک بااثر لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ 'رانا' کے نام سے ہیں۔ انہیں متعدد الزامات کا سامنا ہے، جن میں ریت کی غیر قانونی کان کنی اور زبردستی زمین پر قبضے سے لے کر ڈرانے دھمکانے اور بھتہ خوری تک شامل ہیں۔ وہ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد سے لاپتہ تھے اور پولیس کافی عرصے سے اس کی تلاش کر رہی تھی۔ جمعہ کی رات، نئی ہٹی تھانے کی پولیس نے اسے کلیانی علاقے سے گرفتار کیا۔

بھاٹپاڑہ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 11 کے ترنمول کونسلر ترن ساؤ بھی کافی عرصے سے لاپتہ تھے۔ انہیں پولیس اہلکاروں پر حملہ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مختلف مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات کا سامنا ہے۔ پولیس کافی دیر سے ان کی تلاش میں تھی۔ کل جمعہ کی رات بھاٹپاڑہ تھانے کی پولیس نے اسے کھردہ میں گرفتار کیا۔ دونوں کو آج بیرک پور کورٹ میں پیش کیا گیا، اور پولیس کی تحویل کی عرضی پیش کی گئی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب ترنمول کے کونسلر ترون سو کو پولیس اسٹیشن سے جیل وین میں عدالت لے جایا گیا تو انہیں کمر کے گرد رسی سے بندھا ہوا دیکھا گیا۔ اس تفصیل نے مختلف حلقوں میں بحث چھیڑ دی ہے۔

میٹران کونسل کے رکن سوپن سمدار نے راکھی بندھن کے تہوار کے لیے سب کو پُرتپاک دعوت دی۔ حسب روایت یہ تہوار وارڈ نمبر 30 میں ترنمول پارٹی کے دفتر کے سامنے منایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 31 برسوں کی روایت پر چلتے ہوئے اس 32 ویں سال ''موبائل راکھی بندھن تہوار'' کا انعقاد کیا گیا ہے۔ تاہم تمام ضروری اجازتوں کے باوجود انتظامیہ نے انہیں اس موبائل راکھی بندھن تقریب کے انعقاد سے روک دیا۔ انہوں نے یاد کیا کہ رابندر ناتھ ٹیگور نے 1905 کی تقسیم بنگال کی تحریک کے دوران محبِ وطنوں کی جدوجہد میں نئی روح پھونکنے کے لیے اس تہوار کا آغاز کیا تھا۔ اس کے باوجود، موجودہ حکومت اور انتظامیہ اسے اس مقدس تہوار کے انعقاد سے بار بار روکتی ہے اور مختلف دیگر تقریبات، اس طرح اظہار رائے کی آزادی کو مؤثر طریقے سے روکتی ہے۔ درحقیقت، ٹیگور نے اس تہوار کو انسانی تقدس کے چھونے کے ساتھ نہ صرف بہن بھائیوں کے درمیان بلکہ ہر عمر کے مردوں اور عورتوں کے درمیان رشتوں کے بندھنوں کو تقویت دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر تصور کیا تھا۔ پاپیا گھوش جیسے لیڈروں کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کا اجتماع واقعی قابل ذکر تھا۔ (نورالاسلام خان)

Aawami news
Kolkata
Sunday, 30th August 2026
Also published from Ranchi & Patna

کولکاتا
Kolkata

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
اتوار، ۳۰ راگست ۲۰۲۶ء

کولکاتا میں ڈینگو کی روک تھام کے لئے
3 ستمبر تک کارپوریشن اور میٹرو ریل کی مشترکہ مہم

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) اس بار کولکاتا کارپوریشن اور میٹرو ریل مشترکہ طور پر ڈینگو پر قابو پانے کے لیے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اسپلانیڈ میٹرو اسٹیشن سے خصوصی ڈرائیو شروع ہوئی ہے، جو 3 ستمبر تک جاری رہے گی۔ یہ مہم کولکاتا کارپوریشن اور میٹرو حکام کی مشترکہ قیادت میں چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے آغاز میں [illegible] اگنی مترا پال موجود تھیں۔ [illegible]

ترنمول طلبہ ونگ ریلی:
ہائی کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی، ممتا پر ایف آئی آر درج

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے خلاف از خود مقدمہ درج کیا ہے۔ ان پر جمعہ کو کولکاتا میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے طلبہ ونگ کی ریلی کے بارے میں کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے بنرجی کو ریاست کے دارالحکومت میں کیتھیڈرل روڈ پر 28 اگست کو ترنمول چھاترا پریشد (TMCP) کا یوم تاسیس منانے کی اجازت دے دی تھی، لیکن ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی تھی کہ سڑک کا ایک حصہ کھلا رکھا جائے۔ پولس کا کہنا ہے کہ عدالت کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک کو کھلا نہیں رکھا گیا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ تقریب ہائی کورٹ کے مقرر کردہ وقت کی حد سے آگے بڑھ گئی۔ بنرجی اور ٹی ایم سی پی میٹنگ کے منتظمین کے خلاف ہیسٹنگز پولس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اہلکار کا مزید کہنا تھا کہ عدالتی حکم کی مبینہ خلاف ورزی پر ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ تحقیقات کے دوران خلاف ورزی میں ملوث تمام افراد کے کردار کی چھان بین کی جائے گی۔ مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جمعہ کے روز دعویٰ کیا کہ ان کے دور حکومت میں پولس کا ایک انسانی چہرہ تھا، لیکن بی جے پی نے اس فورس کو وحشیانہ طاقت میں تبدیل کر دیا ہے۔ کولکاتا میں ٹی ایم سی کے طلبہ ونگ کی ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بنرجی نے کہا کہ وہ اپنے حامیوں کے خلاف پولس مظالم کو روکیں گی اور اس بات پر زور دیا کہ یہ رکھشا بندھن پر ان کی قرارداد ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی بنگال میں تقسیم کی سیاست کر رہی ہے اور لوگوں میں خوف پھیلانے کے لیے پولس کا استعمال کر رہی ہے۔ ٹی ایم سی سربراہ نے کہا کہ وہ جلد ہی ریاست کا دورہ شروع کریں گی اور اگر ان کے جلسوں کی اجازت نہیں دی گئی تو وہ سڑکوں پر آئیں گی۔ ریاست کے مختلف حصوں میں پارٹی رہنماؤں پر مبینہ حملوں پر حکمراں بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں دیکھوں گی کہ انہوں نے کتنے انڈے اور اینٹیں ذخیرہ کی ہیں۔ بنرجی نے کہا کہ جب بھی انتظامیہ ریلیوں کی اجازت دینے سے انکار کرتی ہے، اگر ایسا ہے تو وہ بار بار اجازت مانگ کر عدالت کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب سے، ہم اپنی پسند کی جگہوں پر جلسے کرنے کے لیے عوام کی رضامندی حاصل کریں گے۔ سابق چیف منسٹر نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے الیکشن کمیشن کا استعمال کر کے گزشتہ اسمبلی انتخابات میں دھاندلی کی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہوں نے ووٹوں میں ہیرا پھیری کے لیے ایس آئی آر کا استعمال کرتے ہوئے ووٹر لسٹ سے لاکھوں ناموں کو غیر قانونی طور پر ہٹا دیا۔ بنرجی نے ریاست میں بے دخلی کی کارروائیوں پر شوبھندو ادھیکاری حکومت کو بھی نشانہ بنایا۔ مزید کہا کہ مجھے فٹ پاتھوں سے ہاکروں کو ہٹانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، بشرطیکہ ان کی مناسب بحالی ہو۔ اگر آپ ان کی باز آبادکاری نہیں کر سکتے، تو انہیں 25,000 روپے ماہانہ کے ساتھ معاوضہ دیں۔

برین ڈیڈ مریضوں کیلئے جسم کا نہیں بلکہ اعضاء کا عطیہ مناسب
وزیر صحت شرادوت مکھوپادھیائے کی تنازعہ پر وضاحت

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) وزیر صحت شرادوت مکھوپادھیائے نے سنیچر کو اعضاء عطیہ سے متعلق اپنے بیان کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے قدرتی طور پر مرنے والوں کی لاشوں کے عطیہ کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ ان سے مراد صرف وہ مریض تھے جو برین ڈیڈ ہیں لیکن ابھی تک مردہ قرار نہیں دیے گئے ہیں۔ ایسے میں انہوں نے کہا کہ جسم کے عطیہ کے بجائے اعضاء کے عطیہ کو ترجیح دیں۔ سنیچر کو جادوپور کے کے پی سی میڈیکل کالج میں پلاسٹک سرجری پر منعقدہ ایک کانفرنس میں وزیر نے کہا کہ برین ڈیڈ ہونے کی صورت میں اگر خاندان والے جسم کو عطیہ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اعضاء کا عطیہ کرنا چاہئے۔ برین ڈیڈ مریضوں کے اعضاء کو ضرورت مندوں کی جان بچانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قدرتی طور پر مرنے والے شخص کی صورت میں اعضاء عطیہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسے میں میڈیکل کے طلبہ اور میڈیکل کی تعلیم کے لیے جسم عطیہ کرنے کی روایت چلی آرہی ہے۔ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ چندہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی بات کو غلط سمجھا گیا۔ سابق وزیر اعلیٰ جیوتی باسو کے بارے میں وزیر صحت کے بیان سے تنازع شروع ہوا تھا۔ جیوتی باسو بڑھاپے کی وجہ سے انتقال کر گئے اور ان کی آخری رسومات ادا کر دی گئیں۔ شرادوت نے کہا کہ ان کے جسم کے عطیہ کا میڈیکل میں کوئی فائدہ نہیں، جبکہ دماغ کی موت کے وقت ان کے اعضاء عطیہ کیے جاتے تو یہ زیادہ مفید ہوتا۔ وزیر کے اس بیان سے یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا قدرتی موت کے بعد عطیہ کیا جانے والا جسم طبی تعلیم میں مفید نہیں ہے۔ جسم عطیہ کرنے کی تحریک سے وابستہ ایک تنظیم گنادرپن کے سکریٹری سدیپتا ساہا رائے نے کہا کہ وہ برین ڈیڈ مریضوں کے لیے اعضا عطیہ کرنے کیلئے بیداری پھیلانے کی بات بھی کرتے ہیں، لیکن ان کیلئے 17 سال بعد جیوتی باسو کے جسم کے عطیہ کی مثال دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ تنازعہ بڑھنے کے بعد وزیر نے وضاحت کیا۔

ملک کا پہلا بیٹری سے چلنے والا مسافر بردار آبی جہاز گنگا کی زینت بننے کو تیار

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) بنگال نے آبی نقل وحمل میں ایک مثال قائم کی ہے۔ سیاحوں اور عام مسافروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ملک کے پہلے بیٹری سے چلنے والے مسافر بردار جہاز کا ٹینڈر گارڈن ریچ شپ بلڈرز کو دیا گیا ہے۔ یہ پہل گنگا آبی گزرگاہ کو زیادہ ماحول دوست اور جدید بنانے کے لیے کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے وزیر سیاحت شنکر گھوش آج سنیچر کو ٹینڈر تقریب میں موجود تھے۔ گارڈن ریچ میں جلد کام شروع ہونے والا ہے۔ بی جے پی حکومت نے پہلے ہی ریاست میں واٹر میٹرو کا اعلان کیا تھا۔ آبی نقل وحمل کا یہ انتہائی جدید منصوبہ نہ صرف ایک ماحول دوست پبلک ٹرانسپورٹ ہے بلکہ ایک تیز، محفوظ اور آرام دہ سفر بھی ہے۔ اور اب، اس سروس کو مزید بہتر بنانے اور مسافروں کے آرام کو برقرار رکھنے کے لیے، بی جے پی حکومت نے ایک بار پھر مسافروں کی بیٹری سے چلنے والے جہاز کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق آج بروز سنیچر ملک کے پہلے بیٹری سے چلنے والے مسافر بردار جہاز کا ٹینڈر گارڈن ریچ شپ بلڈرز کو دیا گیا۔ اس تقریب میں ریاستی وزیر سیاحت شنکر گھوش، شپ بلڈرس کے عہدیدار پی آر ہری، وزیر پورنیما چکرورتی اور ورون رائے موجود تھے۔ وزیر شنکر گھوش نے آج کہا کہ ہم مرکز اور ریاست کی پہل کے ساتھ نامکمل کام کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم نے سمت دکھائی ہے۔ سبز، ماحول دوست ٹرانسپورٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہم بیلور اور دکشنیشور میں مذہبی مقامات پر بھی اس آبی گزرگاہ کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بحری جہاز کی تعمیر پر 21 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ کل 42 کروڑ روپئے لاگت کے طور پر رکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہر جہاز 100 مسافروں کو لے جا سکے گا۔ اس نمبر کا فیصلہ مسافروں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کے ذرائع کے مطابق یہ دونوں جہاز اگلے 15 ماہ کے اندر گنگا میں داخل ہوں گے۔ دریں اثناء ماحولیات کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے بیٹری سے چلنے والے جہازوں کو لانچ کرنے میں پہل کرنے کے باوجود لانچ اور کشتی کے مالکان شدید خطرے میں ہیں۔ کیونکہ لانچ اور کشتی سیاحوں اور عام مسافروں کی آمدورفت کے لیے گنگا پر چلتی رہی ہیں۔ ایسے میں اس بات پر زوردار بحث چھڑ گئی ہے کہ کیا مستقبل میں کشتی کے شروع ہونے کی صورت میں کشتی کے دن ختم ہو جائیں گے۔ حالانکہ انتظامیہ کی طرف سے ابھی تک اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

ترنمول کی کمک اسٹریٹ واقعہ پر تاپس رائے کی تنقید

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) بائی پاس پر ترنمول کی عمارت کے بعد اب کیمک اسٹریٹ پر ابھیشیک کا دفتر تنازع کے مرکز میں ہے۔ زمین اور زمین کے مالک نے لیز معاہدہ توڑ کر اور اثر ورسوخ استعمال کر کے قبضے کی شکایت کی۔ دو منزلوں پر زبردستی قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مالک کے وکیل نے الزام لگایا کہ اگرچہ 2020 میں مکان خریدنے کے لیے دونوں فریقوں کے درمیان معاہدہ ہوا تھا، لیکن ترنمول نے سی سی یا تکمیل کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا۔ مزید یہ کہ بعد میں زبردستی وہاں دفتر بنایا گیا۔ اس تناظر میں ریاست کے وزیر صنعت تاپس رائے نے کہا کہ ترنمول کا مسئلہ یہ ہے کہ ترنمول ہر چیز پر قابض ہے۔ لوگوں کے گھر، گھر اور دروازے چھین رہے ہیں۔ یہی ان کا کام ہے۔ پھر ابھیشیک۔ وہ پھر قانون کی بات کرتا ہے۔ ان کی کمپنی کا نام لیپس اینڈ باؤنڈس ہے۔ غیر قانونی، وہ قانون کے بارے میں بات کرتے ہیں اور یہ ترنمول کا نہیں ہے، یہ راما دیوی گوئنکا کا گھر ہے، مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے۔ انہیں بار ہا بتایا گیا کہ انہوں نے ایک کی بجائے دو منزلوں پر قبضہ کر رکھا ہے، جو وہ حکومت میں ہوتی تو کیا جا سکتا تھا، لیکن پولس کچھ نہیں بولی، کچھ نہیں کہہ سکی۔ واضح رہے کہ جمعرات کو کیمک اسٹریٹ پر ابھیشیک بنرجی کے دفتر کے اوپر اس بل بورڈ کو کھولنے پر ہنگامہ ہوا۔ کولکاتا کارپوریشن نے الزام لگایا کہ یہ بل بورڈ غیر قانونی ہے۔ اب کیمک اسٹریٹ پر واقع اس عمارت کے مالک نے دفتر پر ناجائز قبضے کی شکایت اٹھائی ہے۔ کیمک اسٹریٹ پر واقع عمارت کے مالک کی وکیل ساگنیکا بنرجی نے الزام لگایا کہ انہوں نے زبردستی وہاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ وہاں غیر قانونی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔ آل انڈیا ترنمول کانگریس کی تحریر کیمک اسٹریٹ پر ابھیشیک بنرجی کے دفتر کے اوپر اس بل بورڈ کے کھلنے پر جمعرات کو ایک کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی۔ پولس اور کولکاتا کارپوریشن کے افسران کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ اب اس عمارت کے ایک حصے پر تجاوزات کا الزام ہے۔ عمارت کے مالک کا دعویٰ ہے کہ 2020 میں ترنمول یوتھ کانگریس نے 9 کیمک اسٹریٹ میں مکان کے مالک کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے پر اس وقت جیل میں بند ترنمول لیڈر دیبراج چکرورتی نے دستخط کیے تھے۔ مکان کے مالک کا الزام ہے کہ لیز میں دی گئی شرائط کو پورا نہیں کیا گیا۔ وکیل کا دعویٰ ہے کہ مالک نے بار بار مکمل ہونے کا سرٹیفکیٹ یا سی سی مانگا۔ الزام ہے کہ اس کے بعد بھی 2 منزلوں پر اثر ورسوخ ڈال کر زبردستی قبضہ کیا گیا۔

جیل سیل سے موبائل فون، وائی فائی کا سامان اور نقدی ضبط

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) اصلاحی گھر میں آفتاب احمد انصاری کے سیل نمبر 14 سے تین موبائل فون، وائی فائی کا سامان اور 31000 روپے نقد برآمد ہوئے۔ حکام نے سنیچر کو بتایا کہ انصاری 2002 میں کولکاتا میں امریکن سینٹر حملے کا ماسٹر مائنڈ ہے، جو عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ واضح رہے کہ 2002 میں 22 جنوری کو دو موٹر سائیکل سوار مسلح افراد نے امریکن سینٹر کے سیکورٹی عملے پر فائرنگ کی جس میں پولس کانسٹیبل سمیت پانچ افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ پریسیڈنسی کریکشنل ہوم پر قبضے نے جیل حکام کو ہیسٹنگز پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرنے پر مجبور کیا، جس نے ایک کیس درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اصلاحی گھر کے ایک اہلکار نے ایجنسی کو بتایا کہ انٹیلی جنس ان پٹ کے بعد تلاشی لی گئی تھی کہ انصاری مبینہ طور پر جیل کے اندر موبائل فون کا استعمال کر رہا تھا اور اسے انٹرنیٹ تک رسائی حاصل تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے کپڑوں اور بستر سے تین موبائل فون ملے ہیں، جبکہ دو راؤٹرز، ایک وائی فائی ڈیوائس، ایک پین ڈرائیو اور ایک ایئر فون بھی قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ اہلکار نے بتایا کہ اس کے سیل میں 500 روپے کی 31,000 روپے کی نقد رقم بھی ملی۔ انہوں نے کہا کہ تفتیش کار یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا ملک سے باہر انصاری کے رابطوں کو فون کالز کی گئی تھیں۔ یہ پیشرفت چند مہینوں بعد سامنے آئی ہے جب مغربی بنگال حکومت نے پریسیڈنسی کوریکشنل ہوم کے سپرنٹنڈنٹ اور چیف کنٹرولر کو معطل کر دیا تھا، ان الزامات کے بعد کہ قیدی سہولت کے اندر موبائل فون استعمال کر رہے تھے۔ 15 مئی کو ریاستی سکریٹریٹ نبانہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری نے کہا تھا کہ موبائل فون بشمول اسمارٹ فون، ایوان صدر کے اصلاحی گھر کے اندر بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں اور جیل حکام کا ایک حصہ اس میں ملوث ہے۔ ادھیکاری نے کہا تھا کہ جیل حکام اور کولکاتا پولس کی مشترکہ کارروائیوں کے دوران جیل کے احاطے سے 23 موبائل فون ضبط کیے گئے۔ ریاست بھر میں مجرمانہ نیٹ ورک جیلوں سے چلایا جا رہا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آج شروع ہوئی ہے، یہ برسوں سے جاری ہے۔ بدعنوانی کی جڑیں گہری ہیں۔ اسے ختم کرنے میں وقت لگے گا۔ اس نے سی آئی ڈی تحقیقات کا بھی حکم دیا تھا تا کہ اس بات کا پتہ لگایا جا سکے کہ سم کارڈز اور موبائل فون جیل کے احاطے میں کیسے داخل ہوئے۔

پوجا سے قبل سونے کی قیمت میں 15 ہزار روپے کی کمی

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) یہ تہوار کا موسم ہے۔ اس بار بھی نریندر مودی حکومت کا عوام کے لیے بڑا تحفہ ہے۔ پوجا کے موقع پر سونے اور چاندی کی قیمتوں میں ہزاروں روپے کی کمی ہوگی۔ مودی حکومت کے ایک قدم سے سونا اور چاندی پھر سے سستا ہونے جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی ایشیا میں بدامنی کے درمیان ہندستان سے سونا خریدنے سے باز رہنے کی اپیل کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سونے کی قیمت میں مزید اضافہ ہوگا۔ ذرائع کے مطابق مرکز نے سونے اور چاندی پر درآمدی ڈیوٹی کم کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے سونے اور چاندی کی قیمتوں میں کمی آئے گی۔ ایک آل انڈیا میڈیا کے ایک ذریعہ کے مطابق، مرکزی حکومت سونے پر درآمدی ڈیوٹی کو 15 فیصد سے کم کر کے 6 فیصد کر سکتی ہے۔ یہاں تک کہ چاندی پر درآمدی ڈیوٹی بھی بہت کم ہو سکتی ہے۔ مودی حکومت کے اس فیصلے سے سونے کی قیمت میں کئی ہزار روپے کی کمی ہوگی۔ رواں ماہ حکومت نے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کے باعث سونے پر درآمدی ڈیوٹی بڑھا دی تھی۔ اس کے بعد سے درآمدی ڈیوٹی بڑھا کر 15 فیصد کر دی گئی ہے۔ ہر سال تقریباً 700 سے 800 ٹن سونا بیرون ملک سے ہندستان درآمد کیا جاتا ہے۔ اگر درآمدی ڈیوٹی کم کی جاتی ہے تو مزید سونا ہندستان میں آئے گا۔ اعداد وشمار کے مطابق اگر درآمدی ڈیوٹی 15 فیصد سے کم کر کے 6 فیصد کر دی گئی تو سونے کی قیمت میں زبردست کمی ہو جائے گی۔ 24 قیراط سونے کی قیمت میں تقریباً 15 ہزار روپے کی کمی ہو سکتی ہے۔ 22 قیراط سونے کی قیمت میں 13 ہزار روپے کی کمی ہو سکتی ہے۔ متوسط طبقہ اس بات کا منتظر ہے کہ آیا تہوار کے موسم سے پہلے درآمدی ڈیوٹی میں کمی کی جاتی ہے۔

سیالدہ میں آج رات 7 گھنٹے کا میگا بلاک، کئی لوکل ٹرین رد

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) سیالدہ اسٹیشن پر ٹریک اور انفراسٹرکچر کے کام کے لیے 30 اگست کی آدھی رات سے صبح 7 بجے تک 420 منٹ کا ٹریفک بلاک ہوگا۔ جس کی وجہ سے متعدد لوکل ٹرینوں کو منسوخ کر دیا گیا، ایک ٹرین کو دم دم پر شارٹ ٹرمنیٹ کیا جائے گا۔ ایسٹرن ریلوے کا سیالدہ ڈویژن مینٹیننس اور انفراسٹرکچر کے کام کے لیے سنیچر کی رات سے سیالدہ اسٹیشن پر ایک بڑا ٹریفک بلاک لگانے جا رہا ہے۔ یہ میگا بلاک 29 اگست سنیچر کی رات سے 30 اگست اتوار کی صبح تک جاری رہے گا۔ کام کل 420 منٹ یعنی سات گھنٹے جاری رہے گا۔ اس کی وجہ سے اتوار کو کئی لوکل ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں اور ایک ٹرین سیالدہ کے بجائے دم دم جنکشن پر شارٹ ٹرمیٹ کی جائے گی۔ ریلوے نے بتایا ہے کہ سیالدہ اسٹیشن پر DN/مین لائن پر 19/0KM سے 20/0 KM تک 30 اگست کی آدھی رات سے صبح 7 بجے تک اہم بنیادی ڈھانچے کا کام کیا جائے گا۔ اس دوران پوائنٹ نمبر 208B/ 219A کی مکمل تبدیلی کی جائے گی۔ کام کے حصے کے طور پر پرانے 52 کلوگرام ڈی ایس ایس کو 60 کلوگرام ڈی ایس ایس میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ فٹنگز، کراسنگ اور چپکنے والے جوائنٹس کو تبدیل کرنے کا کام بھی کیا جائے گا۔ گراؤنڈ فٹنگز، جمپرز اور بانڈنگ کا ضروری منقطع اور دوبارہ کنکشن بھی کیا جائے گا۔ مسافروں کو ہونے والی تکلیف کو کم کرنے کے لیے کام کے لیے سنیچر کے آخر میں رات گئے اور صبح کے اوقات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مختلف محکموں کے عملے کو مقررہ وقت کے اندر کام مکمل کرنے اور معمول کی ٹرین خدمات کو جلد از جلد شروع کرنے کے لیے جگہ پر تعینات کیا جائے گا۔ ان میں سیالدہ-ڈانکونی: 32217 اپ اور 32218 ڈاؤن، سیالدہ-راناگھاٹ: 31615 اپ اور 31620 ڈاؤن، سیالدہ-کلیانی سیمانت: 31313 اپ، 31316 ڈاؤن، سیالدہ-ہبرا: 33653 اپ اور 33654 ڈاؤن کے علاوہ ٹرین نمبر 53172 ڈاؤن یعنی لالگولہ-سیالدہ ٹرین 30 اگست کو سیالدہ کے لیے نہیں چلے گی۔ ٹرین کو دمدم جنکشن (DDJ) پر مختصر مدت کے لیے ختم کیا جائے گا۔ اس کے بعد ٹرین کے خالی ریک کو مناسب انتظامات کے ذریعے سیالدہ لایا جائے گا۔ ریلوے نے بتایا ہے کہ کام کو محفوظ طریقے سے اور مقررہ وقت میں مکمل کرنے کے لیے آپریٹنگ، انجینئرنگ، سگنلنگ اور کمرشل محکموں کے ساتھ مل کر ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ سیالدہ اسٹیشن پر باقاعدہ اعلانات اور معلوماتی ڈسپلے کے ذریعے مسافروں کو خدمات میں تبدیلیوں کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر مسافر اتوار کی صبح سیالدہ یا سیالدہ سے مختلف برانچوں کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو ان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ٹرین کے شیڈول اور سروس کی صورتحال کو پہلے سے چیک کر لیں۔

انٹالی تھانہ پر احتجاج کے سبب بھاجپا سے سدیپ رام معطل

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کولکاتا کے انٹالی پولس اسٹیشن کے مین گیٹ کو تالا لگا کر احتجاج کرنے پر مقامی رہنما سدیپ رام کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ پارٹی کے ایک رہنما نے سنیچر کو یہ اعلان کیا۔ ان کے مطابق رام کو کل شوکاز نوٹس جاری کیا گیا، جس میں ان سے سات دنوں کے اندر وضاحت کرنے کو کہا گیا تھا کہ انہوں نے یوم آزادی کی رات کیوں یہ حرکت کی۔ یہ بھی کہا گیا کہ اعلیٰ قیادت کی جانب سے مزید ہدایات جاری ہونے تک ان کی معطلی برقرار رہے گی۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے بار ہا کہا تھا کہ امن وامان پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور اگر پولس فورس پر حملہ ہوا تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ رہنما کی معطلی کا فیصلہ اسی کے مطابق کیا گیا۔ سدیپ کو بی جے پی کی تادیبی کمیٹی نے معطل کر دیا۔ یہ حکم بی جے پی کے ریاستی صدر سومک بھٹاچاریہ نے جاری کیا ہے۔ پارٹی کے اندرونی ذرائع کے مطابق انٹالی اسمبلی حلقہ میں بی جے پی کے دو دھڑوں کے درمیان دیرینہ رسہ کشی ہے۔ ایک طرف پرینکا تبریوال کا دھڑا ہے، جب کہ دوسری طرف بھائی دلیپ رام اور سدیپ رام ہیں۔ ذرائع کے مطابق دلیپ اور سدیپ کا دھڑا پدپوکر کے وارڈ نمبر 54 میں درگا پوجا منعقد کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ اس سلسلے میں کھوتی پوجا کا بھی انعقاد کیا گیا۔ تاہم پرینکا کے دھڑے نے مبینہ طور پر اسے روک دیا، اور دعویٰ کیا کہ پوجا پر دلیپ اور سدیپ کے دھڑے کے ساتھ مکینوں کی جھڑپ ہوئی۔ یہ تنازع یوم آزادی کی تقریبات کے دوران شروع ہوا۔ الزام ہے کہ دلیپ اور سدیپ کے دھڑے کی طرف سے منعقد ایک تقریب میں کچھ لوگوں نے ہنگامہ کیا اور کچھ کو مارا پیٹا بھی گیا۔ احتجاج میں متاثرہ دھڑے کے ارکان نے انٹالی تھانے کا گھیراؤ کیا اور مبینہ طور پر اس کا گیٹ بند کر دیا۔ سینئر عہدیدار رات دیر گئے اسٹیشن پہنچے اور افراتفری کو دور کرنے کیلئے ثالثی کی۔ دلیپ اور سدیپ کے دھڑے نے دعویٰ کیا کہ دونوں میں سے کسی نے بھی گیٹ بند نہیں کیا تھا بلکہ پولس والوں نے خود ہی ایسا کیا تھا۔ تاہم پولس ذرائع نے بتایا کہ دلیپ اور سدیپ کے خلاف انٹالی پولس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انٹالی میں بی جے پی کے دو دھڑوں کے درمیان جھگڑے میں مقامی باغی ترنمول کانگریس کے ایم ایل اے سندیپن ساہا بھی شامل تھے۔ الزام ہے کہ اس کے قریبی ساتھی ایک دھڑے کو بھڑکا رہے تھے اور تنازعہ کو ہوا دے رہے تھے۔ دونوں دھڑوں کے رہنماؤں نے عوامی طور پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

ترنمول بل بورڈ: پارٹی کا ایک اور کارکن گرفتار، کل تعداد 14 پہنچی

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے گزشتہ جمعرات کو کولکاتا کے کمک اسٹریٹ پر ڈائمنڈ ہاربر کے ایم پی ابھیشیک بنرجی کے گھر کی چھت سے ایک غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کے معاملے میں ترنمول کانگریس کے مزید ایک کارکن کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شخص کی شناخت توفیق کے نام سے ہوئی ہے۔ شہر کے ایک پولس افسر کے مطابق گرفتار شخص نے جمعرات کی سہ پہر کولکاتا میونسپل کارپوریشن (KMC) اور پولس اہلکاروں کیلئے رکاوٹیں پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ توفیق کو اینٹی راؤڈی اسکواڈ (اے آر ایس) نے گرفتار کیا جو کہ سٹی پولس کے سراغ رساں محکمہ کے ایک ونگ ہے۔ تاہم توفیق کو گرفتار کرنے کے بعد اے آر ایس کے اہلکاروں نے اسے شیکسپیئر سرانی تھانے کے پولس اہلکاروں کے حوالے کر دیا ہے، جہاں دوپہر کے اوائل میں بل بورڈ کی قطار کے سلسلے میں تین ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ توفیق کی گرفتاری کے بعد اس معاملے میں گرفتار ہونے والوں کی مجموعی تعداد 14 ہوگئی ہے۔ پولس نے جن 13 افراد کو پہلے اسی معاملے میں گرفتار کیا تھا، انہیں جمعہ کو کولکاتا کی ایک نچلی عدالت میں پیش کیا گیا اور اس عدالت کے جج نے انہیں 3 ستمبر تک عدالتی حراست میں بھیج دیا۔ ان 13 افراد کے وکلاء نے ان کی ضمانت کی درخواستیں دی جسے عدالت نے مسترد کر دی۔ شیکسپیئر سرانی پولس اسٹیشن میں درج کی گئی تین ایف آئی آرز میں سے ایک اسی تھانے کے ایک پولیس افسر کی شکایت کی بنیاد پر درج کی گئی تھی، دوسری ملحقہ پارک اسٹریٹ پولس اسٹیشن میں تعینات پولس اہلکار کی شکایت پر اور تیسری KMC کی درج کردہ شکایت کی بنیاد پر درج کی گئی تھی۔ دو ایف آئی آر، شیکسپیئر سرانی پولس اسٹیشن اور کے ایم سی کے افسر کی طرف سے درج کی گئی شکایات کی بنیاد پر درج کی گئی ہیں، جن میں سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کا نام لیا گیا ہے۔ ترنمول کانگریس کے راجیہ سبھا ممبر ڈیرک او برائن؛ اور پارٹی لیڈران جیسے ہمایوں کبیر اور بشونر چٹرجی وغیرہ۔ جمعرات کی دوپہر ابھیشیک بنرجی کے کامک اسٹریٹ آفس کے سامنے اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب کے ایم سی کے اہلکار، کولکاتا پولس کے اہلکاروں کے ساتھ، غیر قانونی بل بورڈ کو ہٹانے کے لیے وہاں پہنچے۔ ابھیشیک بنرجی، او برائن اور ان کے دیگر ترنمول کانگریس کے ساتھیوں نے کے ایم سی کے عملے اور پولس اہلکاروں کا راستہ روک دیا، ڈائمنڈ ہاربر کے ایم پی نے بل بورڈ کو ہٹانے کے کے ایم سی کے حکم کی قانونی جواز کو چیلنج کیا۔ ڈائمنڈ ہاربر لوک سبھا ایم پی نے کہا کہ نوٹس غلط تھا کیونکہ آرڈر کی کاپی کے ساتھ بل بورڈ کی تصویر نہیں لگی تھی۔ وہ نظر ثانی شدہ حکم کے ساتھ جلد ہی واپس آگئے، اور اس بار پولس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ اس کے بعد، کے ایم سی کے اہلکار، پولس اہلکاروں کے ساتھ، بل بورڈ ہٹانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ کر عمارت کی چھت پر پہنچے۔ ابھیشیک بنرجی کے معاونین نے سیڑھیوں پر انسانی دیواریں بنا کر ان کی نقل وحرکت کو روکنے کی کوشش کی۔ راستہ روکنے والوں میں ترنمول کی کچھ خواتین کارکن بھی شامل تھیں۔ اس کے بعد پولیس اور ترنمول کے حامیوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ آخر کار پولس نے کے ایم سی حکام کیلئے چھت تک پہنچنے، بل بورڈ کو توڑنے اور اسے ہٹانے کا راستہ صاف کر دیا۔

درگا پوجا بنگال کی پہچان، ہمیں بھاجپا سے کسی مشورے کی ضرورت نہیں: ادھیر

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) کانگریس لیڈر ادھیر رنجن چودھری نے سنیچر کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ درگا پوجا مغربی بنگال کی پہچان ہے۔ اس پوجا کے دوران قربانی کی روایت ہے۔ تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ بی جے پی اب اس معاملے پر بھی لوگوں کو گمراہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بی جے پی سے کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ بی جے پی کے اراکین کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ اپنی رائے اپنے پاس رکھیں۔ ابھی کچھ دن پہلے دہلی میں ایک ساتھی نے مجھ سے پوچھا کہ میں سبزی خور ہوں یا نان ویجیٹیرین۔ میں نے کہا کہ ہم سب کچھ کھاتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ مچھلی ایک سبزی کی طرح ہے، ہم صرف بی جے پی کے ارکان سے پوچھتے ہیں: ہمیں پہلے ہی تمام معلومات مل گئی ہیں۔

کانگریس لیڈر نے جیلوں میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات پر بھی اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ افسوسناک ہے کہ بھارتی جیلوں میں قیدیوں کو فائیو سٹار ہوٹلوں کے مقابلے میں سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ انہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جیل میں ہیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پیسہ سب کچھ خرید سکتا ہے، اس لیے وہ بغیر کسی خوف کے سب کچھ کرنے کے قابل ہیں۔ ہم اس وقت اسی نظام کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ کو پورا حق حاصل ہے۔ ان کے پاس پولس انتظامیہ کے اختیارات سمیت تمام اختیارات ہیں۔ وہ چاہیں تو ریاست سے جرائم کا مکمل خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اب آپ کا موقع ہے، دکھائیں۔ انہوں نے مغربی بنگال کے مالدہ میں بچوں کی ہلاکتوں کو بھی افسوسناک اور بدقسمتی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کے وزراء کو فوری، ٹھوس کارروائی کرنی چاہئے۔ اگر شہروں میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں تو دیہی علاقوں کی صورتحال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی بنگال میں حکومت کی تبدیلی کے بعد بھی صحت کی سہولیات کی حالت ابتر ہے۔ حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔

جادوپور یونیورسٹی کیمپس کی چھت پر قابل اعتراض ویڈیو وائرل

کولکاتا، 29 راگست: (عوامی نیوز سروس) ریاستی سیاست میں جادب پور یونیورسٹی اب ایک گرما گرم موضوع ہے۔ کچھ دن پہلے طلبہ تنظیموں ایس ایف آئی اور اے بی وی پی کے درمیان تصادم کو لے کر شدید کشیدگی دیکھی گئی۔ اب یونیورسٹی کیمپس میں کھلے عام سیکس کیا جا رہا ہے۔ ایسی ہی ایک ویڈیو پہلے بھی وائرل ہو چکی ہے۔ اس یونیورسٹی کی طلبہ تنظیم ہمیشہ کیمپس کے احاطے میں سی سی ٹی وی کیمرے لگانے یا پولس چوکی قائم کرنے کے خلاف رہی ہے۔ تاہم، اس بار کچھ نام نہاد طلبہ کولکاتا کے قلب میں واقع اس روایتی یونیورسٹی کو داغدار کر رہے ہیں۔

کل وائرل ہونے والی ایک ویڈیو (جے یو وائرل ویڈیو) میں ایک جوڑے کو کیمپس کے اندر جنسی عمل کرتے ہوئے دیکھا جا رہا ہے۔ جہاں تک ممکن ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی نے دور سے ویڈیو ریکارڈ کی ہے۔ فیس بک ہینڈل @AdityaPalley سے وائرل ہونے والے ویڈیو کے کیپشن میں لکھا ہے، جادب پور یونیورسٹی کے اندر اوپن ایئر تھیٹر چل رہا ہے۔ بائیں بازو، نکسل یا ماؤسٹ کسی بھی طرح سے اس ویڈیو کو AI ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا ہیکہ انہوں نے یونیورسٹی کو ہی ایک OYO روم میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب آپ سمجھ گئے کہ وہ یونیورسٹی میں جگہ جگہ سی سی ٹی وی لگانے کے خلاف کیوں ہیں؟ وہ یونیورسٹی میں پولس چوکیوں کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کی انارکی، یونیورسٹی کے اندر یہ انارکی پکڑی جائے گی۔ ان کے ماسک کے پیچھے جو گھناؤنا چہرہ ہے وہ سب کے سامنے بے نقاب ہو جائے گا، یونیورسٹی کے طلبہ کو سب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اتنا حملہ اس لیے ہوا کہ ہم اس یونیورسٹی کے خلاف بولتے ہیں انارکی دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ تاہم وائرل ویڈیو کی صداقت کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ یہ رپورٹ صرف وائرل ویڈیو کی بنیاد پر لکھی گئی ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کل جادب پور یونیورسٹی میں اس انتشار کے بارے میں خبردار کیا کہ اس بار ہم یونیورسٹی کے اوپر ڈرون اڑائیں گے۔ وہ کہاں بیٹھ کر چرس پی رہے ہیں، میں سب کچھ دیکھوں گا۔ میں نبانہ سے لے کر سب کچھ دیکھوں گا۔ کل بھی انہوں نے میٹنگ سے چیخ کر کہا کہ گزشتہ 15 برسوں سے ایسی پارٹی مغربی بنگال پر حکومت کر رہی ہیں۔ ہم جادبپور کی انارکی کو توڑ دیں گے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | اتوار، ۳۰/اگست ۲۰۲۶ء

8 ہزار مسلمانوں کا قاتل، بوسنیا کا قصائی ملاڈیک کا کوٹھری میں چل بسا

بوسنیا-سربیا کے سابق جنرل راٹکو ملاڈیک جس نے1990 میں بلقان جنگ کے دوران جو گھناؤنے کارنامے انجام دیئے تھے اس کی بناپر اسے ''بوسنیا کا قصائی'' کا خطاب ملاتھا اور اس کے کاندھے پر تمغہ سجا تھا کہا کہ اس نے یورپ میں جو قتل عام کیا جس میں اس قصائی نے ذاتی طور پر حصہ لیا اور ہزاروں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا جو دوسری جنگ عظیم کے بعد وہ دو روز قبل 83 سال کی عمر میں جہنم رسید ہوا۔ اس نے اپنے فوجوں کے ذریعہ 8000 سے زائد مسلم نوجوانوں اور کمسن بچوں کا قتل کیا تھا اور ایسی ظالمانہ حرکت کرتے ہوئے اس نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ایک دن اسے بھی مرنا ہے اور اسے اپنے خدا کے سامنے حاضر ہوکر جوابدہی کرنی ہے۔ یہ قتل عام اس نے بوسنیا-سربیا ہرزیگووینا میں بلقان جنگ کے اختتام پر1995 میں کرایا تھا جب کہ ان مسلم نوجوانوں اور بچوں کو جنگ کے دوران گرفتار کیا گیا تھا، انہیں جنگ کے بعد آزاد کردینا تھا لیکن اس نے اس جنگی جرائم میں اپنا نام سرفہرست لکھوالیا ویسے بھی وہ نسلاً یہودی تھا اور صیہونی نسل کا یہ دوغلا مسلمانوں سے انتہائی نفرت کرتا تھا جس طرح سے اسرائیل کا موجودہ وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو ہے جس نے چار سال کے دوران 75,000 فلسطینیوں کا قتل عام کرایا اور امریکی صدر ٹرمپ سے شاباشی حاصل کی۔ سربیا کی سرکاری میڈیا نے اس شیطان کی موت کی خبردی۔ ملاڈیک کو26/مئی 2011 میں بلغراد کے ایک کھیت سے گرفتار کیا گیا تھا جب وہ 16/برسوں تک ادھرادھر بھاگتا رہا تھا لیکن 16/طویل برسوں تک وہ اپنے آپ کو چھپانے میں کامیاب رہا پھر سربیا کی راجدھانی بلغراد سے اسے حراست میں لیا گیا۔ 2017ء میں اسے غیرانسانی حرکت اور مسلمانوں کے قتل عام کا مجرم قرادیا گیا جب ایک انٹرنیشنل عدالت میں اس کے جرائم کی سماعت ہوئی۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے1000 کمسن بچوں کے سر میں گولی مارکر انہیں شہید کیا تھا عدالت نے اسے عمر قید بامشقت کی سزا سنائی۔ جج نے رولنگ دی کہ اگر اسے سزائے موت دی جاتی ہے تو ایک لمحے میں وہ نجات پاجائے گا لیکن جیل کے سیل میں جب تاعمر وہ قید بامشقت کی سزا کاٹے گا تب اسے اپنے جرائم اور غیرانسانی حرکتوں کا احساس ہوگا اور عمرقید کی یہ سزا اس کے مرتے دم تک جاری رہے گی۔

جج نے ملاڈیک کو عمرقید بامشقت سناتے ہوئے کہا کہ اس خبیث کے جرم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اس نے حقوق انسانی کی ایسی ورزیاں کی ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ملاڈیک نے جج سے درخواست کی تھی کہ اسے ضمانت پر رہا کیا جائے لیکن 2021 میں اس کی یہ درخواست رد کردی گئی تھی۔ بلقان کی جنگ اس وقت شروع ہوئی تھی جب یوگوسلاویہ کی تمام ریاستیں ایک ایک کرکے ٹوٹنے اور الگ ہونے لگی تھیں اور الگ الگ آزاد ریاستوں کا قیام ہونے لگا تھا۔ سلوبوڈین میلوسیویک جو سربیا کے قوم پرست صدر تھے۔ انہوں نے ایک ریاست کو گریٹر سربیا بنانے کا عزم کیا تھا اور اس کے لئے انہوں نے نسلی عداوتوں کو پھر سے ابھارنا شروع کردیا تھا اور خاص طور پر مذہبی مسائل کو ابھار دیا تھا اور سربیا کو سلووینیا کے ساتھ جنگ پر آمادہ کردیا تھا، ساتھ ہی کروشیا، بوسنیائی مسلمانوں کے درمیان البانیہ اور کوسووو کے ساتھ خونریز جنگ کو ہوا دے دی تھی۔ اندازہ لگایا گیا تھا اس خانہ جنگی اور تشدد میں 1,09,000 سے زائد لوگ مارے گئے تھے اور ڈھائی کروڑ کی تعداد میں لوگ دربدر ہوئے تھے۔ اس وقت ملاڈیک یوگوسلاویہ پیپلز آرمی کا افسر انچارج تھا اور اس کے حکم سے1990 میں ان کی فوج نے بوسنیائی اور سربیائی مسلمانوں پر قیامت ڈھادی تھی جس پر لندن ٹائمز نے سرخی لگائی تھی کہ اگر ہٹلر اور مسولینی بھی ملاڈیک کے قتل عام کا نظارہ کرلیتے تو مارے شرم کے مرجاتے۔

اس وقت راٹکو ملاڈیک کو جس طرح سے انٹرنیشنل عدالت سے سزائے عمرقید بامشقت ملی تھی اور جو کال کوٹھری میں کتے کی موت مارا گیا ہے اب اسی ملاڈیک کے انداز میں بنجامن نیتن یاہو کا بھی انجام ہونے والا ہے اور اگر اس وقت انٹرنیشنل عدالت ٹرمپ کے ڈر سے خاموش ہے تو مزید دو سال بعد سہی جب ٹرمپ کا اقتدار جہنم رسید ہوگا اور اس کے بعد نیتن یاہو کو بھی ملاڈیک کی طرح سے تاعمر جیل کی کال کوٹھری میں ڈالا جائے گا اور اس کے خاتمے پر سب سے زیادہ خوشی اسرائیلی ہی منائیں گے کیوں کہ وہ بھی نیتن یاہو کو جانور سمجھتے ہیں لیکن ٹرمپ کی وجہ سے خاموش ہیں لیکن کب تک......؟ (خ الف ف)

ادارہ ترجمہ و تالیف کولکاتا کی قابلِ قدر پیشکش ''وفیات''

خورشید فرازی

ادارہ ترجمہ وتالیف، کولکاتا-14 نے حالیہ برسوں کے دوران ایسی ایسی نایاب کتابیں منظر عام پر لائی جس کے لئے اردو ادب اس ادارے کا مشکور ہے۔ چونکہ اپنی وفات سے پہلے طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے مولانا محمد اسامہ بن طلحہ ندوی کے ساتھ بہت ساری دینی و تاریخی کتابیں منظر عام پر لائیں اور بہت ساری بلکہ بے شمار تحریریں جو انتہائی قیمتی اور دینی و تاریخی علوم میں اضافے کا سبب بن سکتی تھیں وہ یونہی چھوڑ کر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے، لیکن ان قیمتی تحریروں کو مولانا طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے بہت ہی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ اکٹھا کیا اور یکے بعد دیگرے ادارہ ترجمہ وتالیف، کولکاتا-14 سے چھپوا کر انہیں منظر عام پر لایا اور ایسی ایسی نایاب کتابیں منظر عام پر آئی ہیں جس کی تعریف چند لفظوں میں ممکن نہیں ہے۔ زیر مطالعہ کتاب ''وفیات'' مشاہیر اردو کے مصنف ومؤلف طلحہ بن ابوسلمہ ندوی و مولانا محمد اسامہ بن طلحہ ندوی ہیں، جس کی پروف ریڈنگ میں مولانا ابوصالح محمد رضوان الکریم و مولانا اسامہ بن طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے گھنٹوں ایک ایک مضمون کی پروف ریڈنگ اور ہر ورق کو چار پانچ مرتبہ بغور دیکھا اور معاون سے بھی مدد لی اور جب پوری طرح سے اطمینان ہوگیا کہ ڈی ٹی پی آپریٹر نے تمام اغلاط کی تصحیح کردی ہے تب وہ مطمئن ہوئے اور اسے پریس تک جانے دیا۔ اس کی طباعت میں عبدالعزیز و مولانا اسامہ بن طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے کافی محنت کی۔ اس کتاب کے پرنٹر پبلشر طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے چھپوا کر شائع کیا اور متاچر کن بات یہ ہے کہ یہ کتاب تمام اہل اردو کے درمیان بالکل مفت میں تقسیم کی، کیوں کہ کتاب کی قیمت صرف ''دعا'' ہے شاید ایسی قیمت آج تک کسی مصنف یا پرنٹر پبلشر نے لگائی ہوگی۔ واضح رہے کہ ادارہ ترجمہ و تالیف کے قائم ہوئے تقریباً 55 سال گزر چکے ہیں اور اس ادارے نے اپنے قیام کے ساتھ اپنی سرگرمیاں شروع کردیں اور اس ادارے کے ذریعہ اب تک 93 کتابیں شائع ہوچکی ہیں جیسے ایک سال کے درمیان دو کتابیں منظر عام پر آئیں اور یہ تمام کتابیں اہل اردو کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ ان کلتابوں پر کولکاتا کے علاوہ دوسری ریاستوں کے اردو اخبارات نے موثر تبصرے شائع کئے۔ یہ تمام کتابیں سلگتے ہوئے مسائل اور حالاتِ حاضرہ کا حصار کرتے ہیں۔ خاص کتابوں میں قادیانی فتنہ، یکساں سول کوڈ، اسلام اور اشتراکیت جیسے موضوعات پر ہیں۔ مولانا ابو سلمہ شفیع احمد نے جن مقاصد کے تحت یہ ادارہ قائم کیا تھا، اسی پر یہ ادارہ آج بھی عمل پیرا ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔ اس کتاب میں طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے خصوصی مضمون مولانا سعید احمد اکبرآبادی پر تحریر کیا ہے۔ اس عظیم شخصیت پر ایک بے حد معلوماتی مضمون ہے جس کے ایک ایک حرف کو سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی (مرحوم) سے مضمون نگار کی آخری ملاقات 1981ء میں ہوئی تھی۔ مولانا کے ملنے والوں میں کولکاتا کی عظیم ہستیوں میں حکیم زماں حسینی، خان بہادر شیخ محمد جان، مولانا ابوسلمہ شفیع احمد، سیف الدین کاشمیری، مولانا ابومحفوظ الکریم معصومی، مولانا محبوب الرحمٰن ازہری جیسے اہم نام تھے۔ مولانا آخری عمر میں کراچی ہجرت کر گئے تھے اور وہیں 1985ء میں معبودِ حقیقی سے جاملے۔ ان کا دوسرا مضمون پروفیسر مسعود حسن، ظفر علی (سجاد نظر صحافی)، مولانا مبارک حسین نیپالی ندوی، حضرت مولانا ولی رحمانی جیسی مقتدر ہستیوں کے بارے میں انہوں نے کافی معلوماتی اور قابل ستائش مضامین تحریر کیا ہے۔ انہوں نے جعفر مسعود حسنی ندوی، مولانا ابوالبقا ندوی، حضرت مولانا رابع حسنی ندوی، مولانا عبدالرشید ندوی، سیف الدین کاشمیری پر بھی بے حد معلوماتی مضامین لکھے ہیں۔

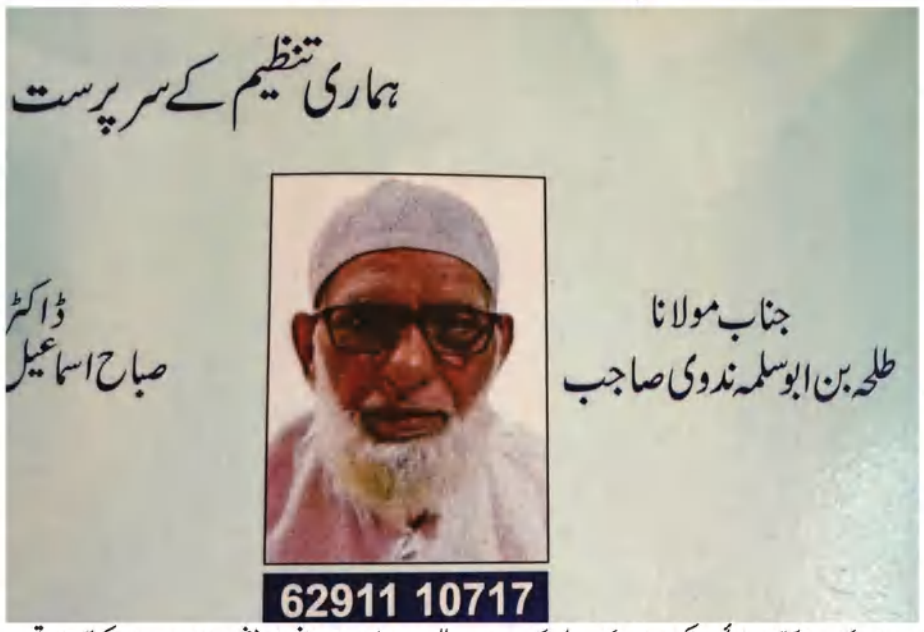

انہوں نے خالد عباداللہ، محمد خورشید انور (سی اے اور روزنامہ آبشار کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ممبر) عاصم بہاری، الحاج مصباح الحق، ڈاکٹر ظفیر احمد، پروفیسر عبدالسبحان، جاوید احمد، شائق احمد، ملاجان محمد، مولانا شفیق بن ابوسلمہ، محمد بن ابوسلمہ، اسامہ بن ابوسلمہ، محمد عالمگیر اللہ، مولانا حفظ الرحمٰن ندوی، مولانا قاسم مظفر پوری، محمد مسعود (محمڈن کلب)، احمد سعید ملیح آبادی، خان بہادر شیخ محمد جان، عبدالرؤف انصاری، مولانا مختار احمد ندوی، حکیم یوسف بخشی، قاضی الماس خان، مولانا رضوان احمد ندوی، پروفیسر منال شاہ القادری جیسے ناقابل فراموش لوگوں پر جو اس دارفانی سے دارالبقاء کی طرح کوچ کر گئے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی طور پر معلوماتی مضامین اس نادر کتاب میں موجود ہیں۔ یہ ایک قیمتی دستاویز ہے جسے ملک کی ہر لائبریری کی زینت بنی چاہیے۔ اس کتاب کے بارے میں محمد ممتاز (چارچاند) نے کہا سچ مچ یہ کتاب ''وفیات'' قابلِ قدر دستاویز ہے جس کے لئے طلحہ بن ابوسلمہ ندوی قابل تعریف ہیں اور ان کی اس کوشش میں انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ محمد ممتاز (چارچاند) اکثر وبیشتر مختلف اخبارات میں اپنے تنقیدی اور سیاسی مضامین لکھتے رہتے ہیں ایشور چندرودیاساگر پر ان کا مضمون معرکۃ الآرا ہے۔

★★★

مراٹھی کی شرط اور ایک سال کی مہلت: اتر پردیش الیکشن پر نظر!

جاوید جمال الدین

مہاراشٹر میں آٹو رکشہ، ٹیکسی اور کیب ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان سیکھنے کی شرط اچانک ایک ایسے سیاسی موڑ پر پہنچ گئی ہے جہاں زبان پیچھے اور ووٹ آگے نظر آنے لگے ہیں۔ حکومت نے کہا کہ مراٹھی سیکھنا ضروری ہے، آخری تاریخ مقرر کی، کلاسیں شروع کیں، امتحان لیے، ہزاروں ڈرائیوروں کو نوٹس جاری کیے اور کارروائی کا راستہ ہموار کیا؛ لیکن ابھی نفاذ کی سیاہی خشک بھی نہیں ہوئی تھی کہ وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ایک سال کی مہلت کا اعلان کردیا۔ اس ایک سال کے دوران مراٹھی نہ جاننے والے ڈرائیوروں کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیا ہوگیا کہ جو شرط کل تک اتنی ضروری تھی، آج اس کے نفاذ کے لیے پورا ایک سال درکار ہوگیا؟

یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ مراٹھی زبان کی شرط کوئی اچانک پیدا ہونے والا انتظامی فیصلہ نہیں تھی۔ اس کے پیچھے مہاراشٹر کی طویل سیاسی تاریخ ہے، مراٹھی مانوس کا تصور ہے، شیوسینا کی کئی دہائیوں پر محیط سیاست ہے، راج ٹھاکرے کی مہاراشٹر نونرمان سینا کا سیاسی وجود ہے اور اب ادھو ٹھاکرے اور ایکناتھ شندے کے درمیان اصل شیوسینا اور اصل مراٹھی ورثے کی جنگ بھی ہے۔ ایسے میں آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی زبان کو سیاسی میدان کا موضوع بنانا محض زبان سکھانے کا منصوبہ نہیں ہوسکتا۔

اور پھر ایک اور حقیقت بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا: اتر پردیش اسمبلی انتخابات۔

فڑنویس کا فیصلہ اگر صرف ڈرائیوروں کی عمر اور تعلیمی پس منظر کو دیکھ کر کیا گیا ہے تو سوال ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر اسے مہاراشٹر کی موجودہ سیاست، مہایوتی کے اندرونی اختلافات، ہندی بولنے والی آبادی اور آنے والے اتر پردیش انتخابات کے وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو معاملہ کہیں زیادہ پیچیدہ دکھائی دیتا ہے۔ سیاسی واقعات کی ترتیب کم از کم اتنے سوال ضرور پیدا کرتی ہے کہ کیا مراٹھی زبان کے نفاذ پر اچانک لگائی گئی یہ بریک صرف انتظامی تھی یا اس کے پیچھے انتخابی حساب کتاب بھی تھا؟

وزیراعلیٰ فڑنویس کا موقف اپنی جگہ قابل فہم ہے۔ آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی تنظیموں کے نمائندوں نے ان سے ملاقات کرکے کہا کہ وہ مراٹھی زبان سیکھنے کے مخالف نہیں ہیں۔ ان کی شکایت یہ ہے کہ ڈرائیوروں کی عمریں مختلف ہیں، تعلیمی قابلیت مختلف ہے اور بہت سے لوگ برسوں پہلے رسمی تعلیم سے دور ہوچکے ہیں۔ مختصر مدت میں زبان سیکھنا ان کے لیے مشکل ہے۔ اس لیے ایک سال کا وقت دیا جائے۔ حکومت نے کہا کہ اس دوران مراٹھی کی کلاسیں چلائی جائیں گی، مطالعاتی مواد فراہم کیا جائے گا اور ڈرائیوروں کو روزمرہ مسافروں سے مراٹھی میں بنیادی گفتگو کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ یہ انتظامی منطق ہے۔ لیکن سیاست کی منطق کچھ اور کہتی ہے۔ اگر یہی منطق ابتدا میں موجود تھی تو پھر 15 اگست کی آخری تاریخ کیوں مقرر کی گئی؟ اگر ڈرائیوروں کی عمریں اور تعلیمی پس منظر معلوم تھے تو پھر ہزاروں افراد کو امتحان کے کٹہرے میں کھڑا کرنے سے پہلے مناسب تربیتی مدت کیوں نہیں دی گئی؟ اور اگر حکومت کا مقصد صرف مسافروں سے بنیادی مراٹھی میں گفتگو کرانا تھا تو کیا اس مقصد کے لیے زبان کی سخت شرط اور کارروائی کا خوف ضروری تھا؟

انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' کی 27 اور 28 اگست کی اشاعت کی رپورٹس نے اس فیصلے کے سیاسی پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ اخبار نے مراٹھی زبان کے نفاذ کو مہایوتی کے اندر بی جے پی اور شیوسینا کے درمیان سیاسی مسابقت اور مراٹھی ووٹ کی سیاست کے تناظر میں دیکھا ہے۔ خاص طور پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ وزیراعلیٰ کی ایک سال کی مہلت کا اعلان اس وقت ہوا جب شیوسینا کے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سارنائک اس معاملے کو پوری قوت سے آگے بڑھا رہے تھے اور ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا تقریباً 20 ہزار ڈرائیوروں کو مراٹھی کورس مکمل کرنے پر سرٹیفکیٹ دے چکی تھی۔ یعنی ایک طرف شندے سینا مراٹھی زبان کے میدان میں سیاسی پرچم لہرا رہی تھی، دوسری طرف وزیراعلیٰ نے اچانک نفاذ کی رفتار کم کردی۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا یہ محض اتفاق ہے؟ سیاست میں بعض اوقات اتفاقات بھی بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔ ایکناتھ شندے کے لیے مراٹھی مانوس کی سیاست خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہ خود آٹو رکشہ چلا چکے ہیں۔ ان کا سیاسی سفر بھی عام آدمی، محنت کش اور مقامی شناخت کے بیانیے سے جڑا رہا ہے۔ اس لیے رکشہ ڈرائیوروں کے درمیان مراٹھی زبان کی مہم ان کے لیے صرف سرکاری پروگرام نہیں بلکہ سیاسی علامت بھی تھی۔

شیوسینا کی تاریخ میں مراٹھی مانوس کا تصور بنیادی ستون رہا ہے۔ بال ٹھاکرے نے 1966 میں شیوسینا قائم کی تو ممبئی میں مراٹھی نوجوانوں کے روزگار اور مقامی لوگوں کے حقوق اس سیاست کے مرکزی موضوع تھے۔ بعد میں ہندوتوا نے اس سیاست کو ایک وسیع قومی رنگ دیا، مگر مراٹھی شناخت کبھی مکمل طور پر غائب نہیں ہوئی۔ آج صورت حال یہ ہے کہ شیوسینا دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) اور ایکناتھ شندے کی شیوسینا دونوں بال ٹھاکرے کی وراثت پر اپنا حق جتاتی ہیں۔ دونوں کے لیے مراٹھی مانوس کی حمایت محض جذباتی مسئلہ نہیں بلکہ سیاسی بقا کا سوال بھی ہے۔ اور اس دوڑ میں راج ٹھاکرے کی ایم این ایس بھی موجود ہے۔ راج ٹھاکرے کے لیے مراٹھی شناخت کوئی نیا انتخابی نعرہ نہیں۔ ان کی پوری سیاست اسی محور کے گرد گھومتی رہی ہے۔ اگر ادھو اور راج ٹھاکرے مراٹھی ووٹ کو کسی حد تک متحد کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو شندے سینا کے لیے اس میدان میں اپنی جگہ بنائے رکھنا آسان نہیں ہوگا۔ چنانچہ شندے سینا کے لیے مراٹھی زبان کا مسئلہ ایک ایسا سیاسی میدان بن گیا جہاں وہ ادھو اور راج دونوں کو چیلنج کرسکتی تھی۔ لیکن یہاں بی جے پی کی مجبوری شروع ہوتی ہے۔ مہاراشٹر صرف مراٹھی ووٹروں کی ریاست نہیں۔ ممبئی تو اس سے بھی آگے کی حقیقت ہے۔ یہ شہر اتر پردیش، بہار، گجرات، راجستھان، جنوبی ہندوستان اور ملک کے تقریباً ہر خطے سے آنے والے لوگوں کی محنت سے بنا ہے۔ آٹو رکشہ اور ٹیکسی چلانے والوں میں شمالی ہندوستان سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد ہے۔ ان میں سے بہت سے ہندی بولنے والے ہیں اور ایک بڑا طبقہ بی جے پی کا سیاسی حامی بھی سمجھا جاتا ہے۔ بی جے پی کے لیے یہ ووٹر معمولی نہیں ہیں، مراٹھی شناخت کی سیاست میں ایک حد تک جانا مہاراشٹر میں سیاسی فائدہ دے سکتا ہے، لیکن اگر یہی سیاست ہندی بیلٹ میں 'مہاجر مخالف مہاراشٹر' کے طور پر پیش ہونے لگے تو اس کے اثرات مہاراشٹر سے بہت دور تک جاسکتے ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں اتر پردیش سامنے آتا ہے۔

اتر پردیش اسمبلی انتخابات بی جے پی کے لیے ہمیشہ انتہائی اہم رہے ہیں۔ ایسی صورت میں مہاراشٹر سے ہندی بولنے والے باشندوں کے خلاف سخت زبان پالیسی کا پیغام جانا بی جے پی کے لیے ایک غیر ضروری سیاسی بوجھ بن سکتا تھا۔ اگر یہ تاثر پیدا ہوجاتا کہ مہاراشٹر میں روزگار حاصل کرنے والے اتر پردیش اور بہار کے لوگوں کو زبان کے نام پر نشانہ بنایا جارہا ہے تو اس کا سیاسی ردعمل صرف ممبئی یا مہاراشٹر تک محدود نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ فڑنویس کی ایک سال کی مہلت کو محض ایک انتظامی رعایت سمجھنا شاید سیاسی حقیقت کو بہت سادہ بنا دینا ہوگا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ بی جے پی کی مرکزی قیادت کی جانب سے فڑنویس کو سخت ہدایت دیے جانے کی کوئی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ اس لیے اسے قطعی حقیقت کے طور پر پیش کرنا صحافتی اصولوں کے خلاف ہوگا۔ لیکن سیاسی ذرائع کی طرف سے ایسے دعوے ضرور سامنے آئے ہیں اور واقعات کی ترتیب ان قیاس آرائیوں کو تقویت دیتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ حکومت نے مراٹھی کی شرط واپس نہیں لی۔ صرف اس کے نفاذ کو مؤخر کیا۔ اسے ایک نہایت سوچا سمجھا سیاسی فرق کہا جاسکتا ہے۔ اگر بی جے پی مراٹھی شرط مکمل طور پر ختم کردیتی تو مہاراشٹر میں مراٹھی شناخت کے حامی اس کے خلاف صف آرا ہوسکتے تھے۔ اگر اسے اسی شدت سے نافذ کرتی رہتی تو ہندی بولنے والی آبادی ناراض ہوسکتی تھی۔ چنانچہ درمیانی راستہ اختیار کیا گیا: مراٹھی سیکھنی ہوگی، مگر ابھی نہیں؛ ایک سال بعد۔ نہ مراٹھی کو مکمل طور پر ناراض کرو، نہ ہندی بیلٹ کو۔ لیکن اس درمیانی راستے میں سب سے زیادہ راحت کس کو ملی؟ جواب صاف ہے: ان غیر مراٹھی ڈرائیوروں کو جن کے سر پر پرمٹ منسوخ ہونے اور روزگار چھن جانے کی تلوار لٹک رہی تھی۔

انہوں نے مراٹھی سیکھنے سے انکار نہیں کیا تھا۔ انہوں نے وقت مانگا تھا۔ وقت مل گیا۔ انہوں نے کارروائی روکنے کی درخواست کی تھی۔ ایک سال کے لیے کارروائی روک دی گئی۔

انہوں نے تربیت کی بات کی تھی۔ حکومت نے کلاسیں اور مطالعاتی مواد دینے کا وعدہ کیا۔

تو سیاسی اعتبار سے فی الحال بازی کس کے ہاتھ ہے؟

ہندی بیلٹ کے باشندوں کے۔ اور یہی بات مراٹھی نواز حلقوں کو سب سے زیادہ کھل رہی ہے۔ مراٹھی ایلکرن سمیتی کے صدر گووردھن دیشمکھ نے حکومت کے فیصلے پر سخت ناراضی ظاہر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مراٹھی عوام ایک بار پھر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت مہاجرین کو خوش کرنے کی کوشش کررہی ہے اور مراٹھی زبان کے نفاذ کو سیاسی مصلحت کی نذر کیا جارہا ہے۔ ان کے مطابق مراٹھی بولنے والی اکثریت کو متحد ہوکر حکومت سے زبان کے فوری نفاذ کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ راج ٹھاکرے بھی اس تنازع میں خاموش نہیں رہے، انہوں نے بی جے پی کی مرکزی قیادت کو 'اقتدار کے نشے میں مغرور' قرار دیتے ہوئے فڑنویس کو نشانہ بنایا۔ راج ٹھاکرے کے حملے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ انہیں ایک سال کی مہلت پسند نہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ بی جے پی کی اس سیاسی حکمت عملی کو چیلنج کررہے ہیں جس میں مراٹھی جذبات اور ہندی ووٹ کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ راج ٹھاکرے کا بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر مہاراشٹر میں مراٹھی زبان کا مسئلہ اتنا اہم ہے تو پھر اس کے نفاذ کے وقت حکومت پیچھے کیوں ہٹ رہی ہے؟

اور یہی سوال شندے سینا کے سامنے بھی کھڑا ہے۔ جس مہم کو شندے سینا نے اپنی مراٹھی شناخت کے احیا کا ذریعہ بنایا، اس پر آخری فیصلہ وزیراعلیٰ نے اپنی شرائط پر کیا۔ اس سے سیاسی کریڈٹ کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر ڈرائیور مراٹھی سیکھتے ہیں تو اس کا کریڈٹ کس کو ملے گا؟ اگر ایک سال بعد شرط نافذ ہوتی ہے تو کیا اسے شندے سینا کی کامیابی کہا جائے گا یا بی جے پی کی؟

یہی مہایوتی کی اندرونی سیاست ہے: حکومت ایک، مگر سیاسی مفادات متعدد ہیں، شیوسینا کا زیر سختی چاہتا ہے، وزیراعلیٰ نرمی دکھاتا ہے۔ شندے سینا مراٹھی مانوس کے درمیان اپنی جگہ مضبوط کرنا چاہتی ہے، بی جے پی ہندی ووٹروں کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔ اور دونوں کے درمیان مراٹھی زبان ایک بار پھر سیاسی رسہ کشی کا میدان بن گئی ہے۔ اس تنازع کو صرف مہاراشٹر تک محدود کرکے دیکھنا بھی غلط ہوگا۔ ہندوستان کا لسانی مسئلہ اس سے کہیں وسیع ہے۔ ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ آئین کی آٹھویں جدول میں 22 زبانوں کو تسلیم کیا گیا ہے، جبکہ ملک میں سیکڑوں زبانیں اور بولیاں استعمال ہوتی ہیں۔ آزادی کے بعد کئی ریاستوں کی تشکیل ہی زبان کی بنیاد پر ہوئی۔ علاقائی زبانوں نے سیاسی اور انتظامی شناخت حاصل کی، مگر ساتھ ہی ہندی کو قومی سطح پر فروغ دینے کی کوششوں نے غیر ہندی ریاستوں میں حساسیت بھی پیدا کی۔ جنوبی ہندوستان میں ہندی کے خلاف تحریکوں کی تاریخ اسی لسانی سیاست کا حصہ ہے۔ دوسری طرف انگریزی اعلیٰ تعلیم، عدلیہ، تجارت اور روزگار کے میدان میں آج بھی طاقتور حیثیت رکھتی ہے۔ اردو کا معاملہ بھی اسی پیچیدہ لسانی سیاست کا ایک اہم باب ہے۔ اردو آئینی طور پر تسلیم شدہ زبان ہے اور کئی ریاستوں میں اسے دوسری سرکاری زبان کا درجہ بھی حاصل ہے، لیکن عملی طور پر اردو تعلیم، سرکاری استعمال اور روزگار کے مواقع کے حوالے سے متعدد مشکلات سے دوچار ہے۔ اس پورے پس منظر میں ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے: ہندوستان میں زبان شناخت ہے، مگر زبان دیوار نہیں بننی چاہیے۔ مہاراشٹر میں مراٹھی کا احترام ہونا چاہیے۔ کیوں نہ ہو؟ جو شخص مہاراشٹر میں رہتا ہے، کام کرتا ہے اور معاشرے کا حصہ بنتا ہے، اگر وہ مراٹھی سیکھتا ہے تو اس سے رابطہ بہتر ہوگا، مقامی ثقافت سے قربت بڑھے گی اور سماجی فاصلے کم ہوں گے۔ لیکن زبان سیکھنے کی ترغیب اور زبان نہ آنے پر روزگار چھیننے کی دھمکی دو مختلف چیزیں ہیں۔

ایک طرف مراٹھی سیکھنے کی سہولت دیجیے، دوسری طرف کسی غریب ڈرائیور کو یہ خوف نہ دیجیے کہ اگر وہ چند مہینوں میں زبان کا امتحان پاس نہ کرسکا تو اس کی روزی ختم ہوجائے گی۔ یہاں حکومت کی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔ ایک سال کی مہلت صرف سیاسی ٹائم آؤٹ نہ بن جائے۔ اس ایک سال میں واقعی تربیت ہونی چاہیے۔ ڈرائیوروں کے اوقات کار کو دیکھتے ہوئے کلاسیں ہوں، آسان کورس ہو، عمر رسیدہ اور کم تعلیم یافتہ افراد کے لیے الگ طریقہ ہو اور امتحان بھی عملی ضرورت کے مطابق ہو۔ ڈرائیور کو مراٹھی ادب کا ماہر بنانے کی ضرورت نہیں۔ اسے مسافر سے پوچھنا ہے: کہاں جانا ہے؟ کتنے مسافر ہیں؟ کرایہ کتنا ہے؟ راستہ کون سا ہے؟ انتظار کرنا ہے یا نہیں؟ یہ بنیادی جملے اگر وہ مراٹھی میں بول سکے تو حکومت کا اصل مقصد پورا ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر مقصد زبان نہیں بلکہ سیاسی طاقت کا مظاہرہ ہے تو پھر یہ مسئلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ایک سال بعد پھر سوال اٹھے گا۔ پھر ٹیسٹ ہوں گے۔ پھر نوٹس ہوں گے۔ پھر مظاہرے ہوں گے۔ پھر شندے سینا مراٹھی مانوس کی بات کرے گی۔ راج ٹھاکرے سڑک پر آنے کی دھمکی دیں گے۔ ادھو ٹھاکرے حکومت کو گھیرنے کی کوشش کریں گے اور بی جے پی کو دوبارہ ہندی اور مراٹھی ووٹ کے درمیان توازن پیدا کرنا ہوگا۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ مہاراشٹر کی سیاست میں مراٹھی شناخت کو کوئی بھی جماعت نظر انداز نہیں کرسکتی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ممبئی اور مہاراشٹر کی معیشت مہاجر محنت کشوں کے بغیر مکمل نہیں۔ اس لیے سیاست دانوں کو یہ طے کرنا ہوگا کہ وہ مہاراشٹر کی شناخت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں یا شناخت کے نام پر سماجی تقسیم کو گہرا کرنا چاہتے ہیں۔ فڑنویس کا ایک سال کا فیصلہ اس سوال کا حتمی جواب نہیں دیتا۔ بلکہ اس نے اسے ایک سال کے لیے آگے بڑھا دیا ہے۔ اگر سیاسی زاویے سے فیصلہ سنایا جائے تو شندے سینا کو فوری طور پر نقصان ہوا ہے۔ اس کی مراٹھی مہم کی رفتار کم ہوئی ہے۔ مراٹھی نواز تنظیموں کو مایوسی ہوئی ہے۔ راج ٹھاکرے کو حکومت پر حملہ کرنے کا ایک نیا موضوع مل گیا ہے۔ لیکن غیر مراٹھی ڈرائیوروں کو فوری راحت ملی ہے اور بی جے پی کو ایک اہم سیاسی خطرہ ٹالنے کا موقع مل گیا ہے۔ خصوصاً اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے تناظر میں یہ فیصلہ زیادہ معنی خیز ہوجاتا ہے۔ اگر مہاراشٹر کا یہ مسئلہ ہندی بیلٹ میں اس طرح پہنچتا کہ 'مہاراشٹر میں اتر پردیش اور بہار کے لوگوں کو مراٹھی نہ آنے پر روزگار سے محروم کیا جارہا ہے' تو بی جے پی کے لیے دفاع کرنا مشکل ہوسکتا تھا۔ ایک سال کی مہلت نے فی الحال اس بیانیے کی شدت کم کردی ہے۔

اسی لیے یہ کہنا شاید غلط نہ ہوگا کہ مراٹھی شرط برقرار رہنے کے باوجود اس مرحلے پر سیاسی فتح ہندی بیلٹ کے باشندوں کی ہوئی ہے۔ لیکن یہ مکمل فتح نہیں ہے، کیونکہ ایک سال بعد مراٹھی پھر دروازے پر کھڑی ہوگی۔ اس وقت اصل سوال یہ ہوگا کہ کیا حکومت نے ڈرائیوروں کو واقعی مراٹھی سکھادی؟ کیا کلاسیں مؤثر رہیں؟ کیا زبان کا امتحان عملی رکھا گیا؟ کیا مراٹھی سیکھنے والے ڈرائیوروں کو سہولت ملی؟ اور سب سے اہم، کیا زبان کو احترام اور رابطے کا ذریعہ بنایا گیا یا پھر اسے دوبارہ سیاسی طاقت کے مظاہرے میں تبدیل کردیا گیا؟

یہ بھی ممکن ہے کہ ایک سال بعد سیاسی حالات آج سے بالکل مختلف ہوں۔ انتخابات کا وقت گزر چکا ہوگا، سیاسی ترجیحات بدل چکی ہوں گی اور مراٹھی زبان کا مسئلہ ایک نئے انداز میں سامنے آئے گا۔ جبکہ ایک سال میں شمالی ریاستوں سے ایک دوئی کھیپ پہنچ جائیں۔ لیکن آج کے لمحے کا سیاسی خلاصہ زیادہ مشکل نہیں۔ مراٹھی کی شرط واپس نہیں ہوئی، مگر اس کی تلوار میان میں ڈال دی گئی ہے۔ شندے سینا نے مراٹھی کا جھنڈا بلند کیا، مگر فڑنویس نے اس کے نفاذ پر بریک لگادی۔ مراٹھی نواز تنظیمیں سڑک پر آنے کی بات کررہی ہیں، مگر غیر مراٹھی ڈرائیور سکون کا سانس لے رہے ہیں۔

بی جے پی مراٹھی جذبات کو مکمل طور پر ناراض نہیں کرنا چاہتی، مگر ہندی بیلٹ کو بھی یہ پیغام نہیں دینا چاہتی کہ مہاراشٹر میں اس کے ہم زبان اور ہم وطن نشانے پر ہیں۔ اور یہی وہ سیاسی توازن ہے جس نے ایک سال کی مہلت کو جنم دیا ہے۔ اس لیے سوال صرف یہ نہیں کہ مراٹھی کون سیکھے گا۔ اصل سوال یہ ہے کہ مراٹھی کی سیاست سے فائدہ کون اٹھائے گا؟

شندے سینا؟ بی جے پی؟ ادھو ٹھاکرے؟ راج ٹھاکرے؟

یا وہ ڈرائیور جو روزانہ ممبئی کی سڑکوں پر اپنے رکشے اور ٹیکسی کے ذریعے اس شہر کی زندگی کو رواں رکھتے ہیں؟

فی الحال تو جواب سامنے ہے: ڈرائیور جیتے ہیں، مراٹھی سیاست ایک سال کے لیے رکی ہے اور بی جے پی نے ایک مشکل انتخابی سوال کو وقتی طور پر ٹال دیا ہے۔ ویسے یہاں مراٹھی زبان کی ممتاز ماہر، ادیب اور ماہرِ لسانیات پروفیسر یاسمین شیخ کا حوالہ دے سکتے ہیں، جن کا 24 اگست 2026 کو پونے میں 101 برس کی عمر میں انتقال ہوگیا ہے۔ وہ ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوئیں اور ان کا اصل نام 'جیروشا روبن' تھا۔ 1950 میں عزیز احمد ابراہیم شیخ سے شادی کے بعد انہوں نے اپنا نام بدل کر یاسمین شیخ رکھ لیا۔ انہوں نے تقریباً 34 برس تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ وہ ممبئی کے ایس آئی ای ایس کالج میں مراٹھی شعبے کی صدر رہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے 'بال بھارتی' کے مراٹھی درسی کتب کے نصاب کی تیاری میں 7 سال تک بطور ایڈیٹر کام کیا۔ گرائمر کی ماہر: مراٹھی زبان کے قواعد، گرامر، پرانہیں غیر معمولی مہارت حاصل تھی اور وہ آئی اے ایس کے امیدواروں کو بھی مراٹھی لسانیات پڑھاتی تھیں۔ اور اگر اتر پردیش اسمبلی انتخابات کو اس پورے کھیل کا پس منظر مان لیا جائے تو تصویر اور صاف ہوجاتی ہے: مہاراشٹر میں مراٹھی کے نام پر سختی کا جو سیاسی سفر شروع ہوا تھا، اسے بی جے پی نے اتنی جلدی روک دیا کہ سوال اٹھنا لازمی ہوگیا کہ کہیں ووٹ نے زبان کو تو شکست نہیں دے دی؟

شاید یہی اس پورے تنازع کا سب سے بڑا طنز ہے۔ جس مراٹھی کو سیاست نے شناخت کی طاقت بنایا تھا، آخر کار اسی زبان کے نفاذ کا فیصلہ بھی سیاست ہی نے مؤخر کردیا۔

اور ایک سال کی یہ مہلت شاید صرف ڈرائیوروں کے لیے مہلت نہیں؛ یہ مہاراشٹر کی سیاست کے لیے بھی ایک مہلت ہے کہ وہ طے کرے کہ زبان کو محبت سے پھیلانا ہے یا خوف سے نافذ کرنا ہے۔

کیونکہ زبان دل میں جگہ بنائے تو نسلوں تک زندہ رہتی ہے، لیکن اگر اسے ووٹ کی لاٹھی بنادیا جائے تو ہر انتخاب کے ساتھ اس کی سمت بدلنے لگتی ہے۔

رانی گنج کے تجارتی اداروں میں بھاری فورس کے ساتھ اچانک تلاشی، آرسی سی کی ہنگامی میٹنگ طلب

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): چینی اور دیگر ضروری غذائی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور مبینہ کالابازاری پر قابو پانے کے لیے وزیرِ اعلیٰ کی ہدایت پر ہفتہ کے روز رانی گنج بازار میں مختلف سرکاری محکموں کی مشترکہ ٹیم نے اچانک جانچ مہم چلائی۔ اس کارروائی میں محکمہ زراعت، کنزیومر افیئرز، ایگری مارکیٹنگ، محکمہ ؟ خوراک کے علاوہ آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کی ٹیمیں بھی شامل تھیں۔ مشترکہ ٹیم نے رانی گنج کے مختلف علاقوں میں واقع بڑے تجارتی اداروں کا معائنہ کرتے ہوئے وہاں موجود اشیائے خوردنی کے اسٹاک، خرید وفروخت سے متعلق بل، قیمتوں اور منافع کے مارجن کی تفصیلی جانچ کی۔ ٹیم نے این ایس بی روڈ واقع باسوکیڈیا، شیشو بگان موڑ کے ارون راجپوریہ، دال پٹی موڑ کے رام مورتی شرما اور برنس پلاٹ واقع اروے کنڈو کے تجارتی اداروں کا دورہ کیا اور متعلقہ دستاویزات و اسٹاک کا جائزہ لیا۔ جانچ مہم کے بعد سینٹرل ڈی سی پی دھرو داس نے بتایا کہ مجموعی طور پر پانچ بڑے تجارتی اداروں کا معائنہ کیا گیا اور فی الحال کسی بھی ادارے میں کوئی قابلِ ذکر بے ضابطگی سامنے نہیں آئی ہے۔ تاہم، ایک درجن سے زائد گاڑیوں کے قافلے اور بھاری پولیس فورس کے ساتھ اچانک کارروائی کیے جانے سے رانی گنج کے تاجر برادری میں تشویش کا ماحول پیدا ہو گیا۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ سرکاری جانچ ایک معمول کی انتظامی کارروائی ہے، تاہم پولیس کی بڑی نفری اور گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ اچانک پہنچنے سے بازار میں خوف وہراس جیسی صورتحال پیدا ہوئی۔

اس معاملے پر رانی گنج چیمبر آف کامرس کے صدر جگل کشور گپتا، روہت کھیتان اور منوج کیسری نے رانی گنج تھانہ کے آئی سی سپیر کرمکار سے ملاقات کی اور تاجروں میں پیدا ہونے والی تشویش سے انہیں آگاہ کیا۔ دوسری جانب، رانی گنج چیمبر آف کامرس نے اس معاملے پر ہفتہ کی شام ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی، جس میں موجودہ صورتحال اور آئندہ کے لائحہ؟ عمل پر تبادلہ؟ خیال کیا گیا۔ رانی گنج چیمبر آف کامرس کے صدر جگل کشور گپتا نے کہا کہ تجارتی اداروں میں اسٹاک اور ضروری دستاویزات کی جانچ سے تاجروں کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انتظامیہ کو اگر کسی قسم کی بے ضابطگی کا شبہ ہے تو وہ قانون کے مطابق جانچ کر سکتی ہے، لیکن بھاری پولیس فورس کے ساتھ اچانک کارروائی سے تاجروں کے درمیان غیر ضروری طور پر پینک اور خوف کا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے اپیل کی کہ جانچ کے دوران اس پہلو کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جائے تاکہ ضروری کارروائی کے ساتھ ساتھ تجارتی برادری میں اعتماد کا ماحول بھی برقرار رہے۔

آسنسول: فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کے چھاپے کئی ہوٹلوں اور ریستورانوں میں بے قاعدگیاں

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): کھانے پینے کی اشیاء کے معیار اور صحت کے معیار کو جانچنے کے لیے آسنسول میں فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم نے کئی ہوٹلوں، ریستوراں اور مٹھائی کی دکانوں پر اچانک چھاپے مارے۔ محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کے فوڈ سیفٹی افسران نے پولیس کے ساتھ مل کر شہر کے 10 بڑے اور چھوٹے ہوٹلوں، ریستوراں اور مٹھائی کی دکانوں کا معائنہ کیا۔ عہدیداروں نے دعویٰ کیا کہ مہم کے دوران کئی مقامات پر بے ضابطگیاں پائی گئیں حکام نے دعویٰ کیا کہ کچھ اداروں کے پاس فوڈ لائسنس نہیں تھے جبکہ دیگر اداروں کے پاس پانی کے لائسنس کے لیے ضروری دستاویزات کی کمی تھی حکام کے مطابق کچھ دکانوں کے فریجوں میں پرانی مٹھائیاں اور میعاد ختم ہونے والے دہی کے پیکٹ بھی ملے ہیں۔ مزید برآں، کچھ ہوٹلوں میں نالیوں کے قریب کچے گوشت کو ذخیرہ کرنے کی شکایات سامنے آئیں۔ بریانی اور گوشت کے پکوانوں میں استعمال ہونے والے مصالحوں کا بھی معائنہ کیا گیا جس سے ان میں سے کچھ کے معیار پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ حکام نے متعلقہ دکانداروں کو مشتبہ اشیائے خوردونوش تلف کرنے کی ہدایت کی۔ کچھ مقامات پر صفائی کا ناقص انتظام اور کوڑے دان کی کمی بھی پائی گئی۔ محکمہ نے کہا کہ بے ضابطگیوں کی بنیاد پر ضروری قانونی کارروائی کی جائے گی۔ زبانی وارننگ کے ساتھ تحریری نوٹس جاری کرنے کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ آنے والے دنوں میں ایسے مزید واقعات متوقع ہیں۔

اردو کو تقریروں سے نہیں، عمل سے بچایا اور آگے بڑھایا جا سکتا ہے

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور آسنسول بنواری لال بھلوٹیا کالج کے اشتراک سے 'بااختیار معاشرہ برائے تعلیم' کے عنوان سے ایک سیمینار کا بی بی کالج کے سیمینار ہال میں سنیچر کو منعقد کیا گیا بلاشبہ تعلیم اور معاشرے کو بااختیار بنانے کے موضوع پر گفتگو وقت کی اہم ضرورت ہے لیکن ایسے پروگراموں کے مقاصد اور ان کے عملی اثرات پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہے۔ اردو کی تعلیم اور ترقی کی بات کی جائے تو ہمیں اپنے ماضی کی طرف بھی دیکھنا ہوگا آج سے پچاس، ساٹھ سال قبل اردو کے اساتذہ، ادیبوں، شاعروں اور اہلِ علم نے اردو زبان کی ترقی اور ترویج کے لیے جو خدمات انجام دیں ان کی مثالیں آج بھی ہمارے سامنے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج اردو کی ترقی کے نام پر سرگرمیاں تو بہت دکھائی دیتی ہیں مگر زمینی سطح پر اردو کی بنیادی تعلیم کے مسائل پر وہ توجہ نظر نہیں آتی جس کی ضرورت ہے۔ ہم اردو کی ترقی کی بات کرتے ہیں لیکن دوسری جانب گروپ بندی، ذاتی مفادات اور باہمی اختلافات نے اردو کے ادبی و تعلیمی ماحول کو کمزور کر دیا ہے ایک ادیب دوسرے ادیب سے بات کرنے کو تیار نہیں، ایک شاعر دوسرے شاعر کو شاعر ماننے کے لیے تیار نہیں، اور بعض اوقات اہلِ علم بھی اپنی ذاتی انا اور گروہی وابستگیوں سے باہر نکلنے کو تیار نظر نہیں آتے ایسے ماحول میں زبان کی ترقی کا خواب کیسے پورا ہوگا؟۔ اگر واقعی "بااختیار معاشرہ برائے تعلیم" کی بات کرنی ہے تو سب سے پہلے ہمیں تعلیم کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہوگا اور اردو کے معاملے میں یہ بنیاد اردو پرائمری اسکول ہیں۔ اگر بچے اردو پرائمری اسکولوں میں داخل ہی نہیں ہوں گے اگر وہاں بچوں کی حاضری اور تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہوگا تو پھر مستقبل میں اردو کے طلبہ کالجوں اور یونیورسٹیوں تک کیسے پہنچیں گے؟ اردو کے شعبے کیسے مضبوط ہوں گے؟ نئے ادیب، شاعر، محقق اور اساتذہ کہاں سے آئیں گے؟۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج جب اردو کے نام پر مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں تو اکثر اردو پرائمری اسکولوں کے اساتذہ، طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو گفتگو کا حصہ نہیں بنایا جاتا۔ اس کے بجائے پروگرام اسٹیج تک محدود ہو جاتے ہیں، جہاں چند مقررین طویل خطابات کرتے ہیں اور پروگرام ختم ہونے کے بعد سب اپنے اپنے راستے چلے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کبھی ایسے پروگراموں میں یہ سنجیدہ بحث ہوتی ہے کہ اردو پرائمری اسکولوں میں بچوں کی تعداد کیوں کم ہو رہی ہے؟ بچے اسکول سے غیر حاضر کیوں رہتے ہیں؟ بنیادی سطح پر اردو تعلیم کا معیار کیا ہے؟ اساتذہ کو درپیش مسائل کیا ہیں؟ سرکاری اسکولوں میں دستیاب سہولیات کس حالت میں ہیں؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اردو تعلیم کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت، اساتذہ، والدین اور معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری کیا ہے؟۔ اگر کسی جگہ اساتذہ کی حاضری یا تدریسی ذمہ داری میں کوتاہی کا مسئلہ ہے تو اس پر بھی سنجیدگی سے بات ہونی چاہیے سرکاری وسائل عوام کے پیسے سے چلتے ہیں اس لیے ہر ذمہ دار فرد سے جواب دہی بھی ہونی چاہیئے ہم ان مسائل کی نشاندہی شواہد اور ذمہ دارانہ انداز میں ہونی چاہیے، تاکہ اصلاح کی حقیقی راہ نکل سکے۔ اردو کی ترقی صرف یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، ادیبوں یا شاعروں کے ذریعے ممکن نہیں۔ اردو کی اصل بنیاد وہ بچہ ہے جو پہلی مرتبہ اردو کی کتاب اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ وہ پرائمری اسکول کا استاد ہے جو اسے اردو پڑھنا سکھاتا ہے وہ والدین ہیں جو بچے کو اردو اسکول بھیجنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور وہ معاشرہ ہے جو اپنی زبان اور تعلیم کے مستقبل کے بارے میں سنجیدہ ہوتا ہے۔ اس لیے اگر واقعی "بااختیار معاشرہ برائے تعلیم" جیسے عنوان سے سیمینار منعقد کیے جا رہے ہیں تو ان میں اردو پرائمری اسکول کے اساتذہ، طلبہ، والدین اور زمینی سطح پر کام کرنے والے افراد کو بھی برابر کی جگہ دی جانی چاہیے۔ محض اسٹیج سجانے، چند معروف شخصیات کو مدعو کرنے اور لمبی تقریریں کرنے سے اردو مضبوط نہیں ہوگی اردو کو مضبوط بنانے کے لیے اس کی بنیاد مضبوط کرنی ہوگی۔ اگر سیمیناروں میں اردو کے بنیادی مسائل پر کھلی اور عملی بحث نہیں ہوگی اگر زمینی حقیقتوں کو نظرانداز کیا جائے گا اور اگر پروگرام صرف نمائشی سرگرمیوں تک محدود رہیں گے، تو ایسے پروگرام اردو کی ترقی کے بجائے محض وقت کے بربادی تک محدود ہو سکتے ہیں۔ اردو کو تقریروں سے نہیں، عمل سے بچایا اور آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

بی ایم ایس کا آئی ایس پی ملازم پر قاتلانہ حملے کے خلاف شدید احتجاج، انتظامیہ اور پولس کو میمورنڈم

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس):ISP ملازم پر قاتلانہ حملہ کے خلاف بی ایم ایس نے زبردست احتجاج کیا، انتظامیہ اور پولیس کو میمورنڈم پیش کیا برن پور اسپات کرمچاری سنگھ (بی ایم ایس) کی قیادت میں سیل-آئی ایس پی کے ٹاؤن سروس ڈیپارٹمنٹ کے باہر آج ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس احتجاج کا اہتمام ٹاؤن سروس ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے کیا تھا۔ یہ سماج دشمن عناصر کے ذریعہ شوبھدیپ گپتا اور دیگر ملازمین پر جان لیوا حملے کے خلاف احتجاج کے لیے کیا گیا تھا۔ احتجاج کے دوران، بی ایم ایس نے آئی ایس پی انتظامیہ کے کام کاج اور ملازمین کے حفاظتی انتظامات پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ مسٹر شوبھدیپ گپتا آئی ایس پی کی تجاوزات ٹیم کے رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض ایمانداری اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں سیل کی اراضی کو تجاوزات سے پاک کرنے کے آپریشن کے دوران سماج دشمن عناصر کی جانب سے ان پر حملہ کیا گیا جو کہ انتہائی سنگین اور تشویشناک واقعہ ہے۔ یونین نے کہا کہ یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے قانونی اور سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران ملازمین کو مناسب تحفظ فراہم کرے۔ اس طرح کے واقعات ملازمین کے حوصلے اور حفاظت دونوں کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ بی ایم ایس نے مطالبہ کیا کہ اس واقعے میں ملوث ملزمان کی فوری طور پر نشاندہی کی جائے اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کے لیے ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ مظاہرے کے بعد ایس پی انتظامیہ کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا جس میں ملزمان کے خلاف فوری کارروائی اور ملازمین کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد بی ایم ایس کے عہدیدار ہیرا پور پولیس اسٹیشن پہنچے اور پولیس افسران سے ملاقات کی اور واقعہ کے حوالے سے ایک میمورنڈم پیش کیا اور ملزمان کے خلاف فوری اور سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ آج کے احتجاج کی قیادت بی ایم ایس کے جنرل سکریٹری جناب سنجیت بنرجی نے کی۔ کنٹریکٹر یونین کے صدر مسٹر مہیش بنرجی، مسٹر سنجیت پرساد، مسٹر امیت سنگھ، مسٹر پرتاپ بارک، مسٹر شریکانت ساہ، مسٹر سنتوش جھا، کے ساتھ دیگر بی ایم ایس عہدیداران اور آئی ایس پی کے سینکڑوں ملازمین اس تقریب میں موجود تھے۔ بی ایم ایس نے واضح کیا کہ وہ اپنے ملازمین کے تحفظ اور وقار پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کرے گا اور جب تک مجرموں کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی اپنے ملازمین کی فلاح و بہبود کے لیے پرزور وکالت جاری رکھے گی۔

پرانے اسٹیشن آسنسول میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی و بچوں کا تعلیمی مظاہرہ

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): مدرسہ مرقاۃ العلوم، مستری پاڑہ، پرانا اسٹیشن، آسنسول میں ایک طالب علم کی تکمیلِ ناظرہ قرآن اور دس بچوں کی ابتداءِ قرآن کے موقع پر مسجد و مدرسہ کمیٹی کے زیرِ انتظام "عظیم الشان جلسہ سیرت النبی و بچوں کا تعلیمی مظاہرہ" کے عنوان سے ایک بامقصد و روحانی محفل کا انعقاد کیا گیا جلسے میں علماء، حفاظ، اساتذہ، سرپرستان، اہلِ محلّہ اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ جلسے کی پہلی نشست نمازِ مغرب کے بعد منعقد ہوئی جس میں مدرسہ کے ننھے طلبہ نے نہایت عمدگی کے ساتھ قرأتِ قرآن، نعتِ رسول ?، نظم، تقریر، کلمہ، دعا اور مکالمہ کے پروگرام پیش کیے بچوں نے اپنی تعلیمی، دینی اور تربیتی صلاحیتوں کا خوبصورت مظاہرہ کرتے ہوئے حاضرین سے خوب داد و تحسین حاصل کی بچوں کی پُراعتماد پیشکش اور دینی معلومات پر حاضرین نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ نشستِ اول کے اختتام پر ماسٹر عزیر احمد صاحب اور مفتی الیاس صاحب نے مختصر ت?ثرات کا اظہار کرتے ہوئے بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور دینی تعلیم کے فروغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ نمازِ عشاء کے بعد عکرمہ فردوس کی تلاوتِ کلامِ پاک سے مرکزی بزم کا آغاز ہوا اس کے بعد محفل میں بطور نعت خواں شریک جناب تنویر عالم صاحب نے نہایت خوبصورت اور مترنم آواز میں بارگاہِ رسالت مآب میں نعتیہ کلام پیش کیا جس سے محفل کا ماحول روحانی اور پُرکیف ہو گیا۔ جلسے کے مہمانِ خصوصی مولانا فردوس احمد نعمانی صاحب، مہتمم جامعہ مظفریہ آسنسول نے اپنے خطاب میں سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو نبی کریمؐ کی مبارک زندگی اور آپ کی بعثت کے مقاصد سے روشناس کرایا انہوں نے خصوصاً اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ نبی کریم کی بعثت کے اہم مقاصد میں کتاب و حکمت کی تعلیم شامل ہے اس لیے مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے اور اپنی زندگیوں کو تعلیماتِ نبوی کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہیصدرِ مجلس کی حیثیت سے تشریف فرما مفتی زبیر احمد قاسمی صاحب قاضی امارتِ شرعیہ آسنسول نے اپنے خطاب میں معاشرتی برائیوں اور موجودہ دور کے مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ معاشرے میں پھیلی ہوئی تمام برائیوں کا بنیادی اور مؤثر حل قرآن و سنت کی تعلیمات سے روشناس ہونا اور ان پر عمل کرنا ہے انہوں نے والدین اور سرپرستان کو بچوں کی دینی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی تلقین کی۔ اس موقع پر مولانا ابو عبیدہ قاسمی صاحب، قاری شاہد صاحب اور حافظ مرتضیٰ صاحب بھی موجود رہے۔ علماء و اہلِ علم کی موجودگی نے محفل کی اہمیت میں مزید اضافہ کیا جلسے میں شریک تمام مہمانانِ گرامی اور حاضرینِ مجلس نے بچوں کے تعلیمی مظاہرے کو سراہتے ہوئے ان کی کارکردگی پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا اور مدرسہ کے اس تعلیمی و تربیتی سلسلے کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ جلسے کے اختتامی مرحلے میں قرآنِ کریم کی ناظرہ تعلیم مکمل کرنے والے طالب علم محمد ایان ابن محمد شاکر، ساکن پرانا اسٹیشن کو تکمیلِ قرآن کا شرف حاصل کرنے پر خصوصی طور پر سراہا گیا۔ اسی طرح قرآنِ کریم کی تعلیم کی ابتداء کرنے والے دس بچوں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی اور انہیں انعامات سے نوازا گیا اس موقع پر بچوں اور ان کے والدین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جلسے کی کامیابی میں مدرسہ و مسجد سے وابستہ افراد اور معاونین نے بھی اہم کردار ادا کیا خصوصاً جناب خورشید صاحب، ہدایت صاحب، فیروز صاحب، امجد صاحب، انتخاب صاحب، عبدالرزاق صاحب اور عامر صاحب انتظامی امور میں پیش پیش رہے اور پروگرام کو منظم و کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا ان کی خدمات کو حاضرین اور منتظمین کی جانب سے قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ جلسے کی نظامت کے فرائض مولانا محمد دانش مظاہری صاحب، امام و خطیب اقر? مسجد و نگران مدرسہ مرقا? العلوم پرانا اسٹیشن نے انجام دیے۔ آخر میں مہمانِ خصوصی مولانا فردوس احمد نعمانی صاحب کی پُرمغز و رقت انگیز دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆

ہیلمٹ نے بچائی بینک ملازم کی جان، بائیک کار کے نیچے پھنسی

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): پی این بی بینک کے ملازم کو ڈیوٹی کے دوران کار نے ٹکر ماردی، عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اگر وہ ہیلمٹ نہ پہنتا تو جان بھی جا سکتی تھی۔ آسنسول اسماعیل کے علاقے سے تعلق رکھنے والا 37 سالہ بینک ملازم امیت پرساد ہفتہ کی صبح اپنی موٹر سائیکل پر کام پر جا رہا تھا۔ بی این آر موڑ کے قریب ان کی موٹر سائیکل ایک کار سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ کار کا اگلا حصہ موٹر سائیکل سے ٹکرا گیا جس سے بینک کا ملازم کار کے نیچے سڑک پر پھنس گیا موقع پر موجود مقامی لوگوں نے فوری طور پر بینک ملازم کو گاڑی کے نیچے سے نکالا۔ اس کے بعد بی این آر موڑ پر تعینات ٹریفک پولیس کی مدد سے زخمی امیت پرساد کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس خوفناک سڑک حادثے میں بینک ملازم کو شدید چوٹیں آئی ہیں، تاہم اس کی حالت فی الحال خطرے سے باہر بتائی جا رہی ہے موقع پر موجود عینی شاہد سیتارام ورما نے بتایا کہ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے حادثہ ہوتے دیکھا۔ ان کے مطابق تصادم کے بعد کار کا اگلا حصہ سیدھا موٹر سائیکل سوار کے اوپر سے ٹکرا گیا انہوں نے کہا کہ امیت پرساد نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کا سر شدید چوٹ سے بچ گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق اگر بینک ملازم نے اس وقت ہیلمٹ نہ پہنا ہوتا تو حادثہ اور بھی جان لیوا ہو سکتا تھا۔ سڑک حادثے کے بعد ہیلمٹ کی اہمیت ایک بار پھر کھل کر سامنے آئی ہے۔ اس حادثے نے ایک بار پھر دو پہیہ گاڑی چلانے والوں کے لیے ہیلمٹ کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کر دیا ہے۔ حادثہ کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو، مناسب طریقے سے پہنا ہوا ہیلمٹ سر کی شدید چوٹ اور موت کے خطرے کو نمایاں طور پر کم کر سکتا ہے۔

بے قابو کار ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی، ڈرائیور زخمی

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): شدید بارش کے درمیان کلیان پور ہاؤسنگ کے قریب ایک کار حادثے کا شکار ہو گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈرائیور نے ایک اسکوٹر سوار کو بچانے کی کوشش میں گاڑی پر سے کنٹرول کھو دیا جو اچانک اس کے سامنے آ گیا۔ اس کے بعد کار ایک ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر سڑک کے مخالف سمت میں جا گری۔ حادثے میں ڈرائیور زخمی ہو گیا۔ جائے وقوعہ پر افراتفری مچ گئی۔ گاڑی کی حالت دیکھ کر آس پاس کے لوگ مدد کے لیے پہنچ گئے پولیس کو اطلاع ملی کہ ڈرائیور گاڑی میں پھنس گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ حادثہ اسکوٹر سوار کو بچاتے ہوئے پیش آیا ریسکیو آپریشن شروع کر دیا گیا۔ کافی کوشش کے بعد ڈرائیور کو گاڑی سے بحفاظت نکال لیا گیا۔ زخمی ڈرائیور کی شناخت برجیش ساو کے طور پر ہوئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق برجیش ساو کسی ضروری کام سے آسنسول آیا ہوا تھا۔ اپنا کام ختم کر کے وہ واپس اپنی گاڑی سے گھر لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران کلیان پور ہاؤسنگ کے قریب اچانک ایک اسکوٹر سوار کار کے سامنے آ گیا۔ اسے بچانے کے لیے ڈرائیور نے فوراً کار موڑنے کی کوشش کی لیکن گاڑی بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ گاڑی سڑک کے دوسری طرف جا گری اور بری طرح تباہ ہو گئی۔ تاہم راحت کی بات یہ تھی کہ ڈرائیور کو بروقت گاڑی سے باہر نکال لیا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ حادثے کے وقت تیز بارش ہو رہی تھی اور سڑک پھسلن تھی۔

سلان پور بی ڈی او آفس پر بایاں محاذ کا احتجاج

آسنسول:29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): بائیں بازو کی مختلف تنظیموں نے سلان پور بلاک آفس کے سامنے 15 نکاتی مطالبات کو لے کر ایک زبردست مظاہرہ کیا لوگوں کی بڑی تعداد نے اپنے مطالبات کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے ڈابر موڑ سے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے دفتر تک مارچ کیا مطالبات سے متعلق ایک میمورنڈم اس کے بعد بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر دیوانجن وشواس کو پیش کیا گیا۔ میمورنڈم میں اناپورنا یوجنا سمیت مختلف سرکاری اسکیموں کی تصدیق میں شفافیت کا مطالبہ کیا گیا ہے اس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ درخواست دہندگان کو کسی بھی مسترد ہونے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے مظاہرین نے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ مناسب قیمت پر ریت کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرے۔ بائیں بازو کی تنظیموں نے ہر گھر تک پینے کے پانی کی پائپ لائن کی فراہمی کے نظام کو فوری طور پر مکمل کرنے کا مطالبہ کیا ان کا کہنا تھا کہ پائپ لائنیں بچھانے کے لیے کئی جگہ سڑکیں کاٹ دی گئی ہیں لیکن ابھی تک ان کی مرمت نہیں کی گئی۔ میمورنڈم میں سڑکوں اور نالوں کی مرمت اور کچرے کی باقاعدہ صفائی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرین نے ہندستان کیبلز سمیت بند صنعتی اداروں کی زمین پر نئی صنعتوں کے قیام اور ہندوستان کیبلز کی زمین پر مبینہ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ میٹنگ کو گنیش پنڈت، ونود سورین، ابیر گھوش، سنیل منڈل، کسان سبھا کے ضلع سکریٹری پربہورت سرکار، کھیت مزدور یونین کے ضلع صدر ویریش منڈل کے علاوہ دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام کی صدارت میگھناتھ بنرجی نے کی۔ میمورنڈم حاصل کرنے کے بعد بی ڈی او دیوانجن بسواس نے نمائندوں کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات کو اعلیٰ حکام تک پہنچایا جائے گا۔

دو ماہ قبل رقم جمع کرانے کے باوجود بھی بجلی کا کنکشن نہیں ملا

آسنسول: 29؍اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول کے ایک تاجر، مرتیونجے مکوپادھیائے، جو قاضی نذرالاسلام ہوائی اڈے کے علاقے میں ایک گودام بنا رہے ہیں، پچھلے دو ماہ سے بجلی کے کنکشن کا انتظار کر رہے ہیں۔ مقررہ رقم جمع کرانے کے باوجود ان کے زیرِ تعمیر گودام میں بجلی کا کنکشن نہ ملنے کی وجہ سے کام متاثر ہو رہا ہے تاجر نے ریاستی بجلی ڈسٹری بیوشن کارپوریشن کے انڈال دفتر پر اس معاملے میں لاپرواہی اور تاخیر کا الزام لگایا ہے۔ موتونجے مکوپادھیائے نے کہا کہ بجلی کنکشن کے لیے مقررہ رقم تقریباً دو ماہ قبل اسٹیٹ الیکٹرسٹی ڈسٹری بیوشن کارپوریشن کے پاس جمع کرائی گئی تھی۔ اس کے باوجود ابھی تک کنکشن نہیں دیا گیا۔ ایک ہفتے سے زائد عرصے سے انہیں بار بار یقین دہانی کرائی جاتی رہی ہے کہ گودام چند دنوں میں مکمل کر لیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے گودام کی تعمیر میں رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ انہیں مالی نقصان ہو رہا ہے۔ تاجر کا الزام ہے کہ بجلی کے کنکشن سے متعلق کچھ کام مشینوں یا تجویز کردہ آلات سے کرنے کی بجائے ذمہ داری سونپی گئی نجی تنظیم کے ملازمین دستی طور پر کر رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ کام کا یہ طریقہ عمل میں غیر ضروری تاخیر کا سبب بن رہا ہے۔ معلومات کے مطابق، تاجر کے انڈال ایرپورٹ کے علاقے میں وہ 100,000 مربع فٹ کا گودام تعمیر کر رہے ہیں۔ پوری زمین پر باڑ لگا دی گئی ہے اور لوہے کی سلاخوں سمیت دیگر تعمیراتی سامان تقریباً دو ماہ قبل پہنچا دیا گیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پہلے ہی گودام کے استعمال کے حوالے سے مختلف اداروں کے ساتھ معاہدے کر چکے ہیں۔ لہٰذا، اگر تعمیر وقت پر مکمل نہیں ہوتی ہے، تو انہیں مالی اور کاروباری نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، مرتیونجے مکوپادھیائے نے کہا اگر اگلے چند دنوں کے اندر بجلی کا کنکشن فراہم نہیں کیا گیا تو وہ ریاست کے وزیر اعلیٰ اور وزیر صنعت کے ساتھ اپنی تشویشات اٹھائیں گے۔ دریں اثنا، ریاستی بجلی ڈسٹری بیوشن کارپوریشن کے درگاپور ڈویژنل دفتر کے ایک اہلکار نے بتایا کہ ضروری طریقہ کار مکمل کر لیا گیا ہے اور متعلقہ دستاویزات انڈال بجلی کے دفتر کو بھیج دیے گئے ہیں۔ اہلکار کے مطابق، درگاپور ڈویژنل دفتر نے بار بار انڈال دفتر سے تاجر کے گودام کو بجلی کا کنکشن فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ انڈال برقی دفتر کے عہدیدار ہی بتا سکتے ہیں کہ کنکشن میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: سیلاب تو تھم گیا

لاپتہ چچا کی تصویر لیے انہیں تلاش کر رہی ہیں۔ ان کے چچا نیپال-چین سرحد کے قریب ایک ہائیڈرو پاور پروجیکٹ میں کام کرتے تھے۔ سیلاب کے بعد سے ان کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ اب ہیملا خود انہیں تلاش کرنے جانا چاہتی ہیں۔ انہیں بس حکومت سے مدد کی امید ہے۔ ہیملا تمانگ نے کہا کہ "اگر مجھے حکومت کی جانب سے کوئی سہولت ملتی ہے تو میں خود انہیں تلاش کرنے جانا چاہتی ہوں۔" قابل ذکر ہے کہ 26 اگست کو آئے تباہ کن سیلاب میں مرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ تازہ اپ ڈیٹ کے مطابق اب تک 626 افراد کی جان جا چکی ہے، جبکہ ڈھائی ہزار سے زیادہ لوگوں کا کوئی سراغ نہیں مل پا رہا ہے۔ 72 گھنٹے گزرنے کے بعد ان کے ملنے کی امید بھی دھندلی پڑتی جا رہی ہے۔ ان ہزاروں افراد کے اہل خانہ اپنے پیاروں کے انتظار میں بیٹھے ہیں، لیکن یہ انتظار کب ختم ہوگا یہ کہا نہیں جا سکتا۔

بقیہ: تباہ حال نیپال

سے دوچار ہوئے ہیں اس کے لئے ہماری حکومت حکومت ہند اور تمام لوگوں کے تئیں اپنے دکھ کا اظہار کرتی ہے۔ ابھی تک 290 ہندستانی شہریوں کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ گزشتہ گزشتہ جمعہ کو ہی نیپال کے وزیر خارجہ کے ترجمان نے اس کا اعادہ کیا تھا کہ اس برے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے کئی غیرممالک اپنی مدد کے لئے آگے آنے کی تجویز پیش کی تھی لیکن ہم لوگوں نے انکار کر دیا لیکن پڑوسی ملک ہندستان کی کلی تجویز ہم لوگ مسترد نہیں کر پائے اور ان کی مدد کو تیار ہو گئے۔

بقیہ: سندیش کھالی ہوٹل

اور زیادہ بڑھ گئی۔ سبھی حیرت میں تھے اور پوچھ رہے تھے کہ "آخر ہوا کیا؟" اس ہوٹل میں کون لوگ چھپے ہوئے ہیں، دہشت گرد تو نہیں؟ پہلے ترنمول حکومت کے دور میں دبنگ شیخ شاہجہاں کے نام سے پورا علاقہ تھراتا تھا اب وہاں جنگجو پہنچ گئے۔ اس وجہ سے سبھی بدحواس ہو رہے تھے۔ اس دن این ایس جی نے سندیش کھالی میں سوک ڈرل اسی وقت سندیش کھالی تھانے میں یہ خبر آئی کہ دھما کھالی کے ایک ہوٹل میں تخریب کاروں نے سیاحوں کو یرغمال بنا لیا ہے، خبر این ایس جی کو دی گئی۔ ان کے آتے ہی گیسٹ ہاؤس کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ جدید ہتھیار سے لیس کمانڈوز کی ٹیم کسی طرح سے ہوٹل کے اندر گھسنے میں کامیاب ہو گئی۔ سیاحوں کو حفاظت سے باہر لائے اور سبھی جنگجوؤں کو پکڑ بھی لیا، بھری دوپہر میں این ایس جی کی اس کامیاب مہم کو دیکھ کر سبھی حیرت میں پڑ گئے۔

بقیہ: روس کا بدلہ

سے پورا علاقہ دہل گیا۔ کیوی کے ایک بڑے گودام میں بھی آگ لگ گئی۔ یہ بھی خبر ہے کہ یوکرین فوج کے سربراہ تیمور تکا چنکو نے یہ بیان دیا کہ اس بھیانک حملے میں لگ بھگ 50 گھروں میں آگ لگ گئی جس سے سارے تباہ ہو گئے۔ اتنا ہی نہیں کئی جگہوں میں تو آگ کے شعلے پھوٹ پڑے اس حملے میں نقصان وتباہی کی پوری جان کاری کے لئے یوکرین کے صدر ولادیمیر جیلنسکی نے ہدایت جاری کی۔ دوسری طرف روس نے یہ کہا کہ یوکرین کے فوجی ہتھیاروں کے بھنڈار کو تباہ کرنا ہی ان کا مقصد تھا۔ مہینے کے شروع میں بھی یوکرین نے بھیانک حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے روس کے 13 ؍افراد ہلاک ہوئے تھے، روس کی وزارت دفاع نے یہ کہا تھا کہ 500 سے زیادہ ڈرون کا حملہ کیا گیا تھا جن میں سے 456 ڈرون کو ان کے فوجیوں نے مار گرایا تھا۔ دراصل یوکرین نے روس کی ایک تیل ریفائنری کو ڈرون سے برباد کرنا چاہا تھا۔ روس نے اس بار اپنا بدلہ لے لیا۔

بقیہ: نیپال-تبت میں پھر

وانتظامی مشینری پوری طرح الرٹ موڈ پر آ گئی ہے۔ ممکنہ سیلاب کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ریاستی حکومت کے حکم پر گنڈک اور کوسی بیراج سمیت شمالی بہار کے تمام اہم پشتوں کی نگرانی 24 گھنٹے بڑھا دی گئی ہے۔ نیپال کی ندیوں سے آنے والے کثیر پانی اور ملبے کو دیکھتے ہوئے محکمہ آبی وسائل نے ہیڈکوارٹر کی سطح سے افسران اور انجینئروں کی خصوصی ٹیمیں تعینات کی ہیں۔ نیپال سے آنے والے سیلابی پانی کو بغیر کسی رکاوٹ کے نکالنے کے لیے گنڈک بیراج کے تمام 36 گیٹ کھول دیے گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر کی قیادت میں ایک تکنیکی ٹیم بیراج پر مسلسل موجود ہے۔ سارن پشتہ سمیت تمام حساس پشتوں کی گشت بڑھا دی گئی ہے۔ ویرپور میں کوسی بیراج کے 56 میں سے 17 پھاٹک کھول دیے گئے ہیں۔ جمعہ کی شام کوسی بیراج سے تقریباً 1,44,775 کیوسک پانی کا ڈسچارج ریکارڈ کیا گیا۔ تاہم، محکمہ آبی وسائل کے مطابق مشرقی اور مغربی دونوں پشتے پوری طرح محفوظ ہیں اور صورتحال معمول کے مطابق ہے۔ محکمہ آبی وسائل کے ہیڈکوارٹر کی سطح پر ہر نصف گھنٹے میں ندیوں کے ڈسچارج اور آبی سطح کی تازہ صورت حال حاصل کی جا رہی ہے۔ متعلقہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس (ڈی ایم) اور پولیس سپرنٹنڈنٹس (ایس پی) کو اپنے اپنے علاقوں میں پشتوں کی خودنگرانی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ کے افسران کا کہنا ہے کہ نیپال کی بھوٹے کوشی ندی سے تقریباً 10 ہزار کیوسک اضافی پانی آنے کا امکان ہے، لیکن اس سے کوسی کے مرکزی بہاؤ پر کوئی بڑا منفی اثر پڑنے کی امید نہیں ہے۔ بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار چودھری نے صورتحال پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ نیپال میں گلیشیئر جھیل پھٹنے سے بڑی تباہی ہوئی ہے، لیکن والمیکی نگر بیراج سے اس مرکز ثقل کی دوری تقریباً 250 سے 300 کلومیٹر ہے۔ اس فاصلے کی وجہ سے نیپال سے بہہ کر آنے والے پانی کی رفتار اور اثر نیچے پہنچتے پہنچتے کافی کم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گنڈک ندی کی آبی سطح پہلے ہی معمول سے نیچے بہہ رہی تھی، جس کی وجہ سے جو بھی اضافی پانی آیا، اس سے بہار کے میدانی علاقوں میں بہت خوفناک صورتحال پیدا نہیں ہوئی ہے۔

آبی ماہرین کے مطابق نیپال کی پہاڑیوں سے نکلنے والی گنڈک، تریشولی، بھوٹے کوشی، سکرہنا اور نارائنی جیسی 2 درجن سے زیادہ ندیاں مغربی چمپارن، گوپال گنج، سارن، مظفرپور اور بیگوسرائے کے لیے ہمیشہ حساس ثابت ہوتی ہیں۔ نیپال میں 100 سے زیادہ ایسی برسٹ آؤٹ جھیلیں ہیں، جن میں کبھی بھی رکاوٹ ٹوٹنے سے سیلاب عظیم جیسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ سال 2017 میں بھی سکرہنا اور اس کی معاون پہاڑی ندیوں میں آنے والے سیلاب سے شمالی بہار میں زبردست تباہی مچی تھی۔ فی الحال بہار انتظامیہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے پوری طرح مستعد ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق نارائنی ندی اور والمیکی نگر گنڈک بیراج میں پانی کے بہاو? میں اتار چڑھاو? کے سبب مغربی بنگال سمیت کئی اضلاع میں خصوصی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ذیلی علاقوں میں مائک سے لوگوں کو الرٹ کیا جا رہا ہے اور ضرورت پڑنے پر محفوظ مقامات پر جانے کی اپیل کی جا رہی ہے۔ ہفتہ کی صبح والمیکی نگر گنڈک بیراج سے پانی کے ڈسچارج میں لگاتار اضافہ درج کیا گیا۔ صبح 4 بجے 90600 کیوسک، 6 بجے 95200 کیوسک اور 8 بجے 99800 کیوسک پانی ڈسچارج ہوا۔ حالانکہ بعد میں بہاو? میں کمی درج کی گئی۔ ضلع ایمرجنسی ا?پریشن سنٹر، مشرقی چمپارن کی رپورٹ کے مطابق شام 8 بجے سے تقریباً 97500 کیوسک پانی ڈسچارج درج کیا گیا۔

عوامی نیوز روزنامہ
کولکاتا
اتوار ، ۳۰ ر اگست ۲۰۲۶ء
National
قومی
Aawami news
Kolkata
Sunday, 30th August 2026
Also published from Ranchi & Patna

ہماری لڑائی بی جے پی-آر ایس ایس کے اس نظریے کے خلاف ہے جو امتیاز اور عدم مساوات کو فروغ دیتا ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی 29 اگست: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ملک میں دلتوں پر بڑھتے مظالم اور توہین آمیز سلوک پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "ملک میں 2 نظریات کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ ایک آئین کا نظریہ اور دوسرا بی جے پی-آر ایس ایس کا نظریہ۔ اس ملک میں ہزاروں سال سے دلتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ آج آئین نافذ ہونے کے بعد بھی ان کے ساتھ تشدد کیا جا رہا ہے جو غیر قانونی ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ملک کے کئی اسکولوں میں دلت بچوں سے بیت الخلاء صاف کرایا جاتا ہے اور ان سے جھاڑو لگوائی جاتی ہے۔ دلتوں کو کنوؤں سے پانی نہیں لینے دیا جاتا، اتنا ہی نہیں چائے کی دکان پر بھی دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور بارات میں گھوڑے پر سوار ہونے کے معاملے پر انہیں مارا پیٹا اور دھمکایا جاتا ہے۔" راہل گاندھی نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "ایک دلت شخص جتنا کامیاب ہوتا ہے اس پر اتنی ہی طاقت کے ساتھ حملہ ہوتا ہے۔ یہ روزانہ کروڑوں لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔" راہل گاندھی نے چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ہمارے راجستھان کانگریس کے سی ایل پی ٹیکارام جولی مندر جاتے ہیں، بی جے پی کے لیڈر شدھی کرن کرتے ہیں۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں جلسہ؟ عام سے خطاب کرنے جاتے ہیں وہاں شدھی کرن ہوتا ہے۔ بہار کے سابق وزیر اعلیٰ جیتن رام مانجھی مندر جاتے ہیں تو وہاں بھی شدھی کرن ہوتا ہے۔" ان کے مطابق یہ بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ کرتے ہیں اور ہندوستان کے آئین کے مطابق یہ جرم ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ "8 اگست کو کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے کی ہلدوانی میں ریلی ہوتی ہے اور 10 اگست کو بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ ان کی تقریر کے اسٹیج کا شدھی کرن کرتے ہیں۔ اس واقعہ کے بارے میں 13 اگست کو کانگریس صدر پارلیمنٹ میں بتاتے ہیں کہ شدھی کرن کا یہ واقعہ جرم ہے۔ یہ میری اور ملک کے ہر دلت کی توہین ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر کھل کر کہتے ہیں کہ شدھی کرن کیا گیا ہے اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ "شدھی کرن ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت جرم ہے، لیکن 20 دن گزر چکے ہیں اور اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اتراکھنڈ میں جن لوگوں نے شدھی کرن کیا ہے، ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہو۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "نریندر مودی کہتے ہیں کہ وہ ہر ذات کے ہیں لیکن اتراکھنڈ میں بی جے پی کے سربراہ کہہ رہے ہیں کہ شدھی کرن کرنا درست تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم مودی حکم دیں کہ شدھی کرن کرنے والے لوگوں کے خلاف ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔

دھلی-این سی آر میں سوائن فلو کے معاملے مسلسل بڑھ رہے، اسپتالوں کے لیے ایمرجنسی ایڈوائزری جاری

نئی دہلی 29 اگست: قومی راجدھانی دہلی اور قرب و جوار میں موسمی تبدیلی کے ساتھ ساتھ موسمی بیماریوں کے اثرات بھی بڑھ رہے ہیں۔ دہلی میں سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ محکمہ؟ صحت کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق گوتم بدھ نگر میں اب تک سوائن فلو کے کل 192 مریضوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ مریضوں کی بڑھتی تعداد کے مدنظر محکمہ ؟ صحت نے اسپتالوں اور طبی اداروں کے لیے ایمرجنسی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ضلع میں ڈینگو کے معاملے بھی بڑھے ہیں اور اب تک 48 مریضوں میں ڈینگی کی تصدیق ہوئی ہے۔ محکمہ؟ صحت نے اسپتالوں کو ہدایت دی ہے کہ سوائن فلو اور ڈینگی کے مشتبہ مریضوں کی شناخت کے سلسلے میں خصوصی احتیاط برتی جائے۔ اسپتالوں میں آنے والے ایسے مریض، جنہیں تیز بخار، کھانسی، گلے میں خراش، سانس لینے میں دشواری، بدن میں درد یا شدید کمزوری جیسی علامت ظاہر ہو رہی ہوں، ان کا طبی معائنہ ترجیحی بنیاد پر کیا جائے۔ شدید علامت والے مریضوں کی حالت پر مسلسل نظر رکھنے اور ضرورت پڑنے پر انہیں اعلیٰ طبی سہولت فراہم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

سوائن فلو کے بڑھتے ہوئے معاملات کے پیش نظر اسپتال انتظامیہ سے کہا گیا ہے کہ انفیکشن سے بچاؤ کے اقدامات مؤثر طریقے سے نافذ کیے جائیں۔ ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل اسٹاف کو بھی مشتبہ مریضوں کے علاج کے دوران ضروری احتیاط برتنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اسپتالوں میں ادویات، جانچ کی سہولیات اور ضروری طبی وسائل کی دستیابی یقینی بنانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔

دوسری جانب ڈینگی کے 48 معاملات سامنے آنے کے بعد محکمہ ؟ صحت نے مچھروں کی روک تھام اور لاروا کنٹرول مہم کو بھی تیز کرنے کی تیاری کی ہے۔ محکمہ؟ صحت کی ٹیمیں ایسے مقامات کا معائنہ کر رہی ہیں، جہاں پانی جمع ہونے کی وجہ سے ڈینگی پھیلانے والے مچھروں کی افزائش کا خدشہ رہتا ہے۔ ساتھ ہی لوگوں سے گھروں اور آس پاس پانی جمع نہ ہونے دینے کی اپیل کی جا رہی ہے۔

ماہرین صحت کے مطابق بدلتے موسم میں وائرل انفیکشن تیزی سے پھیل سکتا ہے۔ ایسے میں لوگوں کو بھیڑ بھاڑ والی جگہوں پر خصوصی احتیاط برتنے، کھانستے یا چھینکتے وقت منہ اور ناک ڈھانپنے اور ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔

بخار یا فلو جیسی علامت ظاہر ہونے پر خود سے دوا لینے کے بجائے ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ محکمہ؟ صحت کا کہنا ہے کہ سوائن فلو اور ڈینگی کے بڑھتے ہوئے معاملوں کے پیش نظر نگرانی مسلسل بڑھائی جا رہی ہے۔ اسپتالوں سے مریضوں کی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور صورتحال کے مطابق ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

منوج جرانگے نے دوبارہ بھوک ہڑتال شروع کی پولیس نے جاری کیا نوٹس، 10 شرائط نافذ

جالنا 29 اگست: سماجی کارکن منوج جرانگے پاٹل نے ہفتے کے روز انترولی سارائی میں مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر ایک بار پھر غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برادری کی 3 سالہ جدوجہد اب جیت کے قریب ہے۔ انہوں نے پورے مہاراشٹر میں مراٹھا برادری کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں، احتجاجی مقام پر جمع ہوں اور اپنے مقصد کے لیے متحد رہیں۔ اس غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال سے قبل پولیس نے منوج جرانگے پاٹل کو نوٹس بھیجا۔ جالنا پولیس نے 'بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا' (بی این ایس ایس) کی دفعہ 168 کے تحت یہ نوٹس جاری کیا ہے اور بھوک ہڑتال کے لیے 10 سخت شرائط عائد کیے ہیں۔ اس نوٹس میں پولیس نے واضح کیا ہے کہ بھوک ہڑتال کے دوران نظم و نسق بگڑنی نہیں چاہیے۔ اگر ایسا ہوا تو قانونی کارروائی کی جائے گی اور اس نوٹس کو ثبوت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ بھوک ہڑتال کی وجہ سے ٹریفک جام نہیں ہونا چاہیے۔ گاڑیوں کی پارکنگ مقررہ جگہ پر ہی کی جانی چاہیے۔ اس کے لیے رضا کار مقرر کیے جائیں اور ان کے نام اور موبائل نمبر پولیس کو فراہم کیے جائیں۔ صوتی آلودگی سے متعلق قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے۔ وقتاً فوقتاً پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے جو ہدایات دی جائیں گی، ان پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر بھوک ہڑتال کے طریق؟ کار یا منصوبے میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو پہلے پولیس کو اطلاع دینی ہوگی۔

جالنا کے ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے نافذ کیے گئے اجتماع پر پابندی اور اسلحہ رکھنے پر پابندی کے احکامات پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ بھوک ہڑتال کے مقام پر بجلی کی فراہمی متاثر نہ ہو، اس کے لیے منتظمین کو جنریٹر کا انتظام کرنا ہوگا۔ تحریک کے دوران قانونی نظم و نسق کی صورتحال خراب نہ ہو، اس کا مکمل خیال رکھنا ہوگا۔ کسی بھی ذات، مذہب یا برادری کے جذبات مجروح نہیں ہونے چاہئیں۔ اسٹیج سے کوئی بھی اشتعال انگیز یا اکسانے والی تقریر نہیں کی جانی چاہیے۔ بھوک ہڑتال کے مقام اور اس کے آس پاس آتش گیر اشیا کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ اور بامبے ہائی کورٹ کی ممبئی اور اورنگ آباد بنچوں کی جانب سے مختلف عرضیوں میں دی گئی ہدایات کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔

اس نوٹ پر منوج جرانگے پاٹل نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ان کا احتجاج پر امن ہوگا۔ انترولی میں یہ غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال گزشتہ 3 برسوں سے جمہوری اور پر امن طریقے سے جاری ہے اور آئندہ بھی پر امن ہی رہے گی۔ منوج جرانگے نے لکھا کہ حکومت ہی قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے اور پولیس فورس کا استعمال کر کے مراٹھا برادری پر ظلم کرتی ہے، جیسا کہ پہلے کی تحریکوں میں ہوا ہے۔ اگر کوئی بھی نامناسب واقعہ پیش آتا ہے تو اس کی مکمل ذمہ داری حکومت کی ہوگی۔

☆☆☆

'بی جے پی کتنی ھی کیچڑ پھیلا لے، اس کا کمل نہیں کھلے گا': اکھلیش یادو

نئی دہلی 29 اگست: سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ راون نے بھی اپنی بہنوں کو بی جے پی کی طرح دھوکہ نہیں دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش حکومت رکشا بندھن پر خواتین کے لیے مفت بس سواری کے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔

دراصل، سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر نے ٹوئٹر پر ایک ویڈیو کلپ شیئر کیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ پریاگ راج میں ایک بس ڈپو کیچڑ سے بھرا ہوا ہے اور رکشا بندھن پر بسوں کی کمی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جمعہ کے روز ریاست بھر میں خواتین نے بسوں کے دستیاب نہ ہونے، سیٹیں خالی ہونے اور مقررہ جگہوں پر بسیں نہ رکنے کی شکایت کی۔

رکشا بندھن پر خواتین کے سفر کو آسان بنانے کے لیے، اتر پردیش حکومت نے 27 اگست کی آدھی رات سے جمعہ کی آدھی رات تک اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی تمام بسوں میں خواتین اور ایک ساتھی شخص کے لیے مفت سفر کا اعلان کیا۔ حکومت نے محکمہ ٹرانسپورٹ، پولیس اور مقامی انتظامیہ کو خواتین کے لیے ہموار اور محفوظ سفر کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی۔

ایس پی سربراہ نے کہا، "یہاں تک کہ راون نے بھی اپنی بہنوں کو اس طرح دھوکہ نہیں دیا جس طرح وہ (بی جے پی) دیتے ہیں۔ بی جے پی اور اس کے 'ساتھی' (آر ایس ایس کا حوالہ دیتے ہوئے) راون سے بھی بڑے جھوٹے نکلے ہیں۔" یادو نے کہا، "راون نے اپنی شکل بدل کر صرف ایک بار دھوکہ دیا، جب کہ وہ (بی جے پی) اسی شکل میں رہ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں"۔ سابق وزیر اعلیٰ نے مزید کہا، "بی جے پی اب کتنی ہی کیچڑ پھیلائے، اس کا کمل نہیں کھلے گا۔ بی جے پی جائے گی اور کبھی واپس نہیں آئے گی۔" یادو نے اپنی پوسٹ کے ساتھ جو ویڈیو شیئر کیا ہے وہ اتر پردیش کے مختلف حصوں کی خواتین کی جانب سے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی شکایات کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مفت سفر کے اعلان کے باوجود بسیں دستیاب نہیں ہیں، سیٹیں دستیاب نہیں ہیں اور بعض بسیں مقررہ جگہوں پر نہیں رک رہی ہیں جس سے خواتین مسافروں کو مفت میں لے جانے سے روکا جا رہا ہے۔

یادو نے حکومت کے مفت بس سفر کے اعلان کو براہ راست نشانہ بنایا اور لفظ "بس" کے ساتھ کھیلنے کے لیے ہندی لفظ "بے بس" کا استعمال کیا۔ جمعہ کو ایک اور پوسٹ میں، اکھلیش یادو نے لکھا، "بس بہن: رکھشا بندھن پر مفت بس کا وعدہ کرنے کے بعد، انہوں نے بس کو ہٹا دیا!

امریکہ میں ایچ-1 بی گریس پیریڈ ختم کرنے کی تجویز کا جائزہ مکمل، ہندوستانی خاندانوں پر پڑ سکتا ہے اثر

امریکہ 29 اگست: ٹرمپ انتظامیہ نے ایچ-1 بی اور دیگر غیر ملکی پروفیشنلز کے لیے ملازمت ختم ہونے کے بعد ملنے والی 60 دن کی 'گریس پیریڈ' (رعایتی مدت) ختم کرنے کی تجویز کا جائزہ مکمل کر لیا ہے۔ اس سے ہزاروں ہندوستانی ملازمین اور ان کے خاندانوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ہوم لینڈ سیکورٹی ڈپارٹمنٹ کی '60 دن کی متبادل رعایتی مدت ختم کرنے' کی تجویز 6 اگست کو وائٹ ہاؤس کے آفس آف انفارمیشن اینڈ ریگولیٹری افیئرز کو بھیجی گئی تھی۔ آفیشیل ریگولیٹری ریکارڈ کے مطابق 27 اگست کو جائزہ مکمل ہوا اور اسے 'تبدیلیوں کے ساتھ منظوری' کے طور پر درج کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ تجویز میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ وائٹ ہاؤس کی نظر ثانی کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔ یہ تجویز ابھی شائع نہیں کی گئی ہے اور اس کی مکمل شرائط ابھی دستیاب نہیں ہیں۔ اس لیے فی الحال 60 دن کی تحفظ فراہم کرنے والی موجودہ سہولت نافذ رہے گی۔ اگلا قدم عام طور پر مجوزہ ضابطے کو 'فیڈرل رجسٹر' میں شائع کرنا ہوگا، جس کے بعد عوام کی رائے جاننے کے لیے ایک مدت مقرر کی جائے گی۔ اس کے بعد کسی بھی تبدیلی کو نافذ کرنے سے پہلے ڈی ایچ ایس کو عوام کی آراء پر غور کرنا ہوگا اور حتمی ضابطہ جاری کرنا ہوگا۔ اس تجویز کا ریگولیٹری انفارمیشن نمبر 1615-اے ڈی 22 ہے اور اسے امریکی سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروسز تیار کر رہی ہے۔ ریگولیٹری ریکارڈ میں اسے ایک ایسے مجوزہ ضابطے کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو معاشی اعتبار سے بہت اہم نہیں ہے اور جس کے لیے کوئی قانونی مدت مقرر نہیں ہے۔ موجودہ ضوابط کے تحت اہل ملازمین کو ملازمت ختم ہونے کے بعد مسلسل 60 دن تک یا ان کے مجاز قیام کی مدت ختم ہونے تک امریکہ میں رہنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ اس مدت کے دوران متاثرہ ملازمین کوئی دوسرا ایسا آجر تلاش کر سکتے ہیں جو انہیں اسپانسر کرنے کے لیے تیار ہو، اپنی امیگریشن حیثیت تبدیل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں یا امریکہ چھوڑنے کی تیاری کر سکتے ہیں۔ اس میں ایچ-1 بی، ایل-1، او-1 اور کئی دیگر عارضی ملازمت کے ویزا رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ ہندوستانی شہری ایچ-1 بی ویزا حاصل کرنے والوں کا سب سے بڑا گروپ ہیں۔ اگر انتظامیہ اس تجویز پر آگے بڑھتی ہے تو ہندوستانی شہریوں کو خاص طور پر غیر یقینی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایشیائی امریکیوں، مقامی ہوائی باشندوں اور بحرالکاہل کے جزائر کے باشندوں سے متعلق صدارتی مشاورتی کمیشن کے سابق رکن اجے جین بھٹوریا نے کہا کہ "میں ڈی ایچ ایس کی اس مجوزہ پالیسی کی سخت مذمت کرتا ہوں اور اسے غلط قرار دیتا ہوں۔ 60 دن کی گریس پیریڈ ختم کرنا غیر انسانی اور ناقابل عمل ہے۔ جب کسی اعلیٰ ہنر مند ملازم کی اچانک ملازمت چلی جاتی ہے تو 60 دن کا وقت پہلے ہی بہت کم ہوتا ہے۔ اس تحفظ کو مکمل طور پر ختم کرنے سے قانون کی پابندی کرنے والے ہزاروں لوگوں کے پاس بالکل بھی وقت نہیں بچے گا۔"

اقوام متحدہ کی امریکہ اور ایران سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل

اقوام متحدہ کی جانب سے امریکہ اور ایران سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے بتایا کہ سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے امریکہ اور ایران سے سفارت کاری کے ذریعے تنازعہ ختم کرنے کے لیے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔ جنگ کے 6 ماہ مکمل ہونے کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان تعطل کے شکار مذاکرات کے بارے میں سکریٹری جنرل کی رائے پوچھے جانے پر ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا کہ "یہ جاری تنازعہ کے 6 ماہ مکمل ہونے کا ایک افسوس ناک مرحلہ ہے۔ ہم ایک بار پھر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس کا واحد حل سفارتی حل ہے۔ اور ہم امریکہ اور اسلامی جمہوریہ ایران، دونوں سے بامعنی مذاکرات کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔" خبر رساں ایجنسی 'سنہوا' کی رپورٹ کے مطابق دوجارک نے کہا کہ اقوام متحدہ قطر، پاکستان، مصر، سعودی عرب اور کویت کی ثالثی کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتا ہے اور سکریٹری جنرل ان کے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بات واضح ہے اور سکریٹری جنرل کے لیے باعث تشویش بنی ہوئی ہے، وہ اس تنازعہ کے تباہ کن انسانی اور معاشی نتائج ہیں، جن میں غذائی رسد پر عالمی معاشی اثرات، انسانی امدادی سامان کا نہ پہنچ پانا، کھاد کی محدود دستیابی اور توانائی کی قیمتوں میں اضافہ شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا کہ اس تنازعہ کے لیے سکریٹری جنرل کے ذاتی ایلچی جین ارنالٹ فریقین اور ثالثوں کی مدد کرنے اور ایک پائیدار حل تک پہنچنے کے لیے دستیاب ہیں اور ان کے رابطے میں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران کے خلاف فوجی حملے شروع کیے تھے۔ اس کے جواب میں ایران نے اسرائیل اور خلیج میں امریکی فوجی اڈوں پر حملے کیے۔ آبنائے ہرمز بڑی حد تک بند ہو گئی، جس سے تیل اور دیگر اشیاء کی نقل و حرکت میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی۔ 18 جون کو امریکہ اور ایران نے ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت دونوں ممالک کو حتمی معاہدے تک پہنچنے کے لیے 60 دن کے اندر مذاکرات کرنے تھے۔ تاہم دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی دوبارہ بڑھنے کے بعد مذاکرات کا مستقبل غیر یقینی بنا ہوا ہے۔

وینزویلا کے 65 ارب بیرل تیل کے ذخائر پر امریکہ کا کنٹرول، ٹرمپ نے اسے 'تاریخ کی سب سے بڑی ڈیل' قرار دیا

امریکہ 29 اگست: امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 28 اگست کو وینزویلا کے ساتھ تاریخ کی سب سے بڑی ڈیل کا اعلان کیا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ اس معاہدے سے امریکہ کی خام تیل تک رسائی بڑھے گی اور سپلائی میں بھی اضافہ ہوگا، اور حتمی نتیجہ یہ ہوگا کہ پیٹرول کی قیمتیں کم ہوں گی۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ حکومت اور پرائیویٹ کمپنیوں کی شراکت داری کے ذریعہ امریکہ نے وینزویلا کے 65 ارب بیرل سے زیادہ تیل ذخائر پر کنٹرول حاصل کیا ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا ہے کہ "میرے کہنے پر سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو اور سکریٹری آف وار پیٹ ہیگستھ نے وینزویلا کی عبوری صدر ڈیلسی روڈریگز کے ساتھ مل کر اور پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کر کے وینزویلا میں 65 ارب بیرل سے زیادہ تصدیق شدہ تیل کے ذخائر پر امریکہ کا کنٹرول ہو گیا ہے۔ اس کے لیے امریکی ٹیکس پیئر کی جیب سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا ہے۔" ٹرمپ نے کہا کہ "یہ معاہدہ امریکی توانائی کی سپلائی کے لیے ایک بڑا فروغ ہے، اور دعویٰ کیا ہے کہ اس سے امریکی تیل ذخائر دوگنے سے بھی زیادہ ہو جائیں گے اور پیٹرول کی قیمت کم کرنے میں مدد ملے گی۔"

وینزویلا نے ڈیل کا خیر مقدم کیا۔ وینزویلا کی عبوری صدر ڈیلسی روڈریگز نے اس معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ "اس سے ملک کی آمدنی بڑھے گی اور خزانے میں اضافہ ہوگا۔" روڈریگز نے کہا کہ "اس ڈیل کے ذریعے وینزویلا میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری آئے گی، خصوصاً تیل کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر اور اسے جدید بنانے میں سرمایہ کاری کی جائے گی۔" انہوں نے کہا کہ "یہ معاہدہ نجی کمپنیوں کی مدد سے تیل کی پیداوار میں اضافہ کرے گا اور اس میں 17 اہم تیل کے شعبوں کی ترقی شامل ہوگی، جن میں تقریباً 65 ارب بیرل کے مصدقہ ذخائر موجود ہیں۔ ان منصوبوں سے 100 ارب ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری آنے اور وینزویلا کو 209 ارب ڈالر سے زیادہ ٹیکس حاصل ہونے کی توقع ہے۔" روڈریگز نے کہا کہ "وینزویلا وسیع تیل کے ذخائر کو ایک بڑا توانائی پیدا کرنے والا ملک بننے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، ملازمین کی آمدنی بڑھانے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے بھی استعمال کرنا چاہتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ "اس طرح وینزویلا اپنے عوام کے لیے ریکوری، ترقی، پیداوار، تحفظ اور خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز کر رہا ہے۔"

☆☆

نیپال سانحہ: ڈبلیو ایچ او نے امداد کا دائرہ بڑھایا، ایک لاکھ 50 ہزار امریکی ڈالر جاری

امریکہ 29 اگست: عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نیپال میں آئے سیلاب کے پیش نظر اپنی امداد کا دائرہ وسیع کر رہا ہے، جس کے تحت فوری طور پر ایک لاکھ 50 ہزار امریکی ڈالر کی رقم جاری کی گئی ہے۔ ضروریات کے جائزے کا عمل جاری ہے اور اضافی وسائل جاری کیے جانے کی بھی امید ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ادھانوم گیبریئسس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ قدرتی آفت شروع ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر ہی ڈبلیو ایچ او نے ہنگامی امدادی سامان روانہ کر دیا تھا، جس میں بین ایجنسی ہنگامی طبی امدادی سامان بھی شامل تھا، جو تقریباً 10 ہزار افراد کے لیے 3 ماہ تک ضروری اشیاء فراہم کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس کے علاوہ امدادی سامان میں خیمے، 10 ہزار ماسک، دستانے اور ہینڈ سینیٹائزر بھی شامل تھے۔

ٹیڈروس ادھانوم گیبریئسس کے مطابق ہماری فوری ترجیح متاثرہ برادریوں کے لیے صحت خدمات کی معاونت کرنا اور متاثرہ صحت کی خدمات کو بحال کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ڈبلیو ایچ او، نیپالی حکومت کی قیادت میں عوامی صحت کے تحفظ کے لیے شراکت داروں کے درمیان اہم ہم آہنگی، نگرانی اور تکنیکی معاونت فراہم کر رہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ برادریوں کو سنگین چیلنجز کا سامنا ہے، ایسے میں تمام شراکت داروں کی مسلسل مدد انتہائی اہم ہوگی۔ ڈبلیو ایچ او اس مشکل وقت میں نیپال کی حکومت اور عوام کے ساتھ کھڑا ہے اور ملک کی بدلتی ضروریات کی بنیاد پر امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

دوسری جانب ہندوستانی وزارت خارجہ نے جمعہ (28 اگست) کو بتایا کہ 10 ٹن سے زائد انسانی امدادی سامان اور ڈاکٹروں و پیرا میڈیکل عملے کی ٹیم کو لے کر تیسری خصوصی پرواز نئی دہلی سے کاٹھمنڈو کے لیے روانہ ہوئی ہے۔ ہندوستان بدھ کو آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد پڑوسی ہمالیائی ملک نیپال کی مدد کے لیے اپنی کوششیں تیز کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے مطابق اس امدادی سامان میں پورٹیبل جنریٹر سیٹ، ڈگنٹی کٹس، غذائی پیکٹ اور پانی صاف کرنے کی گولیاں شامل ہیں۔ 11 رکنی ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل عملے کی ٹیم کے ساتھ سرنگ میں بچاؤ مہم کے لیے ایک ریکی ٹیم بھی اس پرواز میں سوار ہے۔ ہندوستان نیپال میں جاری امدادی اور بچاؤ کی کوششوں میں اپنا تعاون جاری رکھے گا۔

☆☆

جوابِ آں غزل: شکوہ بیجا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور !

ابونصر فاروق
رابطہ:: 8298104514

اے نبی ﷺ جب یہ منافقین تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ ہاں اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اللہ کے رسول ہو، مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین قطعی جھوٹے ہیں۔ (۱) اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اس طرح یہ اللہ کے راستے سے خود رُکتے ہیں اور دنیا کو روکتے ہیں۔ کیسی بری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ (۲) یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا اس لئے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔ (۳) اُنہیں دیکھو تو ان کے جُثّے تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں، بولیں تو تم اُن کی باتیں سنتے رہ جاؤ۔ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کُندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیے گئے ہوں۔ ہر زور کی آواز کو سن کر یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ پکے دشمن ہیں۔ ان سے بچ کر رہو۔ اللہ کی مار ان پر۔ یہ کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہیں۔ (۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تا کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے تو سر جھٹکتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ آنے سے رکتے ہیں۔ (۵) اے نبی ﷺ تم چاہے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو، ان کے لئے برابر ہے، اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا، اللہ فاسق لوگوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔ (۶) یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کے ساتھیوں پر خرچ کرنا بند کر دو تا کہ یہ منتشر ہو جائیں۔ حالانکہ زمین اور آسمانوں کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے، مگر یہ منافق سمجھتے نہیں ہیں۔ (۷) یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے پہنچ جائیں گے تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ (المنافقون: ۱ تا ۸) جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (۶) جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اُس کے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی۔ (۷) شدت غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔ ہر بار جب کوئی انبوہ اُس میں ڈالا جائے گا، اُس کے کارندے اُن سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی خبر دار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ (۸) وہ جواب دیں گے، ہاں خبردار کرنے والا آیا تھا، مگر ہم نے اُسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ (۹) اور وہ کہیں گے، کاش! ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے حقداروں میں شامل نہ ہوتے۔ (الملک: ۶ تا ۱۰)

پس اے نبی ﷺ صبر کرو شائستہ صبر (۵) یہ لوگ اسے دور سمجھتے ہیں (۶) اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں (۷) (وہ عذاب اُس روز ہوگا) جس روز آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا (۸) اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون جیسے ہو جائیں گے (۹) اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔ (۱۰) حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اُس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو۔ (۱۱) اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو۔ (۱۲) اپنے قریب ترین خاندان کو جو اُسے پناہ دینے والا تھا۔ (۱۳) اور روئے زمین میں سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور یہ تدبیر اُسے نجات دلا دے۔ (۱۴) ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی۔ (۱۵) جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔ (۱۶) پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اُس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری۔ (۱۷) اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔ (المعارج: ۵ تا ۱۸) ہم نے تمہارے درمیان خود تم میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا، جو تمہیں ہماری آیات سناتا ہے، تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے، تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ (البقرہ: ۱۵۱) وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو پورے جنس دین پر غالب کر دے، اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (الفتح: ۲۸) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ (الصف: ۹)

وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ (التوبہ: ۳۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اُنہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ دردناک سزا کی خوش خبری دو اُن کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُنہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ (توبہ: ۳۴)

اور اے نبی، ان کے سامنے اُس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا، مگر وہ اُن کی پابندی سے نکل بھاگا۔ آخر کار شیطان اُس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اُسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے ہی پڑا رہا، لہذا اُس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اُس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اُسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے اُن لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ تم یہ حکایات اُن کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔ (۱۷۶) بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور اب وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ (الاعراف: ۱۷۶/۱۷۷)

عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جس کے افراد نو عمر اور سطحی عقل والے ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، قرآن کی بات کریں گے لیکن وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر آر پار نکل جاتا ہے۔ (ترمذی: 2188)

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی رائے سے بات کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جس نے قرآن میں علم کے بغیر گفتگو کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ (ترمذی: 55) حضرت سعد بن عبادہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے حالت جذام (کوڑھ) میں ملے گا۔ (ابوداؤد، دارمی)

حضرت صہیب رومی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اُس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر لیا۔ (ترمذی) حضرت معاذ جہنی ؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اُس کے مطابق عمل کرتا ہے، قیامت کے روز اُس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا حضرت جریر ؓ بن عبد اللہ کا بیان ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی موت سے پہلے اُن کو عذاب میں مبتلا کر دے گا جو اُن سے کبھی نہیں ہٹے گی جب تک وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حذیفہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیک باتوں کا حکم دیتے رہنا اور بری باتوں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا پھر تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل خدا کی نافرمانی کرنے لگے تو اُن کے علما نے اُنہیں روکا، مگر وہ نہیں رکے، تو اُن کے علما اُن کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور اُن کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ ایسا ہونے پر اللہ نے اُن سب کے دل ایک جیسے کر دیے اور پھر اللہ تعالیٰ نے داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے اُن پر لعنت کی، یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور اسی میں بڑھتے چلے گئے۔ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ - (یونس: ۱۰۰) اور اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ اُن پر گندگی ڈال دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ ؓ بن مسعود کی اہلیہ حضرت زینب ؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے میری گردن میں دھاگہ دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ میرے اوپر دم کیا گیا ہے۔ عبد اللہ ؓ نے اُسے کاٹ دیا اور کہا آل عبد اللہ کو شرک کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ دم، تعویذات اور جادو شرک ہیں۔ میں نے کہا آپ یہ کیسے کہتے ہیں، جب میری آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی ہوں۔ وہ اُسے پڑھ کر دم کرتا ہے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ یہ شیطان کا کام ہے، وہ اپنا ہاتھ چھوتا ہے اور جب دم کیا جاتا ہے تو ہٹا لیتا ہے۔ تمہارے لئے یہی کہنا کافی ہے جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: "لوگوں کے رب تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

عیسیٰ بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں عبد اللہ بن حکیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنہیں (حُمْرَة) سرخ بادہ نکل آئی تھی۔ میں نے کہا آپ تعویذ کیوں نہیں لٹکاتے؟ اُنہوں نے کہا ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اُسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد: ۴۳۵۵)

سہل بن سعد ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ کر تمہارا استقبال کروں گا اور تمہیں پانی پلاؤں گا، جو حوض کوثر کا پانی پیے گا اُس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، میں اُنہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، لیکن اُنہیں میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا، پھر ہمارے اور اُن کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی جائے گی، میں کہوں گا یہ میرے آدمی ہیں (انہیں آنے دو) کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے آنے کے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں کی تھیں۔ میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو اُن کے لئے جنہوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل ڈالا تھا۔ (بخاری، مسلم)

جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اُس پر اللہ لعنت کرے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اُس پر اللہ لعنت کرے۔ (مسلم)

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو آپ کے کچھ اصحاب آپ کے وضو کا پانی لے کر چہرے پر ملنے لگے۔ آپ نے پوچھا تمہارے اس عمل کا محرک کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول کی محبت۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کریں تو اُنہیں چاہئے کہ جب بات کریں تو سچ بولیں، اور جب اُن کے پاس امانت رکھی جائے تو اُس کو (بہ حفاظت) اُس کے مالک کے حوالہ کر دیں، اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ (مشکوٰۃ: عبدالرحمن بن ابی قراد ؓ)

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تم کہتے ہو اُس پر غور کر لو۔ اُس نے تین بار کہا بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار فراہم کر لو۔ (ترمذی) حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا لیکن وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیوں کہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔ (ترمذی)......... پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ - کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

❁❁❁❁❁❁❁

" وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تلکہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ (التوبہ: ۳۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اُنہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ دردناک سزا کی خوش خبری دو اُن کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُنہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ (توبہ: ۳۴) اور اے نبی، ان کے سامنے اُس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا، مگر وہ اُن کی پابندی سے نکل بھاگا۔ آخر کار شیطان اُس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اُسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے ہی پڑا رہا، لہذا اُس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اُس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اُسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے اُن لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ تم یہ حکایات اُن کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔ (۱۷۶) بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور اب وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ (الاعراف: ۱۷۶/۱۷۷)
عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جس کے افراد نو عمر اور سطحی عقل والے ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، قرآن کی بات کریں گے لیکن وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر آر پار نکل جاتا ہے۔ (ترمذی: 2188) حضرت صہیب رومی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اُس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر لیا۔ (ترمذی) حضرت معاذ جہنی ؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اُس کے مطابق عمل کرتا ہے، قیامت کے روز اُس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا حضرت جریر ؓ بن عبد اللہ کا بیان ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی موت سے پہلے اُن کو عذاب میں مبتلا کر دے گا جو اُن سے کبھی نہیں ہٹے گی جب تک وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عمر کے آخری پڑاؤ پر ٹوٹتے رشتے کی واپسی کا سفر

مفتی اشفاق قاضی

زندگی کا سب سے کٹھن اور دشوار کن مرحلہ وہ نہیں ہوتا جب انسان جوانی میں مشکلات سے لڑ رہا ہو، بلکہ وہ وقت زیادہ آزمائش بھرا ہوتا ہے جب عمر ڈھلنے لگتی ہے، جسم کمزور ہونے لگتا ہے، بال سفید ہو جاتے ہیں اور انسان کو سہارا دینے والے ہاتھ بھی دنیا سے رخصت ہونے لگتے ہیں، ایسے وقت میں انسان کو نہ بڑی دولت کی خواہش رہتی ہے، نہ شہرت کی؛ اسے صرف ایک پرخلوص ساتھی، چند محبت بھرے جملے اور اپنے ہی گھر میں سکون کے دو لمحے درکار ہوتے ہیں، لیکن اگر زندگی کے اسی آخری حصے میں میاں بیوی کے درمیان فاصلے بڑھ جائیں، زبانیں تلخ ہو جائیں اور برسوں کا ساتھ بوجھ محسوس ہونے لگے، تو اس سے زیادہ دردناک منظر شاید ہی کوئی ہو۔

فروری اور مارچ ۲۰۲۶ کے درمیان ایسا ہی ایک دل گرفتہ معاملہ فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں آیا، عبدالمنان (فرضی نام)، جن کی عمر تقریباً ۵۸ / برس ہے، شدید غصے اور مایوسی کے عالم میں مرکز پہنچے، گفتگو کے آغاز ہی میں انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اب وہ اپنی ۵۷ / اہلیہ فاخرہ بانو (فرضی نام) کے ساتھ مزید زندگی نہیں گزار سکتے، ان کا شکوہ تھا کہ گھر میں سکون باقی نہیں رہا، بیوی ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتیں، وقت پر کھانا نہیں ملتا اور ہر بات جھگڑے پر ختم ہوتی ہے، ان کے نزدیک اس رشتے کا خاتمہ ہی واحد حل تھا، ان کے دل کا بوجھ صرف ازدواجی اختلافات تک محدود نہیں تھا، ان کا ۲۳ / سالہ اکلوتا بیٹا مختلف جسمانی بیماریوں میں مبتلا تھا، وہ نہ باپ کا سہارا بن سکتا تھا، نہ گھر کی معاشی ذمہ داریوں میں شریک ہو سکتا تھا، ایک طرف بڑھتی عمر، دوسری طرف بیمار بیٹا، اور تیسری طرف مسلسل گھریلو کشیدگی نے عبدالمنان صاحب کو اندر سے توڑ کر رکھ دیا تھا، پھر فاخرہ بانو (فرضی نام) کو سینٹر پر آنے کی گزارش کی گئی اور ایک ہفتے بعد وہ جب مرکز آئیں تو اسی کہانی کا دوسرا رخ سامنے آیا، ان کی آنکھوں میں برسوں کی تھکن اور دل میں دبے ہوئے شکوے صاف جھلک رہے تھے، انہوں نے بتایا کہ شوہر جسمانی تشدد تو نہیں کرتے، لیکن ان کی زبان کی سختی ہر روز دل کو زخمی کرتی ہے، معمولی باتوں پر ڈانٹ ڈپٹ، طنز اور تحقیر آمیز گفتگو نے ان کی زندگی اجیرن کر دی ہے، گھریلو اخراجات کے لیے بھی انہیں بار بار کہنا پڑتا ہے جبکہ دوسری طرف بیمار بیٹے کی دیکھ بھال، علاج، دواؤں اور روزمرہ کی ضروریات کا پورا بوجھ انہی کے کندھوں پر تھا، وہ کہتی تھیں کہ شوہر صرف اپنی ضرورت دیکھتے ہیں، لیکن ایک ماں کی مسلسل ذہنی اور جسمانی تھکن کو محسوس نہیں کرتے، یوں محسوس ہوتا تھا کہ اصل مسئلہ نفرت نہیں، بلکہ برسوں سے بڑھتا ہوا ابلاغ کا فقدان، ایک دوسرے کو نہ سمجھنا اور کمیونیکیشن گیپ تھا، دونوں ایک دوسرے سے محبت تو چاہتے تھے، مگر اپنی تکلیف بیان کرنے کا صحیح انداز کھو بیٹھے تھے، نتیجہ یہ نکلا کہ ہر گفتگو الزام میں بدلنے لگی اور ہر اختلاف جھگڑے پر ختم ہونے لگا، یہیں سے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے مرحلہ وار کاؤنسلنگ کا آغاز ہوا، ابتدا میں دونوں کے الگ الگ سیشن ہوئے تاکہ ہر فریق کو بغیر کسی دباؤ کے اپنی بات کہنے کا موقع مل سکے، اس کے بعد غصے پر قابو پانے، مؤثر ابلاغ، ازدواجی ذمہ داریوں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض پر تفصیلی رہنمائی کی گئی، بعد ازاں مشترکہ نشستیں منعقد کی گئیں، جہاں دونوں نے برسوں سے دل میں دبے ہوئے شکوے کھل کر بیان کیے، ابتدا میں ماحول خاصا کشیدہ رہا، ایک دوسرے پر الزام تراشی، لیکن آہستہ آہستہ تلخی کی جگہ سنجیدگی نے لینا شروع کر دی، مشترکہ گفتگو کے دوران بیوی کی بنیادی خواہش صرف اتنی تھی کہ بار بار کرائے کے مکان بدلنے کی پریشانی ختم ہو، ایک مناسب گھر لیا جائے اور گھر کے اخراجات باقاعدگی سے دیئے جائیں، دوسری طرف شوہر کی خواہش تھی کہ گھر میں ان کا احترام ہو، وقت پر کھانا ملے اور بیٹا ان کی بات سنے، جب دونوں نے ایک دوسرے کے مطالبات کو تحمل سے سنا تو انہیں احساس ہوا کہ ان کے درمیان مسئلہ محبت کی کمی نہیں، بلکہ باہمی رابطے کی کمزوری ہے، ابھی یہ مرحلہ طے ہی ہوا تھا کہ ایک نئی آزمائش سامنے آ گئی، ان کا ۲۳ سالہ بیٹا شدید ذہنی دباؤ اور غصے کا شکار ہو گیا، اسے بھی انفرادی کاؤنسلنگ کے لیے بلایا گیا، گفتگو کے دوران معلوم ہوا کہ بیماری، بے روزگاری اور مستقبل کی غیر یقینی کیفیت نے اس کے اندر شدید بے چینی پیدا کر دی ہے، اسے کیریئر سے متعلق گائیڈنس دی گئی، اس کی صلاحیتوں کے مطابق متبادل راستے تجویز کیے گئے اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے عملی منصوبہ بنایا گیا، اس رہنمائی نے اس نوجوان میں نئی امید پیدا کی اور اس کا رویہ نمایاں طور پر متوازن ہونے لگا، تقریباً ڈھائی ماہ تک مسلسل کاؤنسلنگ، فالو اپ اور رہنمائی کا سلسلہ جاری رہا، اس عرصے میں دونوں میاں بیوی کے رویوں میں واضح تبدیلی آئی، عبدالمنان صاحب نے بیوی کی دیرینہ خواہش پوری کرتے ہوئے بہتر اور مستقل کرائے کا مکان حاصل کیا، جبکہ فاخرہ بانو نے بھی شوہر کے آرام، کھانے پینے اور گھریلو ماحول پر خصوصی توجہ دینا شروع کر دی، بیمار بیٹے کی نفسیاتی کیفیت بھی پہلے سے بہتر ہوئی اور پورے گھر میں برسوں بعد سکون کی فضا محسوس ہونے لگی۔

الحمد للہ! جو شوہر علاحدگی کے ارادے سے مرکز آیا تھا، وہی چند ماہ بعد اپنی شریکِ حیات کے ساتھ مسکراتا ہوا داخل ہوا اور کہنے لگا ہمارے درمیان الحمد للہ اب کوئی گلے شکوے نہیں ہیں، اس کامیاب مصالحت سے متاثر ہو کر اسی خاندان کے ایک اور رشتہ دار نے بھی اپنے خاندانی تنازع کے حل کے لیے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر سے رجوع کیا، اس واقعے کا سب سے خوبصورت پہلو یہ ہے کہ جہاں ایک طرف طلاق کے سائے گہرے ہو چکے تھے، وہیں دوسری طرف چند مخلصانہ کوششوں نے ایک بکھرتے ہوئے گھر کو پھر سے جوڑ دیا، کبھی کبھی رشتوں کو ختم کرنے کے لیے نہیں، بلکہ سنبھالنے کے لیے صرف ایک ایسا شخص درکار ہوتا ہے جو دونوں دلوں کی خاموش آواز سن سکے، عمر کے اس پڑاؤ پر دوبارہ پیدا ہونے والی یہ رفاقت اس بات کا ثبوت ہے کہ محبت اگر سچی ہو تو وقت کی گرد میں دب ضرور سکتی ہے، مگر ختم نہیں ہوتی۔

سلطان شمسی اور ان کا تیسرا شعری مجموعہ "رنگ سخن"

ڈاکٹر ریحان غنی

سلطان شمسی صاحب (پیدائش: 3 مئی 1945) کا اصل نام سلطان احمد ہے۔ وہ مدھوبنی ضلع کے بسفی تھانہ کے تحت برداہا کھتول کے رہنے والے ہیں۔ ان سے میری پہلی ملاقات غالباً دربھنگہ میں ڈاکٹر منصور خوشتر کے پروگرام میں ہوئی تھی۔ انہوں نے پروگرام کے دوسرے دن اپنے گھر برداہا کھتول آنے کی دعوت دی۔ وعدے کے مطابق ہم لوگ یعنی مشہور اور بزرگ شاعر جناب سید شاہ غفران اشرفی (زیب سجادہ خانقاہ کریمیہ اشرفیہ، بیٹھو شریف، گیا) اور خوش گلو شاعر عرفان مانپوری برداہا پہنچے۔ اس موقع پر سلطان شمسی صاحب نے اپنے مکان پر ایک شعری نشست بھی آراستہ کی تھی اور مجھے اپنا پہلا شعری مجموعہ "ریت کا سفر" (2017) اور دوسرا شعری مجموعہ "انداز سخن" (2022) عنایت فرمایا تھا۔ اس سال یعنی 2026 میں ان کا تیسرا شعری مجموعہ "رنگ سخن" منظر عام پر آیا ہے۔ ان تینوں شعری مجموعے میں سلطان شمسی صاحب کی شاعری کے "خاص انداز" اور "خاص رنگ" کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ سلطان شمسی 1958 سے ہی مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کر رہے ہیں اور اس وقت سے ابھی تک ان کی ادبی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ان کے حالات زندگی کے مطالعہ کے دوران مجھے علم ہوا کہ انہوں نے اپنے گاؤں برداہا کے علاوہ کئی مقامات پر کئی کامیاب آل انڈیا مشاعرے کرائے۔ مدھوبنی ضلع میں بھنگواں ایک گاؤں ہے جہاں سلطان شمسی صاحب نے ایک ایسا یادگار اور تاریخی آل انڈیا مشاعرہ کرایا تھا جسے علاقے کے لوگ اور شعراء آج بھی یاد کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مشاعرے میں راشٹریہ جنتا دل کے قومی صدر لالو پرساد مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ اس وقت وہ مرکزی حکومت میں وزیر ریل تھے۔ لوگ بتاتے ہیں کہ اس مشاعرے میں لالو پرساد نے بھی

شعراء کو 25-25 ہزار روپے، ایک شال اور ریلوے کا آل انڈیا پاس دے کر اعزاز سے نوازا تھا۔ اس واقعہ سے سلطان شمسی صاحب کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اب گفتگو ان کے تیسرے شعری مجموعہ "رنگ سخن" پر۔ ان کے اس شعری مجموعے کا آغاز بھی حمد، نعت اور منقبت سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان کی خوبصورت غزلیں اس کا حصہ بنی ہیں۔ اس سے قبل شروع میں معروف خطیب ڈاکٹر شکیل احمد قاسمی کی تحریر ملتی ہے۔ اس کا عنوان ہے "سلطان شمسی کا طویل شعری سفر"۔ اس کے بعد معروف کالم نگار ڈاکٹر احسان عالم نے "رنگ سخن" کا شاعر سلطان شمسی" کے عنوان سے سلطان شمسی کے فنی محاسن پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ میں ڈاکٹر شکیل قاسمی کے اس خیال سے متفق ہوں کہ "سلطان شمسی نے اپنی شاعری کی بنیاد مفروضے کی بجائے حقیقت پر رکھی ہے" (صفحہ 13)۔ "رنگ سخن" کی سبھی غزلیں عمدہ، معیاری اور تجربے و مشاہدے پر مبنی ہیں۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اشعار بے معنی نہ ہوں۔ ان میں کوئی نہ کوئی پیغام ضرور ہو۔ ان کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

ہے فرض کہ کام آئیں ہر اک آدمی کے ہم
یہ جذبہ ہر دل میں جگانے کی چیز ہے

ان کا مشاہدہ یہ بھی ہے کہ دوستوں کی انجمن میں سازشیں ہوتی ہیں۔ اسی مشاہدے کی روشنی میں انہوں نے غالباً یہ شعر کہا ہے۔

سازشیں ہوتی ہیں اکثر اس جگہ
جس جگہ ہو دوستوں کی انجمن

اپنی مادری زبان اردو کے تعلق سے سلطان شمسی کا یہ شعر دیکھئے۔

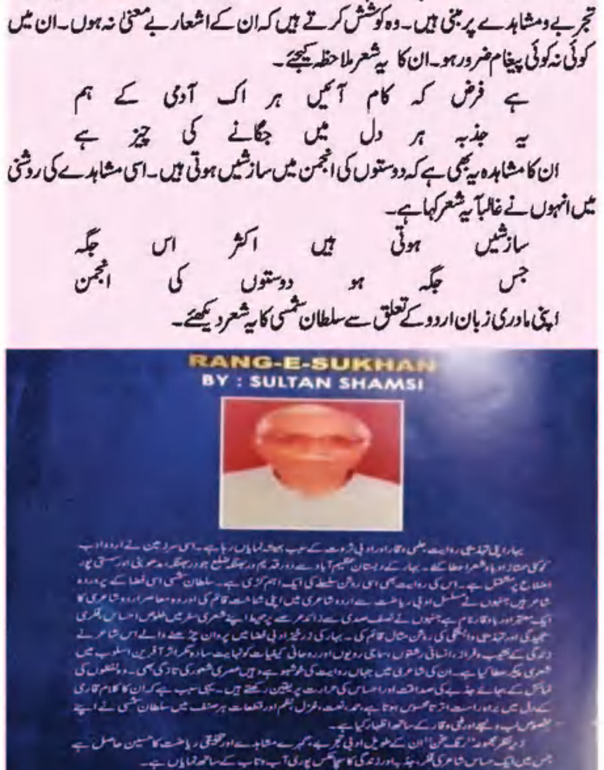

جو اردو سے نا بلد ہیں ہو گئے
ان کے پلے کیا پڑے شعر و سخن

سلطان شمسی کو اپنی غزلوں میں شعری حسن پیدا کرنے میں بھی مہارت حاصل ہے۔ ان کی غزل کا یہ شعر خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

وہ تو گیا تھا کب کا مرے دل کو توڑ کر
آیا ہے آج ملنے وہ دل کو جوڑ کر

حقیقت یہ ہے کہ اس شعر کا سارا کمال "توڑ کر" اور "جوڑ کر" کے لفظی اور معنوی رشتے میں پوشیدہ ہے اور اس ترکیب نے شعر کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ "رنگ سخن" میں اس طرح کے بے شمار خوبصورت اشعار آپ کو پڑھنے کے لئے مل جائیں گے۔ اس شعری مجموعہ کے فلیپ پر ایک طرف ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی (سابق صدر شعبہ اردو، پٹنہ یونی ورسیٹی) اور دوسری طرف پروفیسر کوثر مظہری (صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی) کی تحریریں ہیں۔ اردو کے ان دونوں دانشوروں نے سلطان شمسی صاحب کی شاعری کے حوالے سے بڑی معیاری گفتگو کی ہے۔ ان کے علاوہ سرورق کی پشت پر مشہور شاعر جناب معین شاداب (نئی دہلی) نے لکھا ہے کہ "رنگ سخن میں ایک حساس شاعر کی فکر، جذبہ اور زندگی کا سچا عکس آب و تاب کے ساتھ نمایاں ہے"۔ گفتگو کو سمیٹتے ہوئے میں آخر میں سلطان شمسی صاحب کے تینوں مجموعہ کلام کی اشاعت کے لئے مبارک باد دیتا ہوں اور ان کی شاعری کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس جذبے اور فکر کے تحت 1958 میں اشعار کہنے شروع کئے اس میں روز بروز نکھار پیدا ہوتا چلا گیا۔ امید ہے کہ سلطان شمسی صاحب اپنی خوبصورت غزلوں اور معیاری اشعار کے حوالے سے اس صدی کے بعد بھی یاد کئے جائیں گے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Sunday, 30th August, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
اتوار، ۳۰/اگست ۲۰۲۶ء

راہل ڈراوڈ اور ویریندر سہواگ کے فرزند اب میدانِ جنگ میں

انیوے ڈراوڈ اور آریہ ویر سہواگ انڈر-19 ٹیم میں شامل

کولکاتا، 29/اگست: کرکٹ کے انڈین بھگوان سچن تندولکر جنہیں شیدائی کرکٹ کا بھگوان کہہ کر پکارنے لگے تھے، انہیں اندگی بھراس کا افسوس رہے گا کہ اس کا اکلوتا بیٹا کرکٹ میں زیرو رہا۔ آئی پی ایل کے لئے ایک ٹیم میں شامل ہوا لیکن اس کی کارکردگی دیکھتے ہوئے اس کو ریزرو بنچ تک ہی محدود رکھا، لیکن سابق کپتان اور کوچ راہل ڈراوڈ کو اس کا فخر رہے گا کہ اس کا بیٹا انیوے ڈراوڈ اور سابق جارح بلے باز ویریندر سہواگ کا بیٹا آریا ویر سہواگ کو انڈر-19 ٹیم میں شامل کرلیا گیا ہے اور یہ دونوں اگلے ماہ ستمبر میں وہ آسٹریلیا یو-19 ٹیم کے خلاف 50/اوور کے میچوں کی سیریز میں حصہ لیں گے جو انڈیا میں کھیلا جائے گا۔ آسٹریلیا یو-19 کے ساتھ تین 50/اوور کے میچوں کی سیریز راجکوٹ میں کھیلی جائے گی۔ انیوے ڈراوڈ انڈیا انڈر-19 ٹیم میں شامل سری لنکا کے خلاف کھیل چکا ہے اور دوسرے ون ڈے میں اس نے 87 رن اسکور کئے تھے۔ انیوے ڈراوڈ وکٹ کیپر بلے باز ہے۔ دوسرا وکٹ کیپر رجت بکھیل ہے۔ آسٹریلیا یو-19 کے خلاف انڈین ٹیم کی کپتانی لکشیہ رائے چنڈانی کو سونپی گئی ہے جب کہ نائب کپتان لیش بھرون چوہان ہے۔ چونکہ رائے چنڈانی کی کپتانی میں انڈیا کی یو-19 ٹیم نے بہت ہی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ سری لنکا یو-19 سیریز میں کیا تھا اسی وجہ سے آسٹریلیا یو-19 کے خلاف بھی اس کی کپتانی برقرار رکھی گئی ہے اس نے سری لنکا کے خلاف دو چار روزہ میچوں میں 307 رن اسکور کئے تھے۔ گالے میں اس نے ڈبل سنچری 207 رن اسکور کئے تھے اور اس سے پہلے کولمبو کے میچ میں غیر مفتوح 100 رن بنائے تھے۔ اس نے اتر کھنڈ کے لئے چار فرسٹ کلاس میچیز کھیلے ہیں اور 223 رن اسکور کئے ہیں۔ اس وقت جب کہ سچن، سہواگ، ڈراوڈ، دھونی، لکشمن جیسے سپر اسٹار کرکٹروں کا دور ختم ہو چکا ہے ایسے ان کرکٹروں کے بیٹے اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر سامنے آرہے ہیں تو یہ خوشی کی بات ہے۔ ویسے تو سابق کرکٹروں کا چہرہ ہی ان نئے کھلاڑیوں کے لئے سفارشی سگنل ہے لیکن صرف سفارش کی بنیاد پر کوئی اپنی جگہ نہیں بنا سکتا جب تک کہ اس کے اندر کوئی غیر معمولی صلاحیت نہ ہو۔

موہن بگان نے گھریلو لیگ میں ریلوے ایف سی کو 3-1 سے ہرایا

سپر سکس میں داخل ہونے کی دوڑ تیز، مقصد سے بہت قریب

کولکاتا، 29/اگست: موہن بگان سپر جائنٹ جسے 135/ویں ڈورنڈ کپ کے فائنل میں ایسٹ بنگال کے مقابلے میں 4-1 گول سے شکست ہوگئی تھی اور اسے بری طرح سے ذلیل وخوار ہونا پڑا تھا اب کولکاتا پریمیئر ڈویژن لیگ سے بھی سپر سکس میں داخل نہ ہوسکے، اس لئے لوکل لیگ میں ان سنیئر کھلاڑیوں کو فیلڈ کرنا شروع کیا ہے جو آئی ایس ایل میں نمائندگی کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر موہن بگان نے لوکل لیگ میں اپنی دوسری لگاتار جیت رجسٹر کی ہے اور ان دو جیت کے ساتھ وہ سپر سکس میں داخل ہونے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ آج اس نے ریلوے ایف سی کو 3-1 گول سے شکست دی، جس میں مانویر، ربی لال اور سہیل بھٹ نے گول اسکور کئے۔ موہن بگان نے اس سے پہلے جارج ٹیلی گراف کو اس نے 6/گول نل سے شکست دی تھی اور آج اپنے ہوم گراؤنڈ میں ریلوے ایف سی کو 3-1 سے ہرایا۔ موہن بگان کا مقصد سپر سکس میں داخل ہو کر چمپئن شپ حاصل کرنا نہیں بلکہ سپر سکس میں جو راؤنڈ روبین لیگ ہوگا اس میں ایسٹ بنگال کو شکست دے کر ڈورنڈ کی زبردست شکست کی خفت کو مٹانا ہے۔ موہن بگان اور ایسٹ بنگال نے کلکتہ لیگ جیتنے میں اپنی اجارہ داری رکھی ہے اور دونوں کے درمیان 70 مرتبہ لیگ چمپئن شپ کا فیصلہ ہوا ہے جس میں محمڈن تیسری ٹیم ہے جو گزشتہ سو سال میں 11/مرتبہ لیگ چمپئن ہوئی ہے۔ اس مرتبہ محمڈن کے بھی سپر سکس میں داخل ہونے کا موقع ہے لیکن اسے ابھی کول انڈیا کے مقابلے میں دو گول سے شکست نے سبھوں کو مایوس کر دیا ہے۔

لا-لیگا: رئیل میڈرڈ کی 4-1 سے جیت میں مباپے کی ہیٹ ٹرک

میڈرڈ، 29/اگست: فرانس کا سپر اسٹار کپتان اور رئیل میڈرڈ کا سپر ہیرو کیالیان مباپے لا-لیگا سیزن کے پہلے میچ میں اپنی شاندار ہیٹ ٹرک مکمل کی جب رئیل میڈرڈ نے رئیل سوسائیڈ کو 4-1 گول سے مغلوب کیا۔ مباپے نے پہلا گول 40ویں منٹ پر اسکور کیا لیکن سوسائیڈ کے لیوکا نے گول برابر کردیا۔ رئیل میڈرڈ نیمروس مورینو نے دوسرے نصف میں مارک کر کریلا کو فیلڈ کیا اور دوسرے نصف میں رئیل میڈرڈ نے کھیل میں اپنی اجازہ داری برقرار رکھی۔ دوسرے نصف میں کرکریلا کی مدد سے مباپے نے مزید دو گول کئے اور اسکور 3-1 کردیا، 68ویں منٹ پر رئیل میڈرڈ کے فرنچ ونگر بیلنگھم نے خوب صورت گول کے ذریعہ اسکور 4-1 کردیا۔ جولائی کے اوائل میں ورلڈ کپ کا اختتام ہوا ہے اور اس کے بعد کلب فٹ بال کا طویل سیزن شروع ہو چکا ہے اس وقت لا-لیگا کے علاوہ اسپینی لیگ، انگلش پریمیئر لیگ کے کھیل شروع ہورہے ہیں اور اس درمیان ارجنٹینا نے کوپا امریکہ کپ کی میزبانی سنبھالی ہے۔ ارجنٹینا اس وقت دفاعی چمپئن ہے۔ فرانس کا کپتان کیالیان مباپے وہ کھلاڑی ہے جس نے لگاتار 2022 قطر ورلڈ کپ اور 2026 امریکہ-کناڈا اور میکسیکو ورلڈ کپ میں ٹاپ اسکورر ہوتے ہوئے گولڈن بوٹ حاصل کئے۔ فرانس اور انگلینڈ کے درمیان 2026 ورلڈ کپ میں تھرڈ پلیس کا میچ ہوا تھا جس میں انگلینڈ نے فرانس کو 6-4 (ریگولر ٹائم 90 منٹ) گول سے شکست فاش دے دی تھی اس میچ میں فرانس کی طرف سے کیالیان مباپے نے دو گول اسکور کر کے ارجنٹینا کے میسی کو گولڈن بوٹ حاصل کرنے سے محروم کر دیا تھا۔ کیالیان مباپے کو بلاشبہ موجودہ دور کا سب سے بہترین فارورڈ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کرستیانو رونالڈو اب یادگارِ ماضی بن کر رہ گئے ہیں۔

خالد جمیل کی کوچنگ والی ٹیم انڈیا تین انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلے گی

28/ستمبر کو بنگلورو میں پناما، 3/اکتوبر کو برازیل اور 6/اکتوبر کو یوروگوائے کے ساتھ مقابلہ

کولکاتا، 29/اگست: دو مرتبہ کی ورلڈ کپ چمپئن یوروگوائے کی میزبانی کرے گی ٹیم انڈیا اور 6/اکتوبر کو کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں یہ انٹرنیشنل فرینڈلی میچ کھیلے جائیں گے۔ یوروگوائے کے علاوہ بھی ٹیم انڈیا پانچ مرتبہ کی ورلڈ چمپئن برازیل اور پناما کے خلاف میزبانی کا شرف حاصل کرے گی۔ واضح رہے کہ 3/اکتوبر کو انڈیا اور برازیل کے درمیان سالٹ لیک اسٹیڈیم میں انٹرنیشنل فرینڈلی میچ ہوں گے جب کہ 6/اکتوبر کو یوروگوائے کے ساتھ میچ ہوگا۔ خالد جمیل کی کوچنگ والی ٹیم انڈیا اس وقت عالمی رینکنگ میں 138ویں نمبر پر ہے۔ ان دونوں برازیل اور یوروگوائے کے خلاف میچ سے قبل 26 ستمبر کو بنگلورو کے کانتی ویرا اسٹیڈیم میں انڈیا کی ٹیم پناما کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلے گی۔ واضح رہے کہ فیفا کا انٹرنیشنل ونڈو 21/ستمبر سے 6/اکتوبر تک ہے اور اس وقفے کے دوران دنیا کی مشہور ٹیمیں اپنی مرضی سے دوسرے ملکوں میں جا کر انٹرنیشنل فرینڈلی میچ کھیل سکتی ہیں۔ ورلڈ چمپئن اسپین (2026) میں اس وقت دنیا کی نمبر ون ٹیم ہے لیکن اس وقت اسپین میں سیاسی تنازعات چل رہے ہیں اور حکومت کی جابرانہ پالیسی کے خلاف سخت رسہ کشی چل رہی ہے اس لئے وہ کسی بھی انٹرنیشنل فرینڈلی میں حصہ نہیں لے گی۔ دنیا کے دوسرے نمبر کی ٹیم ارجنٹینا کو چونکہ ستمبر میں لاطینی امریکی ٹورنامنٹ کھیلنے ہیں اور ارجنٹینا کی میزبانی میں کھیلے جائیں گے، لہٰذا اس وقت وہ کوپا امریکہ کپ کی تیاری میں مصروف ہے۔ فیفا ونڈو کی آخری تاریخ 6/اکتوبر کو انڈیا کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں دو مرتبہ کی ورلڈ کپ چمپئن یوروگوائے سے مقابل ہوگی۔ 1930 میں پہلا ورلڈ کپ کھیلا گیا تھا جس میں یوروگوائے نے ارجنٹینا کو 4-2 گول سے شکست دے کر ٹرافی پر قبضہ کیا تھا۔ اس وقت جن ٹیموں نے افتتاحی ورلڈ کپ میں حصہ لیا تھا ان میں چند اہم نام ارجنٹینا، بولیویا، برازیل، چیلی، پیراگوائے، پیرو اور یوروگوائے ہیں اور یہ سبھی لاطینی ٹیمیں امریکہ کے لیٹن امریکن ٹیمیں کہلاتی ہیں۔ اس وقت جرمنی دو حصوں میں منقسم تھا اور روس سوویت یونین کا ایک حصہ تھا، اس وقت صرف برازیل، ارجنٹینا اور یوروگوائے کی ٹیمیں فٹ بال کی اہم ٹیمیں کہلاتی تھیں۔

محمڈن نے کول انڈیا کے مقابلے میں دو گول نل سے پہلی شکست قبول کی

چیف کوچ معراج الدین واڈو کی عدم موجودگی میں ٹیم کا بہترین کھیل

کولکاتا، 29/اگست: پریمیئر لیگ فٹ بال کولکاتا لیگ کے گروپ بی میں محمڈن اسپورٹنگ کو اپنے آٹھویں میچ میں پہلی شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ٹیم جواب تک ان بیٹن (غیر مفتوح) تھی اور 5 جیت اور 3 ڈرا کے ساتھ 18 پوائنٹ بنا کر سرفہرست تھی، اس شکست کے ساتھ ہی نہ صرف وہ مغلوب ہوئی بلکہ دوسرے نمبر پر آگئی۔ ویسے تو محمڈن کے سپر سکس میں داخل ہونے کا پورا چانس ہے لیکن اس وقت جس طرح سے پوائنٹ گنوایا جارہا ہے اور اب تک 3 ڈرا اور ایک شکست کے بعد وہ پورے 9 پوائنٹ گنوا چکی ہے اور ان قیمتی پوائنٹ کا ضیاع سپر سکس کے مقابلے میں پڑے گا کیونکہ یہی پوائنٹ سپر سکس میں شامل رہے گا۔ اس اعتبار سے ایسٹ بنگال گروپ اے میں بہت ہی مستحکم پوزیشن میں ہے کیوں کہ اب تک کھیلے گئے 9 میچوں میں اس نے 8 جیت ایک ڈرا کے ساتھ 25 پوائنٹ بنا رکھے ہیں اور اس کا لگاتار دوسرے سال بھی چمپئن بننے کا پورا چانس ہے۔ گروپ اے سے بھوانی پور اور ایسٹ بنگال کی رسائی سپر سکس تک ہو چکی ہے۔

محمڈن کو اپنے نویں میچ میں کول انڈیا لمیٹیڈ کے مقابلے میں دو گول نل سے شکست ہوگئی جس میں پہلا گول تجربے کار اظہر الدین ملک نے 46ویں منٹ پر اور جسکرن نے 88ویں منٹ پر اسکور کیا۔ اظہر الدین ملک کا گول ایلومیلو گول ثابت ہوا جب محمڈن کے ڈی ایریا میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا جمگھٹا ہو گیا تھا اور اسی میں ملک نے ایک شاٹ لگا کر گول کرلیا۔ البتہ جسکرن کا گول خوب صورت تھا۔ محمڈن نے آخری لمحوں میں گول اتارنے کی بھرپور کوشش کی تھی اور تین مرتبہ بہترین شاٹ پر اس نے فسٹ کر کے گیند باہر کر دی، ورنہ اس میچ کا رزلٹ محمڈن کے حق میں ہوتا۔ ٹیم کو تیار کرنے والے ہیڈ کوچ معراج الدین واڈو نے ایک رات قبل کلب کے صدر اور اسکریٹری کو بذریعہ واٹس ایپ مسیج کے ذریعہ انفارم کر دیا تھا کہ اب وہ کلب کا حصہ نہیں ہیں، اس لئے ان کا استعفیٰ قبول کیا جائے۔ جمعرات کی دیر رات کول انڈیا کے مقابلے میں دو گول نل سے شکست ہوگئی جو اولین شکست تھی۔ محمڈن کلب اور مسائل لازم وملزوم ہیں چاہے کلب کی باگ ڈور سلطان احمد سنبھالیں چاہے شیخ وسیم اکرم۔ اصل مسئلہ تو فنڈ کا ہے۔ کچھ لوگ نام نمود کی خاطر کلب میں انٹری مارتے ہیں لیکن جب یکے بعد دیگرے تین چیک باؤنس ہو جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے انتخاب صحیح تھا یا غلط!

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چو بھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804